قل جا الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا

رسالہ

۲۲

حقیقت مذہب حنفیہ

بجواب

حقیقت مذہب شیعہ

مؤلفہ

جناب حاجی ڈاکٹر نور حسین صاحب صابر پنشنر کربلائی جعفری
جھنگ سیالوی (سابق حنفی سنی)

جسکو

منیجر کتب خانہ اثنا عشری لاہور مغل حویلی
لاہور پرنٹنگ پریس لاہور میں باہتمام محمد صدیق پرنٹر چھپوا کے شائع کیا۔۔

قواعد و ضوابط انجمن تذکرۃ المعصومین جھنگ شہر

تمام ضلع جھنگ میں ایک یہی انجمن ہے جو مخالفین مذہب امامیہ کو شرافت و متانت سے جواب دیتی ہے اور اشاعت مذہب شیعہ کرتی ہے

مقاصد ۔ مذہب شیعہ اثنا عشریہ کی اشاعت بذریعہ مفت کتب نیز چہاردہ معصومین علیہم السلام کے فضائل و مناقب اخلاق یعنی عادات و خصائل اور نیز نقلیہ و عقلیہ تحقیق شائع کرنا ضلع جھنگ کے تمام مخالفین مذہب شیعہ کے اعتراضات کا جواب دینا عید نوروز، عید غدیر وغیرہ اور عزاداری سید الشہداء امام حسین رضی اللہ عنہ کو حسن عقیدت و ذوق و شوق سے منانا اور ترقی دینا مساجد و امام باڑے آباد رکھنا۔

قواعد و ضوابط ۔ اس انجمن کا ہر ایک شیعہ مومن کم سے کم ۲ ماہوار پر ممبر ہو سکتا ہے سادات عظام اور سادات کرام کی قدردانی۔ ہر ایک سید صاحب کا فرض ہے کہ وہ مذہب امامیہ کی اشاعت کرے۔ ۲ یہ انجمن مذہبی و تبلیغی ہے پولیٹیکل معاملات سے اس کو کوئی تعلق نہیں۔ (۳) یہ انجمن علمائے کرام شیعہ مشن جھنگ یعنی افلاطون زمان و ارسطوئے دوراں فخر المحققین و رئیس المناظرین مولانا مولوی امیر الدین صاحب ککھوکھر اور محقق الثانی و عالم ربانی جناب مولانا مولوی و حکیم و حافظ علی محمد صاحب کی سرپرستی میں ہے۔ انجمن کے تمام رسالے اور اشتہارات و کتب انہی زیر نظر و اہتمام سے شائع ہوتی ہیں ہر ایک شیعہ مومن کا اس انجمن کو مدد دینا عین فرض ہے۔

اعلان ۔ تمام فرقہ اہل حدیث و اہل سنت الجماعت حنفی وغیرہ اور جماعت احمدیہ یا کوئی دیگر فرقہ اسلام کسی عقیدہ کو مذہب شیعہ امامیہ اثنا عشریہ پر کسی قسم کا اعتراض و شک و شبہ ہو تو وہ بذریعہ سیکرٹری انجمن تذکرۃ المعصومین جھنگ شہر سے جواب باصواب پا سکتا ہے۔ سوال فی الحال ارسال فرماویں یہ ہماری انتہائی محبت ہے

راقم سید حسن شاہ سیکرٹری انجمن تذکرۃ المعصومین جھنگ شہر

جملہ حقوق محفوظ ہیں   کملا در مرطی

قل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

PRINTED No.. ۲۲

رسالہ

حقیقت مذہب حنفیہ

بجواب

حقیقت مذہب شیعہ

جس میں ملا ملتانی ثم وزیرآبادی کے رسالہ حقیقت مذہب شیعہ حصہ اول کا جواب باصواب ومدلل کتاب اللہ واحادیث صحیحہ اور فقہ حنفیہ سے دیا گیا ہے مذہب حنفی کا عجیب فوٹو ہے

مؤلفہ

جناب حکیم وڈاکٹر حاجی نور حسین صاحب صابر پشاوری جعفری کربلائی سابق سنی

جھنگ سیالوی مصنف کتب متعددہ

حسب الارشاد جناب سید حسن رضا صاحب نقوی البخاری سکرٹری انجمن تذکرۃ المعصومین جھنگ شہر و مومنین لاڑکانہ سندھ

ملنے کا پتہ:-

مینجر کتب خانہ اثنا عشری لاہور مغل حویلی

بار اول   تعداد ۱۰۰۰   قیمت مہر

تقریظ صداقت خطیط

از عالیجناب عمدۃ العلماء العظام زبدۃ الفقہاء الکرام
فاضل اجل محقق بیبدل کاسر اعناق الملحدین مرغم اناف
الشیاطین استاذ المناظرین مولانا مولوی مرزا احمد علی صاحب
الامرتسری الکربلائی

باسمہٖ سبحانہٗ

بسم اللہ ولہ الحمد والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ محمد وآلہ

میں نے رسالہ شریفہ حقیقتہ مذہب حنفیہ بجواب حقیقتہ مذہب شیعہ مؤلفہ حمید الغرائب جناب ڈاکٹر حکیم حاجی نور حسین صاحب صابر کو مقامات مدیدہ سے دیکھا۔ ماشاء اللہ ڈاکٹر صاحب کی ہر نئی تصنیف پہلی پر فوقیت رکھتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہیں حمایت مذہب حق میں غیب سے تائید ملتی ہے۔ اس رسالہ میں ڈاکٹر صاحب نے خوب جولانیاں دکھائی ہیں اور اپنے کلا نے مخالف کو جگہ جگہ پر پچھاڑا ہے۔ خداوند عالم انکے علم میں ترقی دے اور انکی خدمت کو قبول فرمائے۔

مرزا احمد علی الکربلائی۔ لاہور
موچی دروازہ۔ کمبو رگی

مطبوعہ کواپریٹو پرنٹنگ سٹیم پریس لاہور باہتمام میاں فیروز الدین صاحب منیجر

URDU PRINTED
No. 422
۱۹۷۸
۴۲۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید

الحمد للہ الواحد الصمد۔ والفرد الدائم السرمد۔ والقائم لا لعمد لیس لہ صاحبۃ ولا ولد۔ لم یلد ولم یولد۔ لیس لسلطانہ امد۔ حاکم قبل الازل وبعد الابد لا یشارکہ فی امرہ احد۔ القاہر بجنود لا یحصیہ عدد۔ والصلوٰۃ علےٰ خیر خلقہ سیدنا محمدؐ والمحمود الاحمد۔ المحصور میلادہ بین الاعداء۔ والمہتوک حرمتہ حرمہ الشریف بید الاشقیاء (وہابیہ نجدیہ) وعلےٰ وصیہ علےٰ سید الاوصیاء وعلیٰ آلہ الاتقیاء الی یوم الجزاء اما بعد

خادم الثقلین حاجی وڈاکٹر نور حسین جعفری کربلائی جھنگ سیالوی سابق سنی سنی حنفی برادران ایمانی کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ یہ اظہر من الشمس ہے۔ کہ شیعہ اور سنی کا جھگڑا۔ مباحثہ ومناظرہ مذہبی تیرہ سو سال سے چلا آتا ہے اور جب تک ظہور امام صاحب العصر والزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نہ ہو لے یہ تفرقہ مجادلہ یوں ہی ہوتا رہے گا۔ امن پسند وصلح کل مسلمانوں۔ نے ہر چند کوشش کی کہ شیعہ اور سنی کا اتفاق واتحاد ہو جائے۔ مگر اجتماع ضدین کا ملنا محال ومشکل ہے لیکن یہ کوشش بے فائدہ وبے سود رہی۔ شاید اس مصالحت وموافقت کا کچھ اثر ہو بھی جاتا۔ مگر نیم ملاں خطرۂ ایمان اور پرائی کمائی کھانے والے پیر ومرشد دو مسلمان فرقوں کو ہرگز نہیں ملنے دیتے۔ ان دونوں کو لڑا کر اپنا پیٹ پالتے رہتے ہیں اور مذہب شیعہ سے عوام الناس کو بدظن کرنے کے واسطے سینکڑوں افتراء وتہمت وبہتان باندھتے ہیں اور کفر کا فتوےٰ لگا کر خاندان رسالت صلعم کی بدنامی

ومحبت سے پھراتے ہیں۔ حالانکہ تمام فرقہائے اسلام میں صرف مذہب امامیہ فرقہ
شیعہ ہی ناجیہ ہے جس کے اصول وفروع عین مطابق کتاب اللہ وسنت
فطرت ہیں اور یہ مذہب منصوص من جانب اللہ ہے۔ باقی تمام مذاہب جناب
سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وفات حسرت آیات کی صدیوں بعد
پیدا ہوئی اور بادشاہان اسلام کے ایما وخواہش سے مسائل گھڑے گئے اور
قاضی مقرر ہوئے لوگوں نے الناس علے دین ملوکہم ان مولویوں اور قاضیوں کو
رعب حکم شاہی سے اپنا پیشوا وامام بنالیا رفتہ رفتہ یہ قاضی و مولوی آئمہ دین مشہور
ہوئے۔ جیسے حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی۔ اشعری وغیرہ حالانکہ انکی اطاعت وتقلید
نہ فرض ہے نہ سنت اور جو اصلی وارثان اسلام اولاد سیدالانام علیہم الصلوٰۃ والسلام
منصوص و مامور من اللہ تھے۔ انکو لوگوں نے چھوڑ دیا اور بادشاہان اسلام بنی امیہ
وبنی عباس نے انکو شہید کرا ڈالا۔ تاکہ اصلی مذہب اسلام مٹ جائے اور بادشاہی
مذہب ومعاویہ شاہی اسلام جاری ہو۔ سو یہ لوگ حقیقی اسلام سے کوسوں دور جا
پڑے۔ انہوں نے اپنی اجتہاد اور رائے سے نیا اسلام جاری کرلیا یہ امر مسلم
ہے کہ حقیقی اسلام کی بنیاد توحید پر منحصر ہے۔ اسی توحیدی مشن کیواسطے ایک
لاکھ چوبیس ہزار سے کم وبیش انبیا ومرسلین علیہم السلام واوصیائے عظام مبعوث
ہوتے رہے۔ اسی توحید ومعرفت الٰہی جلشانہ کو جناب سیدنا محمد رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھیلایا۔ اسی توحید وعرفان کے واسطے نسلاً بعد نسلاً بارہ
آئمہ اطہار عترت سیدالابرار صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مامور من اللہ ہوئے۔ پس اسلام
کی اصل جڑ توحید ومعرفت پاک پروردگار ہے اور یہی اسلام کا سب سے بڑھ کر
دعوے ہے۔ کہ اس مذہب میں دیگر مذاہب کی نسبت حقیقی وخالص توحید ومعرفت
خداوند کریم ہے۔ باقی تمام مذاہب۔ آریہ۔ سناتن۔ یہود۔ نصاریٰ۔ پارسی موحد
حقیقی نہیں۔ پس اسلام کے فرقوں میں جس مذہب وفرقہ میں اصلی توحید ومعرفت
وشان الوہیت کے انوار چمکتے ہوں۔ وہی مذہب کامل حق پر ہے اور جس

مذہب و فرقہ میں توحید و معرفت و شان ربانی میں گڑ بڑ اور نقص ہو وہ مذہب نا ر
باطل ہے۔ ہر ایک مذہب کے پرکھنے کے واسطے یہی معیار صداقت ہے اور
اصلی کسوٹی کلام اللہ ہے دین اسلام میں اس زمانہ میں بہتر فرقے موجود ہیں اور ہر
ایک فرقہ کا یہ دعوےٰ ہے کہ وہ کتاب اللہ و سنت کا پابند ہے اور فرقہ ناجیہ ہے۔
مگر ان میں سے دو بڑے مشہور فرقے شیعہ و سنی ہیں اور باقی فرقے سب کے سب
انکی شاخیں ہیں۔ اب ہم شیعہ اور سنی کی توحید و معرفت شان الہٰی و شان رسالت
پناہی کا مقابلہ مسلمانوں کے سامنے پیش کرتے ہیں وہ خود نظر انصاف سے غور کرینگے
کہ ان دونوں فرقوں میں سے موحد حقیقی کون ہے اور کون فرقہ حقیقی اسلام پر ہے
اور کون فرقہ اسلام سے دور ہے اور صرف زبانی دعوےٰ کرتا ہے۔ جس مذہب میں
کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی معرفت ہی نہ ہو وہ زبانی دعویٰ کر کے
خاک مسلمان بن سکتا ہے۔ اور حقیقی اسلام کا دعوےٰ کر سکتا ہے۔

نوٹ۔ حقیقی اسلام اور ہے اور مروجہ اسلام اور ہے تمام اسلامی فرقے جو توحید
و رسالت کے قائل ہیں اور پابند صوم و صلوٰۃ۔ حج و زکوٰۃ ہیں وہ سب مسلمان ہیں
کوئی شرعی دلیل انکو اسلامی نیشن و قومیت سے خارج نہیں کر سکتی اگر بنائے و شرائط اسلام
کلمہ توحید۔ نماز۔ روزہ۔ حج زکوٰۃ سے کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اور کسی معمولی گناہ
پر ملا ملتانی اور اس کے معاونین کفر کا فتوےٰ لگاتے ہیں۔ تو فرمایئے پھر اور شرائط اسلام
کیا ہیں۔ جنسے کوئی شخص مسلمان ہو سکے۔ اگر گناہ صغیرہ و کبیرہ کے باعث ہم میں سے
مسلمان کافر ٹھہرائے جاتے ہیں۔ تو غور فرمایئے وہ مسلمان جو فرائض نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ
کے تارک ہیں اور ہندوستان و پنجاب میں انکی تعداد کروڑوں تک ہے۔ داڑھی منڈواتے
ہیں۔ شراب پیتے ہیں۔ مسلمانوں پر بے جا ظلم کر کے مقدمات کرتے ہیں۔ اور فتنہ و فساد
مچاتے ہیں معلوم نہیں وہ کس تاویل سے کفر سے بچائے جا سکتے ہیں۔ پس ملا
ملتانی اور دوسرے علماء احناف کو مسلمانوں پر کفر کا فتوےٰ لگانے میں ذرا ہوش
سے کام لینا چاہیئے۔

اول توحید و معرفت الٰہی جل جلالہٗ مذہب شیعہ میں } مذہب امامیہ ۔ فرقہ شیعہ ناجیہ کے

اصول دین پانچ ہیں ۔ توحید ۔ عدل ۔ نبوت ۔ امامت ۔ قیامت ۔ یہی جزو ایمان وارکان اسلام ہیں ۔ ان میں سے ایک کا بھی انکار ہو تو کوئی شخص مومن نہیں کہلا سکتا ۔ سب سے پہلا اصول و بنائے ایمان و اسلام و دین قیم توحید و معرفت ذات الٰہی جلشانہ ہے

۱ ۔ اللہ تعالےٰ ایک ہے ۔ اس کا کوئی ثانی نہیں ۔ خدا کی ذات کے لائق آٹھ صفات ثبوتیہ ہیں ۔ قدیم ۔ قادر ۔ عالم ۔ حی ۔ مرید صاحب ارادہ ۔ مدرک ظاہر و باطن ہر چیز کا جاننے والا ۔ متکلم ۔ صادق ۔ اور آٹھ صفات سلبیہ ہیں ۔ جو خدا کی ذات کے لائق نہیں ۔ اس کا کوئی شریک نہیں وہ بے مثل ہے ۔ مرکب نہیں جوہر نہیں ۔ عرض نہیں ۔ عرش پر نہیں وہ لامکاں ہر جگہ حاضر و ناظر ہے ۔ اس کی ذات پر حلول نہیں کہ کسی چیز میں سما جاوے یا اوتار بنکر آئے یا روپ بہروپ بدلتا رہے ۔ محل حوادث نہیں کہ ہمیشہ بدلتا رہے ۔ وہ مرئی نہیں ۔ دنیا اور آخرت میں اس کا دیدار محال و مشکل اور ناممکن ہے کیونکہ وہ مجسم نہیں ۔ صورت نہیں ۔ محدود نہیں ۔ مکانی نہیں ۔ زمانی نہیں ۔ محتاج نہیں وہ بے نیاز ہے ۔ صفات زائد اس کی ذات پر نہیں سب صفات اس کی عین ذات ہیں ۔ وہ ازلی خالق مالک رازق ہے نہ اس کا باپ ہے نہ ماں نہ بیٹا نہ بھائی نہ اور کوئی رشتہ دار ہے

۲ ۔ اللہ تعالےٰ منصف اور عادل ہے اس کی ذات برائی سے پاک ہے

مذہب سنی میں توحید و معرفت الٰہی جل شانہٗ } مذہب سنی ۔ حنفی ۔ اہلحدیث مرزائی ۔ احمدی ۔ وغیرہ

میں قرآن شریف کے بعد یہ کتابیں زیادہ مستند معتبر سمجھی گئی ہیں ۔ صحیح بخاری اصح الکتاب بعد کتاب اللہ الباری ۔ صحیح مسلم ۔ ترمذی ۔ ابوداؤد ۔ نسائی ۔ ابن ماجہ مسند امام احمد حنبل موطا امام مالک تفسیر معالم التنزیل ۔ تفسیر درمنثور سیوطی

تفسیر اتقان۔ تفسیر کبیر۔ فقہ اکبر۔ شرح عقائد نسفی وغیرہ۔ ہدایہ۔ درمختار۔ فتاوے عالمگیری فتاوے قاضی خاں۔ شرح وقایہ وغیرہ۔ مذہب سنی حنفی۔ اہلحدیث اور مرزائی احمدی کا اسلام انہی پر منحصر ہے اور یہی سنداً پیش کرتے ہیں۔ سو میں انکی چند معتبر کتب احادیث سے توحید و معرفت الٰہی پیش کرتا ہوں۔ منصف مزاج مقابلہ کریں۔

۱۔ اللہ تعالےٰ کا قدم دوزخ میں۔ دوزخی لوگ دوزخ میں ڈالے جائیں گے لیکن دوزخ یہی کہتی رہے گی اور کچھ ہے اور کچھ ہے۔ اس کا پیٹ نہیں بھرنے کا، یہاں تک کہ پروردگار اپنا قدم (رجل) اس پر رکھ دے گا اس وقت کہے گی بس بس (میں بھر گئی) تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر سورہ ق۔ پارہ بیسواں صفحہ ۳۳۔ مطبع احمدی لاہور سطر ۵۔ و صفحہ ۳۴۔ المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور جلد ۶ صفحہ ۲۷۲۳ و صفحہ ۱۷۲۶ باب جہنم۔

۲۔ اللہ تعالےٰ کی صورت۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو اس کے منہ سے بچائے اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے آدمی کو اپنی صورت پر بنایا ہے (المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور باب النہی عن ضرب الوجہ جلد چھ صفحہ ۲۵۴۲ و صفحہ ۲۵۰۲ مشکوٰۃ کتاب الادب۔ باب السلام صفحہ ۳۱۹۔ امر نمبری ۲)

۳۔ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ۔ انگلیاں۔ چہرہ۔ کمر۔ منہ۔ مٹھی۔ قبضہ آنکھ۔ کان۔ قدم۔ پنڈلی۔ پہلو۔ سب اعضا ہیں مگر ناک صرف نہیں۔ بخاری کتاب التفسیر سورہ ہود پ ۱۹ صفحہ ۲۴۔ پ ۲۰ صفحہ ۲۹۔ پ ۹ صفحہ ۲۸۔ پ ۶ صفحہ ۱۴۔ پ ۲۱ صفحہ ۲۴۔ المعلم ترجمہ مسلم صفحہ ۳۳۷ ۲۴۸۶۔ صفحہ ۱۹۷۹ ۵۲۴ مشکوٰۃ باب رؤیۃ اللہ و حشر۔

۴۔ اللہ تعالےٰ کی کمر۔ اللہ تعالےٰ جب سب مخلوقات پیدا کر چکا اس وقت رحم مجسم ہو کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اور پروردگار کی کمر تھام لی۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہاں لیکن یہ کیا کرتا ہے الخ (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری پارہ بیسواں صفحہ ۲۴۔ کتاب

التفسیر ۔ الذین کفروا ۔ مطبع احمدی لاہور ۔

۵۔ اللہ تعالےٰ کی پنڈلی ۔ قیامت کے دن پروردگار اپنی پنڈلی کھولے گا۔ ہر ایک ایماندار مرد اور ایماندار عورت اس کو دیکھ کر سجدے میں گر پڑینگے لوگ رہ جائیں گے ۔ جو دنیا میں لوگوں کو دکھانے اور سنانے کے لئے سجدہ اور عبادت کیا کرتے تھے الخ (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری پ ۲۰ صفحہ ۵ ۔ کتاب التفسیر ن والقلم ۔ مطبع احمدی لاہور) المعلم ترجمہ صحیح مسلم باب البشارت رؤیت صفحہ ۲۵۲ مشکوٰۃ باب الحشر صفحہ ۱۶۱ ۔

۶۔ اللہ تعالےٰ کی کرسی ۔ اللہ جل جلالہ اپنی کرسی پر نزول فرمائے گا کرسی آواز کرے گی جیسا نئے نئے چمڑے کا زین اپنی تنگی سے آواز کرتا ہے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالےٰ کے داہنی طرف کھڑے ہونگے مشکوٰۃ باب الحوض والشفاعتہ صفحہ ۴۷۱ ام تیسیری و غنیۃ الطالبین پیر بغدادی صفحہ ۱۶۳

۷۔ اللہ تعالےٰ عرش پر ہے ۔ عرش آسمانوں میں قبہ کی مانند ہے اور وہ چرچر کرتا ہے اللہ کی عظمت سے ۔ جیسے پالان سوار کے بوجھ سے ر ر فع العجاج عن سنن ابن ماجہ جلد اول صفحہ ۹۴ ۔ المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور صفحہ ۲۵۹۶ جامع ترمذی جلد دوم ۔ ابواب تفسیر القرآن سورہ الحدید صفحہ ۲۴۷ ۔

۸۔ اللہ تعالےٰ بادل میں تھا ۔ اللہ تعالےٰ خلقت پیدا کرنے سے پہلے ایک بادل میں تھا ۔ اس کے نیچے بھی ہوا تھی اور اس کے اوپر بھی ہوا تھی ۔ جامع ترمذی جلد دوم صفحہ ۳۷ ۔ ابواب التفسیر

۹۔ اللہ تعالےٰ کا نزول ۔ اللہ تبارک و تعالےٰ ہر رات کو جس وقت رات کا آخیر حصہ رہ جاتا ہے ۔ پہلے آسمان پر اتر آتا ہے (بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور کتاب التہجد ۔ باب الدعا والصلوٰۃ من آخر اللیل بخاری پ ۵ صفحہ ۲۴ ۔

۱۰۔ اللہ تعالےٰ بے ریش جوان ہے ۔ عرش پر جو ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے بیٹھا ہے ۔ ستی سنی ہر چیز کو دیکھ اور سن رہا ہے ۔ اس کی ذات

جہت فوق میں عرش پر ہے۔ اس کو اختیار ہے جب چاہے جہاں چاہے آئے جائے جس سے چاہے بات کرے جس صورت میں چاہے اپنے تئیں دکھلائے کوئی امر مانع نہیں اہلحدیث کا خدا یہ ہے۔ (حاشیہ تیسیر الباری ترجمہ بخاری کتاب الاذان تیسرا پارہ صـ ۱۰۱ مطبع احمدی لاہور

۱۱۔ **اللہ تعالےٰ کے منہ پر نقاب** ۔ اللہ کے دیدار میں صرف ایک جلال کی چادر حائل ہوگی۔ جو اس کے مبارک منہ پر پڑی ہوگی (بخاری مترجم کتاب التفسیر۔ باب حور مقصورات فی الخیام پ ۲۰ صـ ۴۸ ۔ المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد اول صـ ۲۴۶/۳۴۷ ۔ جامع ترمذی جلد دوم صـ ۳۷۷)

۱۲۔ **اللہ تعالےٰ امام اور مسلمان مقتدی** ۔ قیامت کو اللہ تعالےٰ منتا ہوا مسلمانوں کے ساتھ چلے گا۔ اور لوگ سب اس کے پیچھے (المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی جلد اول صـ ۲۶۷ دیکھو)

نوٹ۔ اللہ تعالےٰ کا ہنسا۔ ہاتھ پھیلانا۔ سرگوشی کرنا۔ بالمشافہ گفتگو کرنا۔ منہ کا نقاب اتارنا۔ باغ میں جلسہ کرنا۔ کتاب لکھنا۔ آنا جانا۔ دوڑنا تعجب کرنا۔ جھانکنا۔ مصافحہ کرنا۔ مخول ٹھٹھا کرنا اور رونا اور آنحضرت صلعم کو اپنے پاس عرش پر بٹھالینا۔ دیکھو کتاب آئینہ مذہب سنی معہ حوالہ جات صحاح ستہ۔

دوم۔ مذہب شیعہ میں شانِ نبوت { سب مخلوقات کی پیدائش سے اول اللہ تعالےٰ نے نور محمدی و نور علی علیہما الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کیا۔ جو پیدائش ادراک کے وقت سے اللہ تعالےٰ کی تقدیس و تحمید و تہلیل کرتے رہے۔ اصول کافی نول کشور صـ ۲۷۸ ۔ صـ ۲۷۹ ۔

۲۔ نور محمد اور نور علی علیہما الصلوٰۃ والسلام نسلاً بعد نسلاً اصلاب طاہرہ میں گذرتے رہے حتےٰ کہ ایک نور پشت سیدنا عبد اللہ میں اور دوسرا نور سیدنا ابیطالب کی پشت میں چلا گیا (اصول کافی صـ ۲۷۹)

۳- جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدن مبارک سے عطر وعنبر ومشک سے زیادہ خوشبو آتی تھی اور جس درخت اور پتھر کے پاس گذرتے وہ جناب کو سلام کرتے اور جناب صلعم کا سایہ نہ تھا۔ آپ پر بادل سایہ کرتا تھا۔ اصول کافی صت ۲۹۰)

۴- سخت اندھیری رات میں جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور البا چمکتا تھا۔ جیسا کہ چاند چمکتا ہے (کافی صت ۲۸۲-)

۵- اللہ تعالےٰ نے جناب سیدنا محمد رسول اللہ صلعم کی برکت سے صلب عبداللہ بن عبدالمطلب اور بی بی آمنہ بنتِ وہب والدہ ماجدہ آنحضرت صلعم اور حضرت ابی طالب علیہم السلام کو بخشدیا (اصول کافی صت ۲۸۲)

۶- اجماع شیعہ ونصوص متواترہ کے موافق تمام انبیاء علیہم السلام ابتدائے عمر سے آخر عمر تک جمیع گناہان صغیرہ وکبیرہ سے عمداً وسہواً معصوم ہیں اور تبلیغ رسالت ووحی میں کسی طرح سہو ونسیان انکے لئے جائز نہیں۔ ورنہ انکے قول پر کوئی شخص اعتماد نہ کر سکے گا۔ کتب تواریخ وتفاسیر میں جتنے قصے متضمن خطاء انبیاء علیہم السلام مذکور ہیں۔ ان میں سے اکثر اہلسنت کے موضوع اور افترا کئے ہوئے ہیں۔ یہودیوں کی کتابوں سے انکو لے کر محض اس لئے کہ اپنے خلفائے جور کی خطاؤں کی اصلاح کریں۔ اپنی کتابوں میں انکا ذکر کیا ہے اور انکے رد میں آئمہ اطہار سے بہت سی حدیثیں وارد ہیں۔ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سب پیغمبروں سے افضل نوراً علےٰ۔ آئمہ کمالات مظہر اتم خدا تھے کمال عقل۔ دانائی۔ ذہانت۔ قوت رائے۔ عفت۔ شجاعت۔ کرم وسخاوت۔ مرافت درسم۔ مروت وتواضع۔ نرمی ومدارسے موصوف تھے۔ صفات ذمیمہ سے پاک ومنزہ تھے۔ اصلی حسب ونسب۔ آنجناب صلعم کے آباد اجداد ہمیشہ سے موحد حقیقی اور مسلمان چلے آتے تھے (حق الیقین)

۷- جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام عرب وعجم اور تمام جن وانس

پر مبعوث ہوئے۔ حضرت کا دین تمام ادیان کا ناسخ ہے۔ حضرت خاتم الانبیاء ہیں حضرت کے بعد کوئی پیغمبر نہ ہوگا۔ آنحضرت ملائکہ اور جن اور انسان اور جمیع مخلوقات اور حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام اور تمام آئمہ طاہرین سے افضل ہیں آنحضرت تمام صفات کمالیہ بشری کے جامع تھے۔ علماء امامیہ کا اجماع اس پر منعقد ہے۔ کہ حضرت رسول صلعم اور آئمہ طاہرین کے باپ دادا حضرت آدمؑ تک مسلمان تھے بلکہ حضرت آدمؑ تک سب انبیاء و اوصیا تھے اور ان میں سے کوئی بھی کافر نہ تھا۔ حضرت صلعم کی پیغمبری ہمیشہ تھی اور ہمیشہ بر بعیہ وحی اور الہام الٰہی اپنی شریعت پر عمل کرتے تھے۔ آنحضرت اس وقت پیغمبر تھے۔ جب کہ حضرت آدمؑ مٹی اور پانی میں تھے اور آنحضرت صلعم کی روح عالم ارواح میں انبیاء علیہم السلام کی روحوں پر مبعوث ہوئے اور وہ سب حضرت پر ایمان لائے۔ اور فرشتوں نے بھی خدا کی تسبیح و تقدیس آنحضرت صلعم اور اہلبیت آنحضرت کی ارواح مقدسہ سے سیکھی ہے (خلاصہ حق الیقین)

۸۔ آنحضرت صلعم کو ماکان و مایکون کا علم و علم غیب اللہ تعالےٰ نے جتلا دیا تھا۔ وہ صاحب اعجاز و شریعت اُمّی۔ صاحب کتاب۔ مجیب الدعوات۔ شافع المذنبین۔ رحمتہ للعالمین۔ پاک و معصوم و مقدس نبی و رسول ہیں (انوار الائمہ)

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و اشھد ان محمد رسول اللہ و اشھد ان امیر المومنین علیاً ولی اللہ وصی رسول اللہ۔

مذہب سُنی میں شانِ نبوّت

فرقہ اہلحدیث اور اہلسنت والجماعت کی معرفت و توحید شان الٰہی تو سن چکے اب آؤ ہم آپ کو سنی مذہب میں شان رسالت و نبوت کا بھی پتہ دیں اور انکی زبانی اقرار محمد رسول اللہ کی قلعی کھولیں۔ کہ کلمہ گو مسلمان سیدنا محمد رسول اللہ صلعم کو پیارا رسول اور نبی زبانی مانکر پھر انکی شان میں کیسی گستاخی و بے ادبی کرتے ہیں

۱۔ وجدک ضالا فھدی کی تفسیر میں فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں

لکھتا ہے کہ آنحضرت صلعم بعثت سے اول یعنے چالیس سال کی عمر تک کافر و بت پرست تھے اور یہی اہلسنت کا اصول مذہب ہے۔

ب۔ ذبیحہ بتان کھانا۔ آنحضرت صلعم زید بن عمرو بن نفیل سے بلاح میں ملے ابھی آپ پر وحی کا اترنا شروع نہ ہوا تھا۔ آپکے سامنے کھانے کا دستر خوان چنا گیا۔ زید نے وہ کھانا کھانے سے انکار کیا۔ پھر کہنے لگا۔ کہ تم بتوں کے نام پر کاٹتے ہو ان جانوروں کا گوشت نہیں کھاتا الخ (بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور پارہ پندرہواں صـ۲۲۔ کتاب المناقب باب حدیث زید بن عمرو)

۲۔ آنحضرت صلعم کو نماز عصر میں خیال ہوا کہ آپکے اس سونے کی ڈلی پڑی ہے سلام کے بعد جلدی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ یہ خشوع فی الصلوٰۃ (بخاری مترجم ابواب العمل فی الصلوٰۃ پ۵ صـ۴۸ مطبع احمدی لاہور)

۳۔ آنحضرت صلعم نے ایک قوم کے گھوڑے (پنجابی اھڈی) پر کھڑے کھڑے پیشاب کیا (صحیح بخاری مترجم کتاب الوضو۔ باب البول قائماً و قاعداً پارہ اول صـ۹۰ مطبع احمدی لاہور)

۴۔ آنحضرت صلعم خانہ کعبہ کی مرمت کیوقت اپنے چچا حضرت عباس ؓ کی خواہش پر ننگے ہوئے۔ اور بیہوش ہو کر گر پڑے (بخاری مترجم کتاب المناقب باب بنیان الکعبہ پ۱۵ صـ۲۳ مطبع احمدی لاہور)

۵۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہم کو شک کیوں نہ ہو۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو شک ہوئے۔ المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد اول باب زیادۃ طمانیتہ القلب صـ۲۷۶ مطبع صدیقی لاہور)

۶۔ جناب رسول اللہ صلعم بت پرست تھے تب ہی تو حکم ہوا یا ایھا المدثر قم فانذر و ربک فکبر و ثیابک فطہر والرجز فاھجر وہی الاوثان۔ رجز کے معنے بت ہیں یعنی بتوں کو چھوڑ دے المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد اول صـ۲۹۸۔ باب بدء الوحی مطبع صدیقی لاہور۔ اور صحیح بخاری مترجم۔ کتاب التفسیر۔ باب قول والرجز فاھجر

پ۴ ۔ صف۵۱ و صف۵۲ مطبع احمدی لاہور)

۷ ۔ آنحضرت صلعم کا تین بار سینہ چاک کیا گیا ۔ دل دھویا گیا ۔ حکمت اور ایمان بھر اگیا اور شیطانی حصہ نکالا گیا (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد اول صف۳۰۵ ۔ صف۳۱۴ ۔ صف۳۱۵ ۔ باب الاسرے برسول اللہ صلعم)

۸ ۔ بی بی عائشہ آنحضرت صلعم کے کپڑے سے منی چھیل ڈالتی اور آپ اسی کپڑے میں نماز پڑھتے (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد اول باب حکم المنی صف۴۶۸)

۹ ۔ جب بی بی عائشہ حیض سے ہوتیں تو آنحضرت صلعم انکی گود میں تکیہ لگاتے اور قرآن پڑھتے (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد اول صف۴۷۷ مطبع صدیقی لاہور و بخاری کتاب الحیض پ۲ ۔)

۱۰ ۔ آنحضرت صلعم مکہ میں غسل کرنے کے لئے اٹھے تو حضرت فاطمہ صلوات اللہ علیہا آپ کی صاحبزادی نے کپڑے سے آپ پر آڑ کی (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد اول صف۵۰۲ مطبع صدیقی لاہور)

۱۱ ۔ آنحضرت صلعم ایک رات میں اپنی نو عورتوں پر طواف کرتے تھے (بخاری ترجمہ کتاب الغسل باب الجنب پارہ دوئم صف۱۰۱ مطبع احمدی لاہور)

۱۲ ۔ بی بی عائشہ نے کہا کہ میں اور نبی صلعم ایک برتن میں نہاتے اور ہم دونوں جنبی ہوتے اور مجھے آپ حکم کرتے تھے سو میں لچادر پہن لیتی وہ میرے ساتھ مباشرت کرتے اور میں حائض ہوتی تھی (بخاری پارہ دوم کتاب الحائض باب مباشرت الحیض فضل الباری صف۱۰۴)

۱۳ ۔ بی بی عائشہ آنحضرت صلعم کے آگے سوتی رہتی اور آپ نماز پڑھتے اور ہاتھ سے پاؤں کو اس کے بھی ٹھوکر لگاتے رہتے (بخاری پارہ دوم ۔ کتاب الصلوٰۃ ۔ باب الصلوٰۃ علی الفرش ۔

۱۴ ۔ آنحضرت صلعم جوتیوں سمیت نماز پڑھا کرتے تھے (صحیح بخاری پارہ دوم کتاب الصلوٰۃ م

۱۵۔ آنحضرت صلعم نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھائیں۔ بھول گئے (بخاری پ۲۔ کتاب الصلوٰۃ)

۱۶۔ آنحضرت صلعم بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھتے تھے حالانکہ آپ امامہ بنتِ زینب کو اٹھانے والے تھے۔ جب سجدہ کرتے اس کو اتار دیتے جب کھڑے ہوتے اس کو اٹھا لیتے (بخاری پ۲۔ کتاب الصلوٰۃ باب اذا حمل جاریہ صغیرۃ علی عنقہ) گویا نماز میں بچوں سے کھیلا کرتے تھے۔

۱۷۔ آنحضرت صلعم ایک دفعہ غسل جنابت بھول گئے اور نماز کو کھڑے ہوئے صحیح بخاری مترجم پارہ ۳۔ کتاب الاذان ص۴۲ مطبع احمدی لاہور۔

۱۸۔ جناب رسول اللہ صلعم نے اپنی زوجہ بی بی عائشہ کو گانا بجانا سنایا اور مسجد میں حبشیوں کا کھیل دکھایا۔ جب کہ آپ کا گال انکی گال پر تھا (صحیح بخاری کتاب العیدین پ۴ ص۲۳ مترجم احمدی پریس۔

۱۹۔ آنحضرت صلعم عرنیہ گاؤں کے لوگوں کو جنہوں نے آپ کے اونٹ ہانک لئے اور چرواہے کو مار ڈالا تھا گرفتار کرایا۔ انکے ہاتھ پاؤں کاٹے آنکھیں پھوڑنے کا حکم دیا۔ انہیں پتھریلی میدان میں ڈلوا دیا۔ (صحیح بخاری پ۶۔ کتاب الزکوٰۃ باب استعمال اہل الصدقہ ص۴۹۔ احمدی پریس لاہور۔

۲۰۔ بی بی صفیہ کو گالی۔ ایام حج میں بی بی صفیہ کو ایام ماہواری شروع ہوئے۔ آنحضرت صلعم نے یہ سنکر فرمایا۔ ارے بانجھ سر منڈی دوسری حدیث میں سر منڈی۔ منڈی کاٹی۔ تو ہم کو اٹکا رکھے گی۔ صحیح بخاری مترجم۔ کتاب المناسک پ۷ ص۳۶ ص۳۹ مطبع احمدی لاہور)

۲۱۔ آنحضرت صلعم روزہ میں اپنی ازواج سے مباشرت کرتے اور بوسے لیتے (صحیح بخاری کتاب الصیام باب المباشرت للصائم پ۸ ص۹۵

ب۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیاں اپنے بال کترا تی تھیں اور کانوں تک بال رکھتی تھیں (صحیح مسلم مترجم جلد اول ص۴۹۰ صدیقی)

۲۲ - آنحضرت صلعم نے شراب فضیح پی (فضیح شراب حرام ہے) جذب القلوب محدث دہلوی ص۱۲۵ -

۲۳ - جناب رسالتمآب صلعم نے کعب بن اشرف یہودی کو خفیہ طور دہوکے سے مروا ڈالا (بخاری پ۱ - ص۵)

ب - جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ عبد مناف کے بیٹو۔ تم اپنی جانوں کو اللہ سے بچاؤ۔ عبد المطلب کے بیٹو۔ زبیر کی ماں اور جناب فاطمہ میری بیٹی اپنی جانوں کو بچاؤ۔ میں خدا کے سامنے تمہارے لئے کچھ اختیار نہیں رکھتا (بخاری مترجم پ۱۴ - ص۲۵ کتاب المناقب باب من انتسب الی اباسہ -

۲۴ - آنحضرت صلعم کو بی بی عائشہ کے لحاف میں وحی آتا تھا۔ (بخاری پ۱۰ ص۳۵ - کتاب الہبہ)

۲۵ - آنحضرت صلعم نے مال غنیمت میں سے ایک اچکن حضرت مخرمہ صحابی کو چوری عنایت کیا (بخاری مترجم پارہ دسواں ص۴۲ - کتاب الہبہ باب من اھدی الخ پ۱۲ - کتاب الجہاد۔

ب - آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ بعد نماز کے شیطان سامنے آگیا وہ زور کرنے لگا کہ نماز کو توڑے۔ اللہ نے مجھے اس پر غالب کر دیا۔ (بخاری مترجم پ۳ ص۴۵

۲۶ - آنحضرت پر ایک یہودی نے جادو کیا۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ آپ کو معلوم ہوتا تھا کہ ایک کام کر رہے ہیں۔ حالانکہ آپ واقع میں وہ کام نہ کرتے تھے (بخاری پ۱۳ ص۳۰ - کتاب بدء الخلق باب صفتہ البیس)

۲۷ - آنحضرت صلعم حضرت یوسف علیہ السلام سے صبر میں کم درجہ تھے (بخاری پارہ تیسرا ص۸)

۲۸ - آنحضرت صلعم حضرت یونس بن متی رسول سے بہتر نہیں۔ (بخاری پارہ تیسرا ص۱۲)

۲۹ - آنحضرت صلعم قیامت کو بیہوش ہو جائیں گے۔ مگر حضرت موسے ہوش

میں رہیں گے۔ بخاری پارہ تیرہواں صفحہ ۸۵)

۳۰۔ پیغمبر خدا صلعم کا گھر گڑیوں کا مُت خانہ بنا ہوا تھا۔ یعنے بی بی عائشہ کو آنحضرت گڑیاں کھلاتے تھے (مشکوٰۃ ربع دوئم صفحہ ۴۰۷ امر تسری باب عشرۃ النساء ابن ماجہ مترجم جلد دوئم صفحہ ۵۲)

۳۱۔ آنحضرت صلعم کو اللہ تعالیٰ نے بی بی عائشہ کی تصویر ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر دوبار دکھائے۔ (صحیح بخاری مترجم۔ کتاب المناقب۔ باب تزویج النبی صلعم عائشہ پ ۱۵ صفحہ ۵۵ مطبع احمدی۔ صحیح مسلم مترجم صفحہ ۲۴۸ باب فضائل عائشہ۔ ترمذی جلد دوم۔ ابواب المناقب فضل عائشہ صفحہ ۶۰۹۔

۳۲۔ اقدام زنا۔ آنحضرت صلعم کے سامنے ایک عربی عورت کے حسن وجمال کا ذکر آیا۔ آنحضرت نے ابوالسید صحابی ساعدی کو اس کے بلانے کے واسطے حکم دیا۔ ابوالسید ساعدی نے کسی کو بھیج کر بلوایا۔ وہ عورت آئی اور بنی ساعدہ کے قلعے میں اتاری گئی اور آنحضرت صلعم اس کے پاس تشریف لے گئے تو دیکھا کہ وہ سر جھکائے بیٹھی ہے۔ آنحضرت صلعم نے اس سے کچھ فرمایا۔ اس نے کہا خدا کی واہی ہے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا تو نے اپنے تئیں مجھ سے بچا لیا (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد ۵ صفحہ ۲۱۲ باب اباحتہ النبیذ مطبع صدیقی لاہور و صحیح بخاری کتاب الاشربہ۔ باب الشرب من قدح النبی صفحہ ۸۴۲ مطبوعہ میرٹھ پ ۲۱۔

نوٹ۔ مسلمانو۔ اس صحیح بخاری اور صحیح مسلم کتب مذہب سنی کی روایات پر غور کرو۔ اللہ تعالیٰ تو اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے لا تقربوا الزناء انہ کان فاحشتہ وساء سبیلا یعنے زنا کے نزدیک مت جاؤ۔ کیونکہ وہ بری بات ہے اور خراب راستہ ہے۔ لیکن سنیوں کے ان محدثین و آئمہ دین سے کوئی پوچھے۔ کہ خدا کے رسول ایسا ہی ہوا کرتے ہیں۔ کہ گھر میں تو نو بی بیان موجود ہیں۔ اور وہ لوگوں کی بہو بیٹیوں کے حسن اور جمال کا شہرہ سنکر انہیں دیدار و گفتار وغیرہ کے واسطے بلا لیا کرتے ہیں۔ وہ بھی کہاں۔ مدینہ سے تین میل دور۔ نعوذ باللہ من ذالک

یہ سب یہودیوں کی باتیں ہیں

۳۳۔ عشق جونیہ ۔ صحیح بخاری کتاب الطلاق باب من طلق وھل لواجہ الرجل امراتہ پ ۲۱ صفحہ ۹۰ میں بعد ابو اسید صحابی سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلعم کے ساتھ مدینہ سے نکلے ۔ ادھر ایک احاطہ والے باغ کے پاس پہنچے ۔ جس کا نام شواط تھا وہاں جاکر اور دو باغوں کے بیچ میں پہنچے ۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا ۔ تم یہیں بیٹھو اور آپ خود باغ میں تشریف لے گئے اور وہاں جونیہ بلائی گئی تھی ۔ جسکے ساتھ اس کی محافظہ دایہ بھی تھی ۔ اس کو کھجور کے ایک خانہ باغ میں اتارا گیا تھا ۔ جو امیمہ بنت النعمان بن شراحیل کا تھا ۔ جب آنحضرت صلعم اس کے پاس تشریف لے گئے ۔ تو اس سے فرمایا تو اپنا نفس مجھے ہبہ کر دے ۔ جونیہ نے کہا کیا شہزادیاں اپنا نفس بازاریوں کو بھی ہبہ کرتی ہیں ۔

آنحضرت صلعم نے بغرض تسکین اپنا ہاتھ بڑھا کر اس پر رکھا ۔ جونیہ نے کہا خدا کی دہائی ہے ۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا ۔ کہ تو نے اس سے پناہ مانگی ہے جس سے پناہ مانگی جاتی ہے ۔ پھر آنحضرت صلعم وہاں سے نکل کر ہمارے پاس آئے اور فرمایا ۔ اے اسید جونیہ کو تسر کے کپڑے دے کر اس کے گھر والوں میں پہنچا ۔ انتھی ۔ الغرض یہ ہے شان نبوت و رسالت محمدی صلعم جس کا خاکہ علما محدثین اہلسنت والجماعت نے کھینچا ہے اور حضور انور صلعم کے کیرکٹر کا نمونہ غیر مذاہب کے روبرو پیش کیا ہے ۔ پس جو مذہب توحید و معرفت ذات الٰہی و شان رسالت پناہی کا واقف نہیں اور عاری ہے تو اس کا دعوئے اسلام کرنا اور کلمہ شریف پڑھنا بے فائدہ و بے سود ہے ۔

سوم ۔ مذہب شیعہ میں امامت

امام سے وہ شخص مراد ہے جو کہ پیغمبر کی طرح بہ نیابت و جانشینی پیغمبر جمیع امور دین و دنیا میں تمام امت کا مقتدا و پیشوا ہو نہ کہ بر سبیل اجماع غلبہ و قہر و استیسلا ۔ امام کا نصب کرنا پروردگار پر واجب ہے اور ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا و مرسلین میں فطرۃ و قانون قدرت رہا ہے کہ انہی کی اولاد ذوریت و بھائیوں سے اللہ تعالےٰ نبی و رسول مبعوث کرتا رہا ہے

اور کوئی اُمتی شخص نبی یا رسول یا وصی نہیں ہو سکا۔ رتبۂ امامت منصب جلیل نبوت کا شبیہ و نظیر ہے اور من جانب اللہ ہے۔ انی جاعل فی الارض خلیفہ اور انی جاعلك للناس اماما وقال من ذریتی قال لاینال عھدی الظالمین۔ گواہ و شاہد ہیں۔ اگر لوگ امام کو اجماع سے بنا سکتے ہیں۔ تو ضرور ہے کہ نبی کو بھی تجویز کر سکتے ہیں اور یہ باطل ہے۔ امامت کے لئے عصمت شرط ہے۔ علم میں جمیع امت سے افضل ہونا لازم ہے اور امام ہاشمی ہو۔ امام اپنی معیب کا مظہر اتم ہو اور تمام صفات کاملہ میں موصوف ہو۔ امام بہادر و شجاع ہو۔ خدا تعالےٰ کے نزدیک اس کی قرب و منزلت سب سے زیادہ ہو اور اس کا زہد و عبادت سب سے اعلےٰ ہو۔ صاحب اعجاز و کرامات ہو۔ علم لدنی رکھتا ہو (حق الیقین) اللہ تعالےٰ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اپنی سنت و فطرۃ و قانون قدرت کے موافق بارہ خلیفے امام و جانشین اور وصی مقرر فرمائے جو سیدنا علی المرتضےٰ علیہ السلام سے لے کر سیدنا امام مہدی علیہ السلام تک ختم ہوتے ہیں۔ یہ سب امام پاک و مقدس و معصوم۔ عالم۔ فاضل۔ زاہد۔ عابد۔ اور تمام مخلوقات سے افضل۔ دین اسلام کے والی۔ وارث۔ مامور من اللہ اور اولوالامر ہیں۔ جو مسلمان انکی پیروی و اطاعت کر کے اللہ تعالےٰ و رسول مقبول صلعم کی معرفت حاصل کرتے ہیں۔ وہ لوگ شیعہ کہلاتے ہیں یہ امام سلطنت بنی امیہ و بنی عباس میں نسلاً بعد نسلاً یکے بعد دیگرے مبعوث ہوتے رہے اور مسلمانوں کو راہِ حق دکھاتے رہے۔ مگر بادشاہان اسلام سنیہ نے انکے احکام کی پیروی نہ کی۔ انکے مقابل اپنے قاضی و مجتہد کھڑے کر لئے اور اپنا نیا مذہب جاری کر لیا۔ اور ان پاک آئمہ اطہار سے بائکاٹ رکھا۔ معاویہ سے لے کر آج تک یہی سلسلہ و طریقہ چلا آتا ہے کہ مذہب اہل سنت انکی مخالفت کرتا چلا آرہا ہے اور اپنے محدثین و مجتہدین کو اپنا پیشوا بناتا آتا ہے۔ حتیٰ کہ سواد اعظم کے اہلحدیث اور اہلسنت والجماعت نے اپنا نبی و رسول قادیانی بنالیا اور سب نے حقیقی اسلام کو چھوڑ دیا۔

مذہب سنی میں امامت } مذہب سنی میں امام کیواسطے عصمت شرط

نہیں ہر ظالم و جابر۔ فاسق و فاجر۔ شرابی۔ زانی۔ لوطی انکا امام ہو سکتا ہے۔ ہر نیک اور بد کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں۔ مذہب سنی کے موافق خلافت اور امامت تیس سال میں ختم ہو گئی۔ اب قیامت تک ان میں بادشاہت ہو گی۔ وہ بھی ظالمانہ و جابرانہ تیس سال کے بعد نہ مذہب سنی میں روحانیت رہی اور نہ ہی انکا کوئی امام رہا اور نہ خلیفہ اور جو خلافت عثمانیہ تھی وہ اب بالکل مٹتی بنی اور ترکوں نے اس خونی خلافت کو الوداع کہہ دیا۔ اور خلافت کا خاتمہ ہوا۔

ب۔ مذہب سنی میں باغی۔ بدعتی۔ اور بحالت مجبوری ہیجڑا کے پیچھے نماز جائز ہے

(بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور۔ کتاب الاذان۔ پ ۳ ص ۶۴)

ج۔ حضرت عائشہ کی امامت ان کا غلام ذکوان قرآن دیکھ کر کیا کرتا تھا اور ولد الزنا اور گنوار اور نابالغ لڑکے کی امامت درست ہے جو ان میں اللہ کی کتاب کا زیادہ قاری ہو۔ انکی امامت کرے (بخاری مترجم پارہ تیسرا ص ۶۳۔ کتاب الاذان)

د۔ حصین بن منذر سے روایت ہے۔ جب ولید بن عقبہ ابن ابی معیط کو حضرت عثمان کے پاس لے کر آئے اور لوگوں نے اس پر گواہی دی کہ شراب پیا تھا تو حضرت عثمان نے حضرت علی علیہ السلام سے کہا کہ اٹھیں اور اس پر حد قائم کریں۔ یہ شخص حضرت عثمان کا اخیافی بھائی تھا۔ اور کوفہ کا عامل حضرت عثمان کی خلافت میں تھا۔ اس نے لوگوں کو صبح کی نماز چار رکعتیں پڑھائی اور بولا اور زیادہ کر دوں۔ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ ہم ہمیشہ زیادتی ہی میں رہے۔ جب سے تو حاکم ہوا اس نے شراب پی اور نشہ میں نماز پڑھائی (ابن ماجہ مترجم جلد دوم ص ۲۷۲)

سبب تالیف رسالہ ہذا جعفریہ ایسوسی ایشن پنجاب لاہور کے اشتہار (میں شیعہ کیوں ہوا) کے جواب میں ملا ملتانی وزیر آبادی نے ایک رسالہ حقیقت مذہب شیعہ لکھا اور اس میں اپنے متقدمین کی

تقلید میں کتب شیعہ سے نقل عبارت کرنے میں دیانتداری اور ایمانداری سے کام نہیں لیا۔ بلکہ روایات شیعہ کے سیاق و سباق کو نظر انداز کرتے ہوئے اور انکے مفہوم کے غلط پہلو عوام کے سامنے پیش کر کے اپنا نامۂ اعمال سیاہ کیا ہے اور آئمہ اطہار علیہم الصلوٰۃ والسلام پر افترا و بہتان باندھا ہے اور جیسا کہ علماء سنیہ کا طریقہ چلا آتا ہے کہ وہ حق کو چھپا کر باطل کو فروغ دیتے ہیں اور غلط بیانی سے مسلمانوں کو بہکاتے ہیں اور صراطِ مستقیم سے ہٹاتے ہیں۔ یہی وتیرہ ملا ملتانی نے اختیار کیا ہے۔ میں نے حسب فرمائش جعفریہ الیوسی ایشن پنجاب لاہور اور جناب مکرمی و مخدومی سید حسن شاہ صاحب سیکرٹری انجمن تذکرۃ المعصومین جھنگ شہر عموماً اور مومنین لڑکانہ سندھ خصوصاً اس رسالہ کا جواب بمعیت جناب محقق لاثانی و عالم ربانی مولانا مولوی و حکیم امیر الدین صاحب کھوکھر نمبردار و رئیس اعظم چک جلال الدین کھوکھر تحصیل جھنگ و فخر المتکلمین و رئیس المناظرین جناب مولانا مولوی و حکیم و حافظ علی محمد صاحب سابق سنی کتاب اللہ و احادیث صحیح سنیہ و فقہ حنفیہ سے حقیقت مذہب حنفیہ کو زبردست دلائل و وضاحت سے لکھا ہے اور تمام مخالفین و معاندین نواصب و خوارج کو تا قیامت شرمندہ کر دیا ہے کہ یارائے دم زدن نہ رہے۔ اگر ملا صاحب ملتانی خواہ مخواہ شیعان حیدر کرار علیہم السلام کو نہ چھیڑتے اور لکم دینکم ولی دین پر عمل کرتے تو انکی کئی صدیوں کے اسرار آج یوں طشت از بام نہ ہوتے ؎

جانِ من خود کردہ خود کردہ را علاج چیست

حقیقت مذہب حنفیہ

مذہب حنفی کی بنیاد جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے انتقال پر ملال کے ایک صدی بعد شروع ہوتی ہے۔ حضرت امام اعظم نعمان بن ثابت کوفی اس کے بانی ہوئے۔ چونکہ آپ نے اپنی لڑکی مسماۃ حنیفہ کا نکاح خلیفہ ہارون رشید عباسی سے کر دیا تھا اس لئے آپ کا نام ابو حنیفہ مشہور ہو گیا۔ اس رشتہ کی وجہ سے بادشاہ ہارون رشید نے آپ کو قاضی مقرر کر دیا (ابن خلکان)

۲- امام ابوحنیفہ کے شاگردوں میں سب سے زیادہ شہرت امام ابویوسف کو ہوئی۔ ہارون رشید کے عہد میں قاضی القضاۃ کا منصب انکو حاصل ہوا۔ اس کیوجہ سے امام ابوحنیفہ کا مذہب پھیل گیا اور تمام اطراف عراق۔ خراسان اور ماوراء النہر تک اس کا قبضہ ہوگیا (حجۃ اللہ البالغہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مطبوعہ صدیقی بریلی ص ۱۵۱۔ بحوالہ حقیقۃ الفقہ بار دوم ص ۳۰)

۳- امام ابوحنیفہ کے شاگردوں میں ابویوسف کا مثل نہیں تھا۔ اگر ابویوسف نہ ہوتے تو ابوحنیفہ کا ذکر بھی نہ ہوتا (ابن خلکان جلد دوم ص ۴۶۳ از حقیقۃ الفقہ ص ۳۱)

۴- مذہب حنفی کے ساتھ ہی مذہب شافعی۔ مالکی۔ حنبلی جاری ہوئے اور ایک مذہب دوسرے کے مخالف رہا۔ ان مذاہب کا سلطنت بنی عباس میں بہت جھگڑا رہا کہ کشت و خون تک نوبت پہنچی۔

ب۔ آئمہ اربعہ کی تقلید کے بعد رفتہ رفتہ انکے مقلدین بھی بڑھ گئے۔ اور سلاطین کا میلان بھی تقلید ہی کی طرف ہوگیا ہر ایک بادشاہ اپنے ہم مذہب کو قاضی مقرر کرتا اور ہر ایک فرقہ اپنے مذہب کو فروغ اور دوسرے مذہب کو زیر کرنے کی تدبیریں اور کوششیں کرتا رہتا۔ ایک دوسرے پر حملہ آور ہوتا۔ یوں ہی قصے جھگڑے ہوتے بالآخر شاہ بیبرس کے زمانے میں ۶۶۵ھ میں چار مذہبوں کے چار قاضی مقرر ہوئے آخر سلطان فرج بن برقوق نے جو اشرف چرا کسہ کہا جاتا تھا۔ اول نویں صدی میں کعبہ شریف کے اندر علاوہ مصلی ابراہیمی کے چار مصلے اور قائم کردیے۔ ایک دین جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے چلا آتا تھا۔ اس کے چار ٹکڑے کردیئے انا للہ وانا الیہ راجعون ؎

دین حق را چار مذہب ساختند
رخنہ در دین نبی ؐ انداختند (حقیقۃ الفقہ ص ۸۰)

الجرح علی ابی حنیفہ { امام اعظم صاحب ابوحنیفہ مجتہد اہلسنت والجماعت بانی حنفی المذہب کو خود علماء کرام اہلحدیث نے

نہیں ملتا۔ بلکہ انکی تقلید کے زنجیر توڑ کر سابق وہابی اور فی زمانہ اہلحدیث کے نام سے مشہور ہوئے اور مذہب حنفی کی تردید و تکذیب میں سینکڑوں کتابیں شائع کر دیں۔ علماء کرام اہلسنت حضرت امام اعظم صاحب کی نسبت فرماتے ہیں۔

۱۔ تاریخ ابن خلدون جلد اول صہ۲۱ پر ہے کہ آپ کو سترہ حدیثیں پہنچی ہیں

۲۔ امام ابو حنیفہ حدیث میں یتیم تھے (قیام اللیل مطبوعہ لاہور صہ۱۲۳۔ و حقیقۃ الفقہ صہ۹۲)

۳۔ امام ابو حنیفہ کی نہ رائے کام کی ہے نہ حدیث (مناقب الشافعی للرازی صہ۱۴۲۔ ایضاً)

۴۔ حضرت امام جعفر صادق ابن امام محمد باقر علیہما الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ابو حنیفہ موجود تھے۔ مگر باوجود انکی شہرت علم کے ابو حنیفہ نے ان سے علم حاصل نہیں کیا (منہاج السنہ ابن تیمیہ جلد دوم صہ۲۴۔ حقیقۃ الفقہ صہ۸۵ سطر آخیر۔)

۵۔ اگر ابو حنیفہ حدیثوں کے جمع ہو جانے تک زندہ رہتے۔ تو احادیث کو لیتے اور تمام قیاسوں کو چھوڑ دیتے (نافع کبیر صہ۱۶۔ از حقیقۃ الفقہ صہ۸۶

۶۔ امام ابو حنیفہ کوفہ کے رہنے والے امام اہل الرائے کے ہیں (میزان الاعتدال جلد سوم صہ۲۳۷)۔

۷۔ خود امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ ہمارے اقوال محض رائے ہیں (تاریخ خمیس جلد دوم صہ۳۲۸۔ حقیقۃ الفقہ صہ۸۸

۸۔ ابو حنیفہ نے فقہ و رائے تصنیف کیا (تاریخ الخلفا مطبوعہ مصر صہ۱۰۱

۹۔ امام ابو حنیفہ کی نسبت انکی شہرت اہل الرائے کے لقب سے ہے۔ سیرۃ النعمان شبلی نعمانی صہ۱۳۷۔ از حقیقۃ الفقہ۔

۱۰۔ نعمان بن ثابت بن زوطی ابو حنیفہ کوفی قیاس والوں کے امام ہیں۔ انکو نسائی اور ابن عدی اور دیگر علماء نے حافظہ کیوجہ سے ضعیف کہا ہے۔ میزان الاعتدال ذہبی مطبوعہ مصر جلد سوم صہ۲۳۷۔ حقیقۃ الفقہ صہ۹۰

۱۱۔ ابوحنیفہ محدثین کے نزدیک ناقص الحافظ ہیں (تمہید شرح موطا جلد سوم ص۲۷۲)

۱۲۔ امام ابوحنیفہ حافظہ کیوجہ سے ضعیف ہیں (حقیقۃ الفقہ ص۹۰)

۱۳۔ ابوحفص عمرو بن علی نے کہا۔ کہ ابوحنیفہ حافظ والے نہیں اور حدیث میں غلطیاں کرنے والے ہیں۔ انکو حدیث یاد نہیں رہتی (تخرج ہدایہ حافظ ابن حجر مطبوعہ فاروقی حاشیہ ص۹۳ حقیقۃ الفقہ ص۹۰)

۱۴۔ امام ابوحنیفہ حدیث میں قوی نہیں ہیں اور وہ بہت غلطی اور خطا کرنے والے کی روایت حدیث کیوجہ سے (کتاب الضعفا امام نسائی ص۳۵)

۱۵۔ حمیدی کہتے ہیں۔ جس آدمی کے پاس رسول اللہ صلعم کی حدیثیں اور صحابہ کے آثار مناسک وغیرہ نہ ہوں۔ ایسے کی بات خدا کے احکام میں مثل میراث اور زکواۃ اور نماز وغیرہ امور اسلام میں کیونکر قبول کی جائے (تاریخ صغیر ص۱۵۸)

۱۶۔ مصفی شرح موطا مطبوعہ فاروقی ص۶ میں شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ وہ شخص ہیں۔ کہ بڑے بڑے محدثین مثل امام احمد و بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابوداؤد۔ ابن ماجہ نے ایک حدیث بھی ان سے اپنی کتابوں میں درج نہیں کی۔

۱۷۔ شیخ عبدالقادر بغدادی غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں حنفیۃ مرجیۃ حنفی گروہ مرجیہ یعنے گمراہ فرقہ ہے۔

۱۸۔ نعمان بن ثابت بن زوطی ابوحنیفہ کوفی امام رائے والوں کے ہیں۔ امام نسائی اور ابن عدی اور دوسروں نے انہیں حافظ کی رو سے ضعیف بتایا ہے (میزان الاعتدال ذہبی)

۱۹۔ امام بخاری تاریخ کبیر میں فرماتے ہیں۔ کان مرجیا سکتوا عن رایہ وعن حدیثہ ابوحنیفہ مرجیہ گمراہ تھے۔ محدثین انکی رائے اور حدیث سے رک گئے ہیں منقول از اخبار اہلحدیث جلد سوم نمبر ۲۹۔ مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۲۵ء ص۱۸۔

۲۰۔ بخاری نے اپنی تاریخ صغیر میں لکھا ہے کہ سفیان ثوری کو ابوحنیفہ کی خبر وفات پہنچی تو شکر بجا لاکر فرمایا۔ یہ اسلام کے ٹکڑے ٹکڑے کرتا تھا۔ اسلام میں اس سے زیادہ منحوس کوئی پیدا نہیں ہوا۔

۲۱۔ امام غزالی نے منخول میں لکھا ہے کہ ابوحنیفہ نے شریعت کو الٹ دیا۔ اس کی راہوں کو پراگندہ اور اس کے نظام کو بدل دیا۔

۲۲۔ **سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان۔** ملا معین حنفی اپنی کتاب دراسات اللبیب مطبوعہ لاہور ص۳۳۔ زاد المعاد ابن قیم حنبلی اور حقیقۃ الفقہ ص۸۷ پر ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام نے ابوحنیفہ سے کہا کہ مجھ کو خبر ملی ہے کہ تم قیاس کرتے ہو۔ قیاس مت کرنا۔ کیونکہ اول اول جس نے قیاس کیا ہے نص کے مقابلہ میں وہ ابلیس شیطان ہے۔

۲۳۔ مسند ابوحنیفہ اور تالیف خوارزمی میں ہے۔ کہ ابوحنیفہ نے خلیفہ منصور دوانیقی کے اشارہ پر چالیس سوال بنائے تاکہ امام جعفر صادقؑ کو لاجواب کیا جائے۔ مگر امام علیہ السلام نے فی الفور حل کر دیئے۔

۲۴۔ ابوحنیفہ نے رومیوں کے مسائل شریعت اسلام میں داخل کر دیئے اور ابوحنیفہ کا مذہب سلطنت کے اغراض سے وابستہ تھا۔ (سیرۃ النعمان ص۲۱۶)

۲۵۔ حضرت پیران پیر شیخ عبد القادر صاحب بغدادی سے پوچھا گیا کہ حنبلی مذہب والوں کے سوا اور مذہب میں بھی کچھ ولی ہوئے ہیں یا نہیں فرمایا نہ تو ہوئے ہیں اور نہ ہونگے (حقیقۃ الفقہ باب دوم ص۱۰۱ سطر آخیر)

نوٹ۔ پس مذکورہ بالا جرح سے ثابت ہوا کہ حنفی مذہب قیاسی واختراعی ہے اور مخالف کتاب اللہ وسنت ہے۔ خود اہلسنت کے بڑے بڑے علماء کرام نے اس مذہب کی تقلید نہیں کی۔ الٹا اس مذہب کی تردید کی ہے اگر یہ مذہب حنفی حق پر ہوتا۔ تو مذاہب شافعی مالکی، حنبلی، چکڑالوی۔ قادیانی، اہلحدیث علیحدہ نہ بنتے اور حضرت

امام اعظم کی مخالفت نہ کرتے۔ امام اعظم صاحب کی تقلید نہ فرض نہ سنت ہے نہ مستحب ہے۔ ایک بھیڑ چال ہے۔ مذہب حنفی باقی تمام مذاہب اہلسنت کے بالکل مخالف ہے اور خاصکر مذہب امامیہ کے برخلاف ہے۔ چونکہ اہلسنت نے فرمان نبوی اور وصایائے مصطفوی کو چھوڑ دیا اور کتاب اللہ اور سنت سے منہ موڑ دیا اور بادشاہان بنی امیہ و بنی عباس کے رعب و طمع زر و لالچ جاہ و منزلت و عیش و عیش عشرت سے حقیقی اسلام و ارشان اسلام سے رشتہ توڑ کر خود مجتہد و امام بن بیٹھے اور حدیث ثقلین کو بھلا بیٹھے۔ کہ جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔ انی تارك فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی اھلبیتی ان تمسکتم بھما لن تضلوا بعدی۔ ترجمہ۔ میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ چلا ہوں۔ ایک اللہ کی کتاب دوسرے اپنی اولاد و اہلبیت اگر تم لوگوں نے ان دونوں کو پکڑا تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ پس جو مذہب کہ مخالف اہلبیت و کتاب اللہ ہو وہ شرعًا۔ عقلًا۔ نقلًا روایتًا۔ عقیدۃً۔ فطرۃً باطل اور لغو ہے۔ پس مذہب حنفی بناوٹی و قیاسی ہرگز حق پر نہیں۔ کیونکہ خود سنی عالم و فاضل اس کے تارک ہوگئے۔

جعفری باش گر خدا خواہی ورنہ در ہر طریق گمراہی

مذہب جعفری مذہب شیعہ اثنا عشریہ کا دوسرا نام مذہب جعفری ہے چونکہ سیدنا امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ امامت میں مذہب امامیہ کو بہت ترقی ہوئی اور مذہب حنفی کے مقابلہ میں بنی امیہ و بنی عباس کی سلطنتوں میں تلواروں کے سایہ کے نیچے پھولتا پھلتا رہا۔ اسواسطے یہ مذہب زیادہ تر سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام سے منسوب ہے جنہوں نے

حقیقی اسلام کی تبلیغ فرمائے۔

۱۔ سیدنا امام جعفر صادق ابن سیدنا امام محمدؑ باقر ابن سیدنا امام زین العابدین ابن سیدنا امام حسین شہید کربلا ابن سیدنا علی المرتضےٰ شیر خدا مولا مشکل کشا اسد اللہ الغالب مظہر العجائب والغرائب علیہم الصلوٰۃ والسلام سترھویں ربیع الاول سن اسی یا تراسی میں تولد ہوئے۔ جناب کا نام جعفر کنیت ابو عبداللہ لقب صادق ہے۔ جناب کو سیدنا امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنا وصی اور خلیفہ بنایا۔ آپ علوم ظاہری اور باطنی میں بالکل افضل واکمل اور مکمل تھے۔ جناب امام علیہ السلام کے علوم تمام شہروں میں مشہور ہوئے اور اکابر علماء مثل یحییٰ بن سعد ابن جریج و مالک وسفیان ثوری و ابو حنیفہ و ایوب سجستانی نے آپ کے علوم سے فیض حاصل کیا۔ اور جناب کی والدہ ماجدہ فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابو بکر ہے (صواعق محرقہ فارسی صفحہ ۳۳۱)

۲۔ حضرت ابا عبداللہ جعفر بن محمد بن علی بن الحسین ہاشمی ہیں آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے آپ آئمہ اسلام میں سے ایک برگزیدہ امام اور صادق اور بڑی شان والے ہیں (میزان الاعتدال ذہبی)

۳۔ جناب امام علیہ السلام کے لقب بہت ہیں۔ جن میں سے مشہور تر لقب صادق ہے (تاریخ خمیس)

۴۔ اور بہ سبب زیادہ سچ بولنے اور سچ فرمانے کے آپ کا لقب صادق ہوا (حیوٰۃ الحیوان)

۵۔ حضرت سادات اہلبیت سے ہیں اور بسبب اپنے صدق مقال کے صادق کے لقب سے ملقب ہوئے۔

۶۔ حضرت سے لوگوں نے علوم نقل کر کے اکناف عالم میں پہنچائے اور آپ کا آوازہ علم و فضل تمام ملکوں میں منتشر ہوا اور سبائک الذہب میں ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام ہی اپنے بھائیوں میں سے اپنے والد ماجد امام محمد باقر علیہ السلام کے خلیفہ اور وصی تھے اور جناب سے وہ علوم اور معارف نقل کئے گئے ہیں۔ جو

کسی عالم سے منقول نہیں ہوئے (صبح صادق)

۷۔ عمرو بن مقدام کہتے ہیں۔ کہ جب میں امام جعفر صادق کو دیکھتا تو یقین ہو جاتا۔ کہ یہ بزرگ نسل ظاہر انبیا سے ہیں۔ حلیۃ اولیا ابو نعیم و خواص الامتہ احضرت امام جعفر صادق علیہ السلام متجاب الدعوات تھے۔ جب خدا تعالے جلشانہ سے کسی شے کا سوال کرتے۔ دعا ختم ہونے سے پہلے ہی وہ شے موجود ہو جاتی۔ ملا جامی شواہد النبوت میں لکھتے ہیں۔ کہ آپ امام ششم ہیں اور آپ کا مشہور لقب صادق ہے آپ عظماء اہلبیت اور علماء خاندان رسالت میں سے ہیں۔ ان علوم کی کثرت سے جو من جانب اللہ آپ کے قلب پر فائز ہوئے تھے۔ وہ حقائق و معارف آپ سے منسوب ہیں اور آپ کی ذات بابرکات سے ظاہر ہوئے۔ جن کی حقیقت دریافت کرنے سے لوگوں کے افہام قاصر ہیں (صبح صادق)

۸۔ ایک ثقہ راوی ہے کہ میں نے خود امام جعفر صادق ابن امام محمد باقر علیہم السلام کو یہ فرماتے سنا ہے سلونی قبل ان تفقدونی فانہ لا یحدثکم احد بعدی بمثل حدیثی۔ یعنے مجھ سے پوچھ لو جو کچھ پوچھنا ہے قبل اس کے کہ مجھے نہ پاؤ۔ کیونکہ میرے بعد تم سے کوئی شخص مثل میرے حقائق و معارف علوم دینیہ کو نہ بیان کرے گا (تذکرۃ الحفاظ۔ صبح صادق صہ)

۹۔ حضرت نعمان بن ثابت کوفی مجتہد اہلسنت والجماعت کو آخر کار کہنا پڑا لولا السنتان لھلک النعمان (ملاحظہ ہو۔ تحفہ اثنا عشریہ مولوی عبد العزیز صاحب دہلوی نول کشور صہ ۶) اگر جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس دو سال تک نہ رہتا تو نعمان ہلاک ہو جاتا۔

۱۰۔ ابو حنیفہ صاحب کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق بن امام محمد باقر علیہما السلام سے زیادہ فقیہ کوئی نہ دیکھا (تذکرۃ الحفاظ)

نوٹ۔ مگر باوجود زبانی اقرار کے امام اعظم نعمان بن ثابت کوفی ہمیشہ سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام کے مذہب و فرمان کے مخالف رہے

اور ہمیشہ نص کے مقابلہ میں قیاس کرتے رہے اور ابو حنیفہ صاحب کوفی نے حضرت امام زین العابدین۔ حضرت امام محمد باقرؑ۔ حضرت امام جعفر صادقؑ وحضرت امام موسے کاظم آئمۂ اہلبیت کرام علیہم السلام کا زمانہ پایا۔ مگر اس نے کسی امام کی بیعت نہ کی۔ بلکہ اپنے ڈیڑھ اینٹ کی مسجد علیحدہ بنائی اور قیاس و اجتہاد سے اپنا مذہب جاری کیا اور آئمہ معصومین علیہم السلام کی تابعداری و اطاعت سے انحراف کیا۔ تو ہم مذہب حنفی کو کس طرح سچا مذہب مان لیں۔

۱۱۔ سیدنا امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی کا مکالمہ۔

کتاب سنی حیوٰۃ الحیوان دمیری کی لغت ظبی میں ہے۔ ابن شبرمہ سے منقول ہے۔ کہ میں اور امام ابو حنیفہ جناب امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے جناب امام صاحب کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ یہ عراق کے مشہور عالم ہیں۔ جناب امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا شاید یہ وہ شخص ہے کہ امورات دینیہ میں اپنی رائے سے کام لیتا ہے اور نام اس کا نعمان بن ثابت ہے۔ ابن شبرمہ کہتا ہے۔ کہ مجھے قبل اس کے امام ابو حنیفہ صاحب کے نام سے واقفیت نہ تھی۔ پس امام جعفر صادق کے جواب میں امام ابو حنیفہ صاحب نے فرمایا۔ ہاں میں وہی ہوں۔ خدا آپ کو خوش رکھے۔

امام جعفر صادقؑ۔ نے ابو حنیفہ کو فرمایا کہ تو خدا سے ڈر اور امورات دینیہ میں اپنے قیاس سے کام مت لے۔ کیونکہ سب سے پہلے امورات دینیہ میں اپنے قیاس سے شیطان نے کام لیا تھا۔ جب کہ اس نے کہا تھا کہ میں آدمؑ سے بہتر ہوں۔ پس اپنے قیاس میں خطا ہوا اور گمراہ ہوا۔ کیا تو اپنے کل جسم کے صنعتوں میں سے سر کے صنعتوں کے متعلق اپنے عقل سے کام لے سکتا ہے۔

ابو حنیفہ نے کہا نہیں۔

امام جعفر صادق۔ نے فرمایا۔ خدا نے آنکھوں میں نمکینت اور کانوں میں تلخی اور ناک میں پانی اور ہونٹوں میں شیرینی کیوں رکھی ہے۔

ابو حنیفہ کوفی نے کہا۔ میں نہیں جانتا۔

امام جعفر صادقؑ۔ خدا تعالیٰ نے آنکھوں کو پیدا کیا اور انکے وجود کو نرم کیا اور اللہ تعالیٰ نے بسبب مہربان ہونے اولاد آدمؑ پر آنکھوں میں نمکینت پیدا کی اگر ایسا نہ کرتا تو آنکھیں حرارت کے باعث پگھل کر ضائع ہو جاتیں۔ اگر کانوں میں تلخی پیدا نہ کرتا تو موذیوں کے ضرر سے دماغ برباد و نابود ہو جاتا اگر خداوند تعالیٰ ناک میں رطوبت پیدا نہ کرتا۔ تو نفس کا صعود و نزول مشکل ہوجاتا اور علاوہ اس کے خوشبو بدبو کا بھی ممتاز ہونا دشوار ہوتا۔ اگر ہونٹوں میں شیرینی نہ پیدا کرتا تو کھانے پینے کی لذت نہ معلوم ہوتی۔ پھر امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ مجھے بتاؤ۔ کہ وہ کلمہ کیا ہے۔ جس کے اول میں شرک اور آخر میں ایمان ہے؟

ابو حنیفہ کوفی۔ نے کہا۔ میں نہیں جانتا۔

امام جعفر صادقؑ۔ یہ کلمہ توحید لا الہ الا اللہ ہے۔ پس اگر کوئی صرف لا الہ کہکر خاموش ہوجائے تو مشرک ہے اور الا اللہ کے ملانے سے ایمان پاتا ہے پھر فرمایا خدا تعالیٰ کے نزدیک قتل مومن کا گناہ زیادہ ہے یا زنا کا۔

ابو حنیفہ کوفی۔ قتل مومن کا گناہ زیادہ ہے۔

امام جعفر صادقؑ۔ پس کیا وجہ ہے کہ قتل مومن میں شہادت دو شخصوں کی کافی ہے۔ بخلاف زنا کے۔ کیونکہ زنا میں چار شخصوں کی شہادت معتبر ہے۔ پس تمہارا قیاس کیونکہ صحیح ٹھیر سکتا ہے۔ پھر پوچھا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے نزدیک نماز کا مرتبہ بلند ہے یا روزہ کا۔

ابو حنیفہ کوفی۔ نماز کا مرتبہ بلند ہے۔

امام جعفر صادقؑ۔ تو حیض والی عورت کے حق میں کیا کہتا ہے کہ روزی قضا

کرتی ہے نماز کو نہیں کرتی۔ اے بندۂ خدا تو خدا سے ڈر اور امورات دینیہ میں اپنے قیاس سے کام نہ لیا۔ کہ کل بروز قیامت ہم اور ہمارے مخالف خدا کے روبرو پیش ہونگے۔ پس کہیں گے۔ ہم کو خدا اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حکم دیا اور تو اور تیرے پیرو (حنفی سنی) کہیں گے ہم نے سنا اور ہم نے قیاس کیا۔ پس خدا ہمارے اور تمہارے ساتھ اپنی مرضی سے پیش آوے گا انتہی۔

دوسرا مناظرہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابوحنیفہ صاحب کوفی سے سوال کیا۔ کہ تم اس محرم کے باب میں کیا فتوے دیتے ہو جس نے ہرن کے وہ دانت جن کو رباعیات کہتے ہیں توڑ ڈالے ہوں۔

ابوحنیفہ۔ اے فرزند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بارہ میں جو حکم شریعت ہے میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

امام جعفر صادق۔ تم کو دعوے علم ذریری کی تو بہت ہے مگر اتنا بھی نہیں جانتے کہ ہرن کے وہ دانت جن کو رباعیات کہتے ہیں ہوتے ہی نہیں۔ بلکہ محض وہی دانت ہوتے ہیں۔ جن کو ثنایا کہتے ہیں۔ (تاریخ ابن خلکان۔ صبح صادق صفحہ ۱۷۵)

الغرض سلطان ملت مصطفوی برہان حجت نبوی عامل صدیق۔ عالم تحقیق میوہ دل اولیا جگر گوشہ سید الانبیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم امام بحق ناطق الامام ابن الامام اسناد العالم وسند الوجود مرتقی العروج ومنتہی الصعود البحر المواج الازلی السراج الوہاج الابدی۔ عالم تعلیم الاسماء۔ دلیل طرق السماء قرآن ناطق سیدنا ومولانا واما منا جعفر صادق علیہ السلام کے مقابلہ میں اگر حضرت ابوحنیفہ صاحب کوفی جیسے لاکھ مجتہد ہوں تو بھی طفل مکتب ہیں۔ کیونکہ آئمہ معصومین کا علم لدنی خداداد ہے۔ کسبی نہیں اور کل علوم ظاہری وباطنی اہلبیت رسالت صلعم کے گھر سے نکلے ہیں۔ افسوس ہے کہ آئمۃ الہدے علیہم السلام کی موجودگی میں مسلمانوں نے ابوحنیفہ صاحب

کوفی کے قیاس اور اجتہاد کو مان لیا اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلعم کی صریح مخالفت کی اور گمراہ ہو گئے۔

مذہب حنفی کس طرح پھیلا امام ابوحنیفہ کے شاگرد رشید امام ابو یوسف کو خلیفہ مہدی عباسی نے قاضی مقرر کیا اور خلیفہ ہادی نے بھی انہیں اسی عہدے پر بحال رکھا لیکن ۱۷۰ھ میں جب کہ خلیفہ ہارون رشید تخت بغداد پر جلوس فرما تھا۔ اس نے قاضی ابو یوسف کو قاضی القضاۃ کے عہدہ جلیل پر ترقی دی۔ پھر انہیں کے انتخاب و تجویز کے موافق تمام ممالک اسلامیہ میں قاضی مقرر کئے جانے لگے۔ قاضی ابو یوسف نے اپنے اس زمانہ قضاء و قدر میں مذہب حنفیہ کی اشاعت میں قابل قدر کوشش کی اور اس میں کامیاب بھی ہوئے۔ اصول فقہ میں کتابیں تصنیف کیں۔ ابوحنیفہ کے شاگردوں میں کوئی بھی قاضی ابو یوسف کے مثل نہ تھا۔ انہیں نے امام ابوحنیفہ اور محمد بن ابی لیلیٰ کے اقوال کو دنیا میں شائع کیا (خطط مقریزی جلد دوم صہ ۳۳۳ کشف الغیاہب)

۲۔ علامہ مقریزی فرماتے ہیں کہ بعہد ملک بیبرس مصر و قاہرہ میں چار قاضی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنفی۔ حنبلی مقرر ہوئے اور ۶۶۵ھ سے پھر برابر یہی قاعدہ جاری رہا اس کا اثر یہ ہوا کہ تمام ممالک اسلامیہ میں سوائے ان مذاہب اربعہ اور عقیدہ اشعری کے اور کوئی مذہب مذاہب اہل اسلام میں سے روشناس باقی نہ رہا۔ انہیں چاروں مذاہب والوں کے لئے تمام اسلامی دنیا میں مدرسے بنے اور خانقاہیں اور جہالسرائیں قائم کی گئیں جو شخص مذاہب اربعہ کے سوا کوئی اور مذہب اختیار کرتا تھا۔ اس پر درشتی اور سخت گیری کی جاتی تھی۔ سوا آئمہ اربعہ کے مقلدین کے نہ کبھی کوئی قاضی مقرر ہوتا تھا۔ نہ کسی کی گواہی قبول کی جاتی تھی اور نہ کسی کو خطابت و امامت و تدریس کے عہدے دیئے جاتے تھے حتیٰ کہ ان بلاد اسلامیہ کے فقہاء نے آئمہ اربعہ کے وجوب اتباع کا فتوے

دے دیا اور امام مالک و ابوحنیفہ و شافعی و احمد بن حنبل کے سوا دوسرے آئمہ کی تقلید کو حرام ٹھہرا دیا۔ (خطط مقریزی صـ ۳۴۴)

مذہب سنی حنفی اور شیعہ میں فسادات

اہل اسلام کی بدنصیبی سے گو ان مذاہب اربعہ میں خانہ جنگیاں اور فتنے برپا ہوئے حنفی اور شافعی مذہب میں تلوار چلی۔ مساجد کو آگ لگائی گئی۔ قتل عام ہوئے مگر سب سے زیادہ ان چاروں مذاہب سے عموماً اور مذہب حنفی سے خصوصاً مذہب شیعہ کو بہت نقصان پہنچا۔ ہر زمانہ ہر ملک ہر سال میں سنی اور شیعہ کا امامت و خلافت بلافصل۔ اذان علی ولی اللہ اور تعزیہ داری سیدنا امام حسین علیہ السلام شہید کربلا پر جھگڑا، فساد، قتل متقاتلہ ہوتا رہا۔ تاریخ اسلام کے صفحوں پر یہ خونی ندامت خیز اور حسرت انگیز واقعات جا بجا نظر آجاتے ہیں۔ کہ سنیوں نے سادات کرام کو کبھی بھی چین و آرام سے رہنے نہ دیا۔ مخالفین مذہب اسلام سے محبت مگر اپنے برادران ملت سے عداوت رکھتے تھے۔

۱۔ سنہ ۳۵۳ھ میں بغداد خاص میں شیعوں نے ایام محرم میں بازار بند کئے تو سنیوں نے بلوہ کر دیا۔ سخت لڑائی ہوئی۔ طرفین کے بہت سے آدمی زخمی ہوئے (تاریخ الاسلام جلد اول صـ ۹۱)

۲۔ سنہ ۳۶۱ھ میں بغداد میں سنی شیعہ کا جھگڑا ہوا سنیوں نے شیعہ کے محلہ کرخ میں آگ لگا دی۔

۳۔ سنہ ۳۶۲ھ میں ذرا سے جھگڑے پر ابوالفضل عباسی متعصب سنی نے محلہ کرخ بغداد میں آگ لگا دی جس سے علاوہ مکانات کے ۳۳ مساجد اور ۳۰۰ دکانیں جل گئیں اور بیس ہزار جانیں تلف ہوئیں اور مال کے نقصان کا کچھ حساب ہی نہیں (تاریخ الاسلام جلد اول صـ ۹۲)

۴۔ خلیفہ قادر باللہ عباسی کے عہد میں سنہ ۳۹۰ء میں سنی و شیعہ میں

فساد ہوا۔ قادر باللہ کے حکم سے شیعوں کو دبا کر فساد رفع کیا گیا۔

۵۔ ۳۹۸ھ میں بغداد میں سنی اور شیعہ میں فساد شدید برپا ہوا۔ اسی سال خلیفہ قادر باللہ نے معتزلہ اور شیعہ کے رد میں ایک رسالہ لکھا وہ جمعہ کی مساجد میں سنایا جاتا تھا اور حکم تھا کہ جو اس کے مضامین کی بابت مناظرہ کرے اس کو سزا دی جائے (تاریخ اسلام صـ۹۶)

۶۔ ۴۰۷ھ میں جب کہ معز بن بادلیس مملکت وسیع افریقہ پر حکمران تھا تمام بلاد افریقہ میں چن چن کر بیشمار شیعہ قتل کئے گئے اور انکے شہر لوٹ کر جلا دیئے گئے۔ بیان کیا گیا ہے کہ معز بن بادلیس کے حکم سے یہ قتل و قمع نہیں ہوا بلکہ اس کے اہل لشکر نے مال غنیمت کے طمع سے اور اعمال قیرواں نے اپنی معزولی روکنے کے لئے اور عوام اہلسنت نے براہ تعصب ایسا کیا (ابن اثیر جلد ۹ صـ۱۰۲)

۷۔ ۴۱۷ھ میں سنیوں نے بغداد میں سخت ہنگامہ برپا کر دیا اور محلہ کرخ میں آگ لگا دی (تاریخ اسلام جلد اول صـ۹۸)

۸۔ ۴۴۳ھ میں دار الخلافت بغداد میں اہل کرخ یعنی شیعوں نے ایک مسجد تعمیر کی۔ برجوں پر طلائی حرفوں میں یہ جملہ لکھا محمد و علی خیر البشر۔ اس پر اہلسنت بہت بگڑے اور ادعا کیا۔ کہ یہ عبارت لکھی ہے محمد و علی خیر البشر فمن رضی فقد شکر و من ابی فقد کفر۔ شیعوں نے اس سے انکار کیا او کہا کہ جیسا ہمارا طریقہ ہے کہ مسجدوں پہ جملہ محمد علی خیر البشر لکھتے ہیں وہی لکھا ہے۔ اس سے زیادہ کوئی لفظ نہیں ہے خلیفہ قائم بامر اللہ نے دو معتمد سردار ابو تمام عباسی اور عدنان بن رضی کو اس مقدمہ کی تحقیقات کے لئے مقرر کیا۔ ان دونوں نے تحقیقات کے بعد یہ رپورٹ کی کہ اہل کرخ کا بیان صحیح ہے۔ اس پر خلیفہ نے اہلسنت کو حکم دیا کہ تعرض و جنگ سے باز رہیں۔ مگر قاضی ابن المذہب اور زہیری نے سنیوں کو بھڑکا کر فساد برپا کرا دیا۔ اہل سنت نے دھلے

کا پانی کرخ میں جانا بند کر دیا۔ یہ دیکھ کر اہل کرخ کا ایک گروہ تیار ہو کر آیا اور بزور دجلہ سے پانی لے گیا۔ اور پھر انہوں نے ضد کے طور پر گلاب ملا ملا کر پانی کی سبیلیں رکھیں۔ یہ بات سنیوں کو اور بھی ناگوار ہوئی اور بغداد کا امیر ابھی انسے ملگیا اور اس نے شیعوں پر تشدد کیا۔ اب شیعوں نے اس جملے سے خیر البشر کو مٹا کر اس کی جگہ علیہما السلام لکھدیا۔ مگر اہلسنت نے کہا ہم ہرگز اس پر راضی نہ ہونگے۔ بلکہ تعمیر کے اس ٹکڑے کو نکال ڈالو جس پر محمد علی لکھا ہے اور اذان میں حی علی خیر العمل کہنا چھوڑ دو۔ شیعوں نے اسے منظور نہ کیا اور برابر ۳۔ ربیع الاول تک جنگ چھڑی رہی۔ اس اثنا میں اہلسنت کی طرف سے ایک ہاشمی قتل ہوا اور انہوں نے جوش دلانے کی غرض سے اس کی نعش کو چھاؤنی اور تمام اہلسنت کے محلوں میں پھرایا اور پھر مقبرہ امام احمد حنبل میں دفن کر کے بڑے بھاری جماؤ سے مشہد امام موسے کاظم علیہ السلام پر حملہ کر دیا اور اس کے اندر گھس کر اول تمام بیش بہا اسباب مثل طلائی و نقرئی قندیلوں کے لوٹا پھر مشہد میں آگ لگادی اور امام موسے کاظم اور امام محمد تقی علیہما السلام کی ضریحیں جلیں اور آگ نے شعلہ ور ہو کر اس مشہد کے ارد گرد میں جو ملوک بنی بویہ معز الدولہ و جلال الدولہ اور دیگر وزرا و روسا اور منصور عباسی و امین عباسی و زبیدہ خاتون کے مقبرے تھے۔ انکو بھی جلا کر خاک کر ڈالا۔ اور دنیا میں اس سے بڑھکر اور کوئی سانحہ نہ گذرا۔ اس واقعہ کے دوسرے دن ۵۔ ربیع الاول کو پھر وہی غارت گر اور آگ لگانے والی جماعت ویران مشہد میں آئی اور قصد کیا کہ امام موسے کاظم اور امام محمد تقی علیہما السلام کی نعشوں کو انکی قبروں سے نکال لیجا کر مقبرہ امام احمد بن حنبل میں دفن کریں۔ مگر اول تو مکان کے گر جانے سے قبروں کا ٹھیک پتہ نہ لگا۔ دوسرے انکے اس قصد سے مطلع ہو کر ابو تمام عباسی اور انکے سوا اور بنی ہاشم اور اہلسنت بھی مانع ہوئے۔ اس لئے یہ کارروائی ملتوی رہ گئی۔ اہل کرخ شیعہ ادھر سے شکست اٹھا کر سرائے فقہائے

حنفیہ پر حملہ آور ہوئے اور اسے لوٹ کر جلادیا اور ابو سعد سرخسی مدرس حنفیہ کو قتل کرڈالا۔ (تاریخ ابن اثیر جزری جلد ۹ صـ ۱۹۹ و صـ ۲۰۰ وکشف الغیا ہب صـ ۴۳ صـ ۴۴ صـ ۴۵ ملاحظہ ہو)

۱۸۴۲ء میں زمانہ عبد المجید خاں سلطان روم میں نجیب پاشا نے کربلا معلےٰ میں قتل عام کرایا اور نو ہزار بے گناہ شیعہ ۱۱ ذی الحجہ کو قتل ہوئے (تاریخ الاسلام جلد اول صـ ۲۶۹ دہلوی)

۱۸۰۲ء میں مسعود ابن عبد العزیز وہابی نجدی نے کربلا معلےٰ کو تباہ کیا اور مقبرہ سیدنا امام حسین علیہ السلام کو توڑ ڈالا اور وہاں کے پانچ ہزار باشندوں کو قتل کیا اور شہر کو لوٹ کر واپس ہوا (تاریخ الاسلام)

الغرض ہر ایک بلاد اسلامی میں جہاں کہیں شیعہ سنی۔ باد شاہان اسلام کی رعایا رہے ہمیشہ تکلیف میں رہے اور مدعیان سنت وحدیث نے محبان خاندان نبوت وشیعان اہلبیت رسالت صلعم پر طرح طرح کے ظلم کئے اسلام کی خونی تاریخ پکار پکار کر گواہی دیتی ہے۔ الحمد اللہ کہ کے جابرانہ وظالمانہ خونی سنی سلطنتیں مٹ گئیں۔ تہذیب۔ آزادی اور امن کا زمانہ شروع ہوا۔ کہ خداوند کریم کے فضل وکرم سے عادل۔ مہذب۔ رحم دل۔ رعایا پرور سلطنت برطانیہ عظمیٰ کے زیر سایہ شیعیان حیدر کرار علیہ السلام کو حفاظت سے رکھا۔ جہاں ہر طرح سے انکو آزادی ہے اور اپنے فرائض مذہبی آزادانہ طور حفاظت سرکار اعلیٰ مدار میں بجا لاتے ہیں اور روز بروز ترقی کرتے جاتے ہیں۔ کوئی آنکھ نہیں ملا سکتا۔ زبان کے مقابلہ میں زبان۔ اشتہار کے مقابلہ میں اشتہار۔ کتاب کے مقابلہ میں کتاب جاری کر کے اشاعت مذہب حقہ کر رہے ہیں اور سینکڑوں سنی راہ حق وصراط مستقیم پر آتے جاتے ہیں اور گاؤں کے گاؤں سنی مذہب کو چھوڑ کر مذہب شیعہ اختیار کرتے جاتے ہیں۔ وہ زمانہ قریب ہے کہ تمام پنجاب شیعہ ہو جائے۔ گو اہلسنت کا اب قتل مقاتلہ۔ فتنہ وفساد کا زیادہ بس نہیں چلتا۔ جہاں فساد وقتل غارت کرتے ہیں سزا پاتے ہیں۔ مگر انکے علمار دین

نے اشتہارات و رسالہ جات پر زور دیا ہوا ہے اور اپنے بناوٹی و موضوع روایات کو پیش کرکے مسلمانوں کو لڑاتے رہتے ہیں اور مذہب امامیہ و فرقہ ناجیہ سے نفرت دلاتے ہیں جب شیعان حیدر کرار علیہ السلام سے جواب باصواب پاتے ہیں تو کھسیانے ہوکر بغلیں جھانکنے لگتے ہیں۔ اگر اہلسنت نے بھی چھیڑ چھاڑ رکھی۔ تو انکے تقلیدی زنجیر ٹوٹ جائیں گے اور عوام الناس حق کا راستہ خود بخود معلوم کر لیں گے۔ شیعہ مومنین آپ کو سرکار اعلیمدار کا ہمیشہ شکر گذار ہونا چاہیئے۔ اور تن من دھن سے اپنے آپ کو سلطنتِ برطانیہ پر نثار کرنا چاہیئے۔ کہ جس کے زیر سایہ وحفاظت میں امن وچین سے زندگی بسر کر رہے ہو۔ جس کا ہزارواں حصہ بھی سلطنت اسلامیہ میں کبھی نصیب نہ ہوا۔ اٹھو جاگو پولیٹیکل و سیاسی امورات میں دخل نہ دو اور موقعہ کو غنیمت جانکر شرافت سے اشاعتِ مذہب حقہ کی کوشش کرو۔ تاکہ حقیقی اسلام کا جھنڈا تمام دنیا میں لہرانے لگے۔

وما علینا الا البلاغ

صابر عفی عنہ

نوٹ۔ خدا خدا کرکے اس عشرہ محرم ۱۳۴۴ھ پر جناب ملا ملتانی صاحب جھنگ مگھیانہ میں تشریف لائے اور جامع مسجد جھنگ شہر میں منبر نبوی صلعم پر بیٹھکر یہ گل افشانی فرمائی کہ جب وہ پیشاب کرنے بیٹھتے ہیں۔ انکے پاس دو من کتابیں لدی رہتی ہیں جب کوئی شیعہ وہابی۔ چکڑالوی۔ مرزائی شیطان سوال کرتا ہے تو فوراً طمانچہ مار کر جواب دیتے ہیں (گویا ملا ملتانی کی پیشاب میں برکتِ فقہ ہے) اس پر تمام حاضرین بھڑک کے اور فرقہ اہلحدیث یہ سنکر اٹھکر چلے گئے سب نے ملا صاحب کو منہ پھٹ اور بد تہذیب سمجھا۔ اس بندہ صابر نے مناظرہ و مباحثہ کیواسطے تین خطوط لکھے۔ مگر ملا صاحب اپنی کوٹھڑی سے باہر نہ نکلے اور فرار کیا۔ کاش کہ ملا ملتانی ہمارے مقابلہ میں نکلتے تو دنیا کو حق اور باطل معلوم ہو جاتا۔

(صابر ۱۴ ار محرم ۱۳۴۴ھ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلے علے رسولہ وآلہ الکریم

تحریف القرآن اعتراض ملا ملتانی۔ تمام کتب معتبر شیعان متقدمین و متاخرین اس بات کے قائل ہیں۔ کہ یہ قرآن مجید موجودہ جس کے جامع امیرالمومنین حضرت عثمان ذوالنورینؓ ہیں اس میں ہر طرح کی تحریف ہو چکی ہے الخ (حقیقت مذہب شیعہ ملا ملتانی صہ ۳)

جواب صابر۔ یہ بالکل افترا و بہتان ہے سوائے چند اخباری وحشویہ سنیہ کے کوئی محقق شیعہ تحریف القرآن کا قائل نہیں۔ بلکہ فرقہ اہلسنت والجماعت اور اہلحدیث کے معتبر و مستند کتب میں لکھا ہے کہ موجودہ قرآن شریف مکمل نہیں ناقص ہے۔ بہت سا حصہ قرآن شریف کا ضائع ہو گیا۔ مفصل دیکھو۔ انوار القرآن۔ برہان الشیعہ۔ رسالہ آئینہ مذہب سنی۔ رسالہ الشمس۔ حد السارق قول الکریم۔ فتح المبین وغیرہ۔ سنو۔ تمہارے ہاں قرآن کریم کی یہ حالت ہے

دو آیات بکری کھا گئی بی بی عائشہ سے روایت ہے رجم کی آیت اتری اور بڑے آدمی کو دس بار دودھ پلا دینے کی اور یہ دونوں آئتیں ایک کاغذ پر لکھی تھیں۔ میرے تخت کے تلے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی اور ہم آپ کی وفات میں مشغول تھے۔ تو گھر کی پلی ہوئی بکری آئی اور وہ کاغذ کھا گئی (رفع الحاجہ عن سنن ابن ماجہ جلد ثانی مطبع صدیقی صہ ۳۹)

۲۔ آیت رجم قرآن شریف میں موجود نہیں۔ مگر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اسی آیت رجم کے حکم سے زانی مرد

اور زانیہ عورت کو سنگسار کرتے رہے۔ (دیکھو بخاری۔ مسلم۔ ترمذی۔ باب الرجم۔ کشف المغطا عن کتاب الموطا۔ مطبع صدیقی لاہور صـ۲۴۲ تغیر در منثور مطبوعہ مصر جلد پنجم صـ۱۸۰ مفصل دیکھو انوار القرآن۔

قرآن شریف غیر مکمل ہے

اتقان فی علوم القرآن جلال الدین سیوطی سنی مطبوعہ مصر صـ۲۵ جلد ثانی پر ہے عن ابن عمر قال لیقولن احدکم قد اخذت القرآن کلہ وما یدریہ ما کلہ قد ذہب منہ قرآن کثیر ولکن لیقل قد اخذت منہ ما ظہر (اتقان صـ۲۵ جلد دوم) ترجمہ۔ عبداللہ ابن عمر نے کہا۔ بیشک تم لوگوں میں سے کوئی بات کہے گا۔ کہ میں نے تمام قرآن پالیا ہے حالانکہ اسے یہ بات معلوم نہیں کہ تمام قرآن کتنا تھا۔ کیونکہ قرآن میں سے بہت سا حصہ جاتا رہا۔ لیکن اس شخص کو یہ کہنا چاہئے۔ کہ تحقیق میں نے قرآن میں سے اتنا حصہ حاصل کیا ہے جو ظاہر ہوا (کتاب فضائل ابن الفریس حصہ دوم صـ۱۴۲) جناب ملا صاحب۔ جب ابن عمر کے قول کے مطابق ہی قرآن میں سے بہت سا حصہ جاتا رہا۔ تو پھر قرآن شریف کیسے مکمل رہا۔

دوسری دلیل۔ عن عائشہ قالت کانت سورۃ الاحزاب تقرأ فی زمن النبی صلے اللہ علیہ وسلم مائتی ایۃ فلما کتب عثمان المصاحف لم نقد ومنہا الا ما ھو الان (اتقان جلد دوئم نوع ۴۷ صـ۲۵ ۔ مطبوعہ مصر) بی بی عائشہ سے روایت ہے کہ سورہ احزاب جو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں پڑھی جاتی تھی دوسری آیات تھیں۔ لیکن حضرت عثمان نے جب قرآن لکھانے تو اس میں سے اب (۷۳) آیات رہ گئی جو موجود ہیں۔ لیجئے جناب ۱۲۷ آیات گم ہیں۔

تیسری دلیل۔ عن ذر بن جیش قال لی ابی بن کعب کا ئن تعد سورہ الاحزاب قلت اثنتین وسبعین ایۃ او ثلاثہ وسبعین ایۃ قال

ان کان لتعدل سورۃ البقرہ وان کنا لنقراء فیہا آیۃ الرجم قلت وما آیۃ الرجم قال اذا زنا الشیخ والشیخۃ فارجموھا البتۃ نکالاً من اللہ واللہ عزیز حکیم۔ (اتقان جلد دوم نوع ۴۷ صہ ۲۵) حضرت ذر بن حبیش نے کہا کہ مجھ سے حضرت ابی بن کعب نے پوچھا سورۃ الاحزاب میں کتنی آیات ہیں میں نے کہا کہ ۷۲ یا ۷۳ اس نے کہا کہ سورۃ الاحزاب سورہ بقر کے برابر تھی اور ہم صحابہ اس میں آیت رجم پڑھا کرتے تھے۔ میں نے کہا آیت الرجم کیا ہے کہا۔ اذا زنا الشیخ والشیخۃ فارجموھما الخ

نوٹ۔ ملا صاحب فرمایئے کہ باقی آیات سورۃ الاحزاب کہاں گئیں اگر منسوخ ہوئیں تو انکا ناسخ بتلایئے اور اگر ناسخ منسوخ کو ہی مان لیا جائے۔ تو اس سے صاف ثابت ہے کہ قرآن شریف مکمل جمع نہ ہو سکا۔

چوتھی دلیل۔ وانذر عشیرتک الاقربین ورھطک منہم المخلصین (صحیح بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور۔ پارہ بیسواں۔ کتاب التفسیر تبت یدا ابی لہب صہ ۱۰۲) اس آیت شریف کا دوسرا حصہ اب قرآن شریف میں نہیں ہے۔

احراق قرآن حضرت عثمان جامع القرآن نے حضرت زید بن ثابت سے از سرِ نو قرآن شریف لکھوا کر اس کے سوائے جتنے الگ الگ پرچوں اور ورقوں میں قرآن لکھا ہوا تھا۔ ان سب کو جلا دینے کا حکم دیا وامر بما سواہ من القرآن فی کل صحیفۃ ومصحف ان یحرق (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن۔ باب جمع القرآن پارہ بیسواں صہ ۱۲۳ مطبع احمدی لاہور۔ مشکوٰۃ۔ فضائل القرآن۔ ربع دوئم صہ ۱۳۱۔ امرتسری۔ ترجمہ اعثم کوفی فارسی مطبوعہ بمبئی صہ ۲۷ سطر ۱۸۔ نجات المومنین ملا محسن کشمیری۔ روضۃ الاحباب۔ جلد دوم صہ ۲۲۹ سطر ۳ مطبوعہ تیغ بہادر لکھنؤ۔ تحفہ نذریہ مطبوعہ رفاہ عام لاہور

صـ ۵۵ ۔

(ب) ملا صاحب آپ نے جو خطابات امیر المومنین ۔ و ذو النورین حضرت عثمان کو دیئے ہیں ۔ انکا ثبوت اللہ تعالےٰ کی کتاب اور اپنی کتب صحاح ستہ و احادیث صحیحہ سے بخشیں ۔ ورنہ آپ ملا کا لفظ اپنے نام سے اڑائیں پیران نمے پرند مریدان مے پرانند کا معاملہ نہ ہو۔ ایسا نہ ہو کہ آپ آفت معلومہ کے تحت میں آ جائیں ۔

۲۔ اعتراض ملا ملتانی ۔ کتاب کافی کلینی فصل القرآن صـ ۶۷۱ مطبوعہ نولکشور

عن ہشام بن سالم عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان القرآن الذی جاءبہ جبرئیل علیہ السلام الی محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سبعۃ عشر الف آیہ ۔ اور قرآن مجید موجودہ میں تو صرف چھ ہزار اور کئی سو آیتیں ہیں ۔ اور موافق روایت شیعہ کے اس حساب سے دو تہائی قرآن ساقط ہے ۔ حقیقت مذہب شیعہ صـ ۳ نمبر ۱)

جواب صابر ۔ ملا صاحب آپ کے پاس اس کا کیا ثبوت ہے کہ موجودہ قرآن شریف میں چھ ہزار اور کئی سو آیات ہیں ۔ کیا اللہ تعالےٰ نے شمار و اعداد بتائے ہیں ۔ یا جناب رسالت مآب صلعم نے گنتی بتائی ۔ یا حضرات اصحاب ثلاثہ بتلا گئے ہیں ۔ اور آپ کے بزرگان دین کا شمار و اعداد آیات القرآن میں سخت اختلاف ہے (دیکھو اتقان نوع ۱۹ جلد اول فی عدد سورہ و آیاتہ و کلماتہ و حروفہ مطبوعہ مصر از ابتدائے صـ ۶۶ لغایت صـ ۷۲ ۔ شاید ایمان لاؤ)

ثبوت حضرت عبد اللہ ابن عباس کے نزدیک قرآن شریف کی کل آیات ۷۷۱۷ ہیں (اتقان جلد اول صـ ۶۹)

رموز القرآن کے مطابق	۶۶۶۶
مدنی قاریوں کے مطابق	۶۲۱۴
مکیوں کے نزدیک	۶۲۱۲

شامیوں کے نزدیک ۶۲۵۰

بصریوں کے نزدیک ۶۲۱۶

عراقیوں کے نزدیک ۶۲۱۴

کوفیوں کے نزدیک ۶۲۳۶

عبداللہ بن مسعود کے نزدیک ۶۲۱۸

ابومنصور دوانقی کے نزدیک ۶۰۰۰

نوٹ۔ لیجئے جناب ملا صاحب فرمایئے اس اختلاف کا کیا باعث ہے اور کونسی گنتی صحیح ہے۔ کیا یہ اختلاف انسانی ہے یا الہامی اگر الہامی ہے تو کلام الٰہی میں اختلاف نہیں ہونا چاہیئے

نوٹ۔ باقی احادیث نمبر ۲ سے لے کر آخیر صفحہ سات تک کا مفصل جواب میں نے اپنے رسالہ انوار القرآن میں دے دیا ہے آپ اس کو مفصل پڑھیں۔ ایک ہی مضمون کو بار بار رٹنا اور شائع کرنا تضیع اوقات ہے۔ ہاں اتنا سمجھ رکھیں کہ تحریف القرآن کے جس قدر رواۃ شیعہ ہیں وہ سب کے سب ضعیف ہیں۔ علی بن اسباط۔ محمدؐ بن سلیمان محمد بن سنان اکثر احادیث کے راوی ہیں جو تینوں ضعیف اور غیر ثقہ ہیں۔ دیکھو اسماء الرجال کشی و اسماء الرجال نجاشی۔

الف **علی بن اسباط**۔ کان فطحیا۔ رجال کشی صفحہ ۳۴۵ و رجال نجاشی صفحہ ۱۷۱۔ مذہب فطحیہ ہمارے مذہب امامیہ اثنا عشریہ کے مخالف ہے۔ اور وہ ہمارے ہم مذہب نہیں اس لئے قابل حجت نہیں۔

ب۔ **محمد بن سلیمان**۔ بن عبد اللہ الدیلمی ضعیف جداً لا یعول علیہ فی شئی۔ اسماء الرجال نجاشی صفحہ ۲۵۵

ج۔ **محمدؐ بن سنان**۔ ابو جعفر الزاھری وھو رجل ضعیف جداً لا یعول علیہ ولا یلتفت الی ما تفرد بہ۔ دیکھو اسماء الرجال نجاشی صفحہ ۲۳۰

مطبوعہ بمبئی و السما والرجال کشی ص۲۴۷ مطبوعہ بمبئی۔

نوٹ۔ جناب ملا صاحب اگر آپ حق پسند ہیں اور حق کے طالب ہیں اور اصول حدیث کے موافق یہ تمام احادیث ضعیف ہو گئیں اور ہمارے واسطے قابل حجت نہیں اور اگر آپ مذہب امامیہ اثنا عشریہ کی مخالفت میں خواہ مخواہ ادھار کھائے بیٹھے ہیں اور خاندان رسالت صلعم سے دشمنی و بغض و عداوت آپ کی جبلی عادت و طبیعت ثانیہ ہو گئی ہے تو اس کا کیا علاج ہے۔ جب بنی امیہ اور بنی عباس کی تلوار اس فرقہ ناجیہ مذہب شیعہ کو نہ مٹا سکے۔ تو آپ کے کاغذی پھونکوں سے کب مٹ سکتا ہے۔ خود مٹ جاؤ گے۔ ذلیل ہو گئے اور ہر جگہ شرمندہ و خوار ہو گے مگر مذہب امامیہ قیامت تک رہے گا۔

مٹ گئے آل محمدؐ کے مٹانیوالے چل بسے آل محمدؐ کے ستانیوالے

اعتقاد شیعہ۔ ہمارے شیخ رئیس المحدثین شیخ الصدوق محمد بن علی بن بابویہ القمی طیب اللہ ثراہ اپنے اعتقادات میں فرما گئے ہیں۔ اعتقادنا ان القرآن الذی انزل اللہ علیٰ نبیہ ھو ما بین الدفتین و ما فی ایدی الناس لیس باکثر من ذالک قال و من نسب الینا انا نقول انہ اکثر من ذالک فھو کاذب

تفسیر صافی مطبوعہ طہران ص۱۳ سطر آخیر۔ رسالہ عقائد شیخ صدوق ص۲۰ ترجمہ ہمارا اعتقاد ہے کہ قرآن شریف جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کیا۔ جو دو دفتینوں کے مابین ہے اور جو لوگوں کے ہاتھ میں ہے اس سے زیادہ نہیں اور نہ پایا۔ کہ جس نے ہماری طرف نسبت کی۔ کہ ہم اس سے زیادتی کے قائل ہیں۔ پس وہ جھوٹا ہے۔ انتہیٰ بلفظہ (بحث تحریف القرآن دیکھو الواد القرآن)

جوابات مختصر فہرست عقائد و مسائل شیعان پاک صہ ۹

عقیدہ بداء } اعتراض ملاں - شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ خداوند کریم کو بداء ہو جاتا ہے - یعنے خدا تعالے کبھی جاہل ہو جاتا ہے - یعنے جسکو انجام کی خبر نہ رہتی ہو الخ - (بحوالہ اصول کافی صہ ۸۶ صہ ۲۰۴ حقیقت مذہب شیعہ ۹)

جواب صابر - ملاں صاحب ہوش سنبھالو - بدزبانی اچھی نہیں - کس لغت میں - کس آیت میں - کس حدیث میں بداء کے معنے جاہل لے ہیں - لعنۃ اللہ علے الکاذبین - عداوت و بغض خاندان رسالت صلعم نے آپ کو کتنا متعصب کر دیا ہے کہ حق بات کو چھپاتے ہو -

الف بدؤ - بدؤ - آغاز کردن - شروع کرنا - یقال بدأت بالشئی ای ابتدأت به (صراح صہ ۳ باب الالف)

ب - بداء - آغاز ہر چیز (منتہی الارب صہ ۹ فصل الدال) ج معنی شروع نئی رائے - (لغات فیروزی صہ ۹۴)

ج - قولہ تعالے - قل سیروا فی الارض فانظروا کیف بدا الخلق (پ ۲۰ - سورۃ العنکبوت)

د - قولہ تعالے - الذی احسن کل شئی خلقہ و بدا خلق الانسان من طین (پ ۲۱ - سورۃ السجدہ)

ہ - قولہ تعالے - کما بدانا اول خلق نعیدہ - وعدا علینا - انا کنا فاعلین (پ ۱۷ - سورۃ الانبیاء)

و - قولہ تعالے - کما بداکم تعودون (پ ۸ سورۃ الاعراف) پس ملا صاحب جو معنی بداء کی اس جگہ کرینگے - وہ معنے احادیث و فرمان آئمہ اطہار علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سمجھ لیں -

نمبر۱۔ اعتقاد شیعہ فی البداء۔ دیکھو ترجمہ عقائد شیخ صدوق علیہ الرحمۃ مطبع اثنا عشری دہلی صفحہ ۲۵ تا صفحہ ۲۶۔ قال الشیخ ابو جعفر ان الیہود قالوا ان اللہ تبارک وتعالے قد فرغ من الامر قلنا بل ھو تعالے کل یوم ھو فی شان لا یشغلہ شان عن شان یحیی ویمیت ویخلق ویرزق ویفعل مایشاء وقلنا یمحوا اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب وانہ لا یمحوا الا ماکان فلا یثبت الا ما لم یکن وھذا لیس ببداء کما قالت الیہود واتباعھم فنسبنا الیہود لعنھم اللہ فی ذالک الی قول بالبداء۔ الخ

شیخ ابو جعفر فرماتے ہیں۔ یہودی قائل ہیں کہ خدا تبارک وتعالے سارے کاموں سے چھٹی پاچکا وہ بیکار ہوگیا، ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ خدا ہر روز نیا کام کرتا ہے۔ اسے ایک کام کرنا دوسرے کام کرنے سے نہیں روکتا۔ وہی زندہ کرتا ہے وہی مارڈالتا ہے وہی پیدا کرتا ہے وہی روزی دیتا ہے اللہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے اور ہم تو یہ کہتے ہیں کہ اللہ جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے مقرر کرتا ہے اور اس کے پاس کتاب کی اصل موجود ہے اور وہ محو نہیں کرتا۔ مگر اس چیز کو جو پہلے سے ہوتی ہے اور ثابت نہیں کرتا ہے۔ مگر اس چیز کو جو موجود نہیں ہوتی ہے اور یہ وہ بدا نہیں ہے جس کے یہودی اور انکے تابعین قائل ہیں اور اس بدا کو یہ ملاعنہ ہماری طرف منسوب کرتے ہیں اور مختلف قیاس ومذاق والے ہمارے مخالفین انکے ہم کلام ہوگئے (جیسے ملا ملتانی وغیرہ جاہل ملاں بدا کے معنے جہالت کرتے ہیں)۔

قال الصادق علیہ السلام ما بعث اللہ نبیا قط حتے یاخذ علیہ الاقرار بالعبودیۃ وخلع الانداد وان اللہ یوخر مایشاء ویقدم مایشا ونسخ الشرائع والاحکام بشرلعیۃ نبینا واحکامہ من ذالک ونسخ الکتاب بالقرآن من ذالک

ترجمہ۔ جناب امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ اللہ تعالے

نے کسی نبی کو نہیں بھیجا۔ مگر یہ کہ ان سے اقرار لیا ہے اپنے معبود ہونے کا اور لا شریک ہونے کا اور اس بات کا کہ اللہ جس چیز کو چاہتا ہے موخر کر دیتا ہے اور جسکو چاہتا ہے مقدم کر دیتا ہے۔ ہمارے رسول کی شریعتوں سے تمام شریعتوں کو اور آنجناب کے احکام سے پچھلے احکام کو منسوخ کر دینا۔ اور قرآن سے اور کتابوں کو بیکار بنا دینا۔

وقال الصادق علیہ السلام من زعم ان اللہ عزّ وجل بدء بشی ولم یعلم امس فابرء منہ ومن زعم ان اللہ بدالہ فی شی بداء ندامتہ فھو عندنا کافر باللہ العظیم واما قول الصادق علیہ السلام ما بدالہ فی اسماعیل ابنی فانہ یقول ماظھر من اللہ امر فی شی کما ظھر منہ فی ابنی اسماعیل اذا اختارہ قبلی لیعلم انہ لیس بامام بعدی انتہی بلفظہ۔

ترجمہ۔ جناب امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ جس کا گمان یہ ہو کہ اللہ تعالےٰ نے آج وہ چیز پیدا کی ہے۔ جسے کل کے دن وہ نہیں جانتا تھا۔ مَیں اس شخص سے بیزار ہوں اور جسکا یہ گمان ہو کہ اللہ تعالےٰ کو کسی چیز کے ایجاد سے ندامت ہوئی۔ وہ ہمارے نزدیک خدائے عظیم کا منکر ہے۔ لیکن امام جعفر صادق علیہ السلام کا یہ فرمانا۔ کہ خدا کو ایسا بداء نہیں ہوا۔ جیسا کہ میرے فرزند اسماعیل کے بارے میں ہوا۔ یعنے وہ جناب فرماتے ہیں کسی کام کے متعلق خدا کی ایسی مصلحت ظاہر نہیں ہوئی۔ جیسے میرے فرزند اسماعیل کے بارے میں ظاہر ہوئے۔ کہ اس کو مجھ سے پہلے موت دیدی۔ تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ وہ میرے بعد امام نہیں۔

ح۔ قال اللہ تعالےٰ۔ ما ننسخ من اٰیۃٍ او ننسہا نات بخیر منہا او مثلہا۔ الم تعلم ان اللہ علےٰ کل شیٍٔ قدیر ۱پ۔ البقرہ۔ ترجمہ اے پیغمبر ہم کوئی آیت منسوخ کر دیں یا تمہارے ذہن سے اس کو اتار دیں تو

اس سے بہتر یا ویسے ہی نازل بھی کر دیتی ہیں۔ اے پیغمبر کیا تم کو معلوم نہیں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

نوٹ۔ کیا اللہ تعالیٰ عالم الغیب والشہادہ نہیں کیا وہ پہلے سوچ سمجھ کر احکام شریعت نازل نہیں کرتا کہ پھر کچھ مدت کے بعد اپنے فرمان کو منسوخ کر دیتا ہے اور دوسرا حکم بھیجتا ہے کیا اس کو بداء ہوتا ہے۔ ماھو جوابکم فھو جوابنا۔

۲۔ تقیہ } اعتراض ملا ملتانی۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ انبیاء و آئمہ طاہرین جھوٹ بولا کرتے ہیں۔ اصول کافی صفحہ ۴۸۴ قال ابو جعفر علیہ السلام التقیہ من دینی و دین آبای ولا ایمان لمن لا تقیہ لہ یعنے فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ تقیہ میرا دین ہے اور میرے باپ دادا کا دین ہے۔ جو شخص تقیہ نہ کرے وہ بے ایمان ہے

جواب صابر۔ تقیہ کے جواز پر متعدد رسالے شیعوں کی طرف سے لاجواب پڑے ہیں۔ علاوہ ازیں اخبار درنجف سیالکوٹ میں اس کے متعلق کئی جامع مضامین نکل چکے ہیں۔ انکا تو کوئی جواب نہیں۔ البتہ مردہ باتیں مکرر سہ کرر لکھتے رہتے ہیں اور شرم نہیں کرتے۔ دیکھو موعظ تقیہ۔ رسالہ تقیہ۔ جواز تقیہ وغیرہ۔ تقیہ کتاب اللہ وسنت و آثار صحابہ وغیرہ سے ثابت ہے اور وہ عین ایمان ہے جھوٹ۔ نفاق اور تقیہ میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ کاذب اور منافق ملعون ابدی ہوتے ہیں۔ برخلاف تقیہ والے کے کہ وہ مومن ہوتا ہے۔ تقیہ کے معنے لغوی۔ رسمی۔ اصطلاحی۔ عرفی ہرگز جھوٹ و نفاق کے نہیں۔ نہ آپ کسی لغت۔ کسی آیت یا حدیث شریف سے پیش کر سکتے ہیں۔ تقاہ۔ تقیہ۔ پرہیزگاری کے معنی میں آتا ہے۔ دیکھو صراح۔ منتہی الارب۔ لغات فیروزی وغیرہ

ا۔ تقیہ عین ایمان اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ قال اللہ تعالےٰ لا یتخذ المومنون الکافرین اولیاء من دون المومنین ومن یفعل ذالک فلیس

من اللّٰہ فی شئی الا ان تتقوا منھم تقٰۃ و یحذرکم اللّٰہ نفسہ و الی اللّٰہ المصیر (پ۳ - ع ۱۱) ترجمہ - یعنے مسلمانوں کو چاہئے کہ مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا تو اس سے اللہ سے کچھ سروکار نہیں مگر اس تدبیر سے کسی طرح پر انکی شرارت سے بچنا چاہو تو خیر اور اللہ تم کو اپنے جلال سے ڈراتا ہے (ترجمہ نذیری) تفسیر کشاف - تفسیر کبیر - تفسیر حسینی - تفسیر درمنثور - تفسیر معالم التنزیل - تفسیر بیضاوی و صحیح بخاری و دیگر تفاسیر و کتب احادیث اہل سنت والجماعت سے ثابت ہے کہ بوقت ضرورت جان اور مال کی حفاظت کے لئے تقیہ کرنا جائز ہے -

دوسری آیت شریف - من کفر باللّٰہ من بعد ایمانہ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان ولکن من شرح بالکفر صدرًا فعلیھم غضب من اللّٰہ ولھم عذاب عظیم (پ۱۴ - ع ۱۳) ترجمہ - جو شخص کفر پر مجبور کیا جاوے مگر اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو - اس سے کچھ مواخذہ نہیں لیکن جو شخص ایمان لانے کے پیچھے خدا کے ساتھ کفر کرے اور کفر بھی کرے تو جی کھول کر تو ایسے لوگوں پر خدا کا غضب اور انکے لئے بڑا سخت عذاب ہے تفسیر حسینی - تفسیر کبیر - تفسیر درمنثور - بیضاوی - معالم التنزیل - صحیح بخاری و دیگر تفاسیر اہلسنت کا اتفاق ہے کہ یہ آیت حضرت عمار بن یاسر کی شان میں نازل ہوئی جب کہ سختی کفار سے انکی زبان مبارک سے کلمات کفر نکل گئے لیکن دل ان کا نور ایمان سے منور تھا - یعنے اہلسنت کے نزدیک بوقت خوف کلمۂ کفر کہہ دینا جائز ہے - چنانچہ اللہ تعالےٰ اس کی تائید میں فرماتا ہے -

تیسری آیت شریف - وقال رجل مومن من آل فرعون یکتم ایمانہ (پ۲۴ ع ۹) ترجمہ فرعون کے لوگوں میں سے ایک مرد ایماندار تھا اور وہ اپنے ایمان کو چھپائے رکھتا تھا - اس آیت شریف میں اللہ تعالےٰ نے باوجود ایمان چھپائے رکھنے کے اسے مرد مومن کے لفظ سے پکارا ہے اگر تقیہ یعنے ایمان

کا چھپانا نفاق اور بزدلی ہوتی۔ تو اللہ تعالے کبھی مومن آل فرعون کی تعریف نہ فرماتا عجب الضاف ہے کہ بوقتِ ضرورت ایمان چھپانے کو اللہ تعالے توفعل مومن قرار دے اور ملا ملتانی اور اس کے ہم خیال ناصبی اور خارجی نفاق جھوٹ اور بزدلی سے تعبیر کریں۔ شرم! شرم! شرم۔

حدیث بخاری۔ کتاب فیض الباری شرح صحیح بخاری۔ کتاب الاکراہ باب وقول اللہ الامن اُکرہ و قلبہ مطمئن بالایمان۔ پارہ اٹھائیسواں ص۱۷۹ سطر آخیر تا ص۱۸۱ پر ہے۔ یہ آیت حضرت عمار بن یاسرؓ کے حق میں اتری کہ انکو مشرکین مکہ نے پکڑا اور سخت عذاب کیا۔ تو حضرت عمار نے زبان سے کہا کہ میں نے محمد صلعم کے ساتھ کفر کیا اور جو لائے (یعنے قرآن سے انکار کیا) یہ بات کافروں کو خوش لگی۔ انہوں نے انکو چھوڑ دیا پھر عمارؓ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو خبر دی۔ حضرت صلعم نے فرمایا کہ تو اپنے دل کو کس طرح پاتا ہے۔ کہا کہ ایمان کے ساتھ آرام پکڑنے والا۔ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر پھر کریں تو تو بھی اسی طرح کریو اور طبری نے ابن عباس سے روایت کی ہے۔ اس آیت کی تفسیر میں کہ اللہ تعالے نے خبر دی کہ جو ایمان کے بعد مرتد ہوجائے اس پر خدا تعالے کا غضب ہے اور جو زبان سے زبردستی کیا جائے اور دل سے مخالف ہو۔ یعنے اس کے دل میں ایمان ہو تاکہ اس کے ساتھ کفر سے نجات پاوے تو اس پر کوئی ہرج نہیں اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ بندوں کو اس کا مواخذہ ہوتا ہے۔ جو انکے دل میں اعتقاد ہو (فتح) وقال الاان تتقوا منھم تقاۃ وھی تقیۃ۔ اور خدا تعالے نے فرمایا۔ مگر یہ کہ تم پکڑو ان سے بچاؤ اور یہ تقیہ ہے اور معنے آیت کے یہ ہیں۔ کہ مسلمان کافر کو نہ باطن میں نہ ظاہر میں رفیق بنائیں۔ مگر واسطے تقیہ کے ظاہر میں کہ اس کے واسطے جائز ہے کہ اس کو ظاہر میں دوست پکڑلے اور دل سے اس کے ساتھ دشمنی رکھے۔ (بخاری پ۲۸ ص۱۸۱ فتح الباری)۔

ب۔ وقال الحسن التقیۃ الی یوم القیامۃ۔ یعنی حسن بصری نے کہا مسلمانوں کے واسطے قیامت تک تقیہ جائز ہے۔ لیکن اگر کسی کے قتل کرنے پر زبردستی کیا جاوے تو اس میں معذور نہیں ہے۔ اور معنی تقیہ کے ڈرنا ہے ظاہر کرنے اس چیز کے سے کہ دل میں ہو اعتقاد وغیرہ سے۔ ابن عباس نے کہا کہ تقیہ زبان سے ہے اور دل قرار پکڑنے والا ہے ساتھ ایمان کے (فتح الباری۔ فیض الباری ترجمہ بخاری پ ۲ صفحہ ۱۶ اسطبع محمدی لاہور)

ج۔ کنز العمال کتاب سنی جلد دوم صفحہ ۲۲ نمبر حدیث ۱۲۵۵ پر ہے لادین لمن لاتقیۃ لہ۔ جس کا تقیہ نہیں اس کا دین نہیں۔

د۔ تقیہ والا ایمان سے منور مطمئن قلب ہوتا ہے اور وقت ضرورت جان اور مال اور عزت وآبرو کی حفاظت کے واسطے چند کلمات ایسے کہہ دیتا ہے جس سے اس کی جان بچ جاتی ہے۔ مگر منافق منہ کا میٹھا اور دل کا کھوٹا ہوتا ہے۔ منافق کا دل کذب وافترا۔ بے ایمانی اور نفاق سے پر ہوتا ہے مگر وہ ظاہر طور پر ایمان اور اسلام کا اظہار کرتا ہے تقیہ ہمیشہ دارالحرب اور دشمنان اسلام ودین کے سامنے ہوتا ہے۔ بنی امیہ اور بنی عباس کی اسلامی سلطنتیں اسلام کے واسطے ایک طاعونی اور زندیقی جابرانہ تھیں۔ جس میں ظاہر تو اسلامی شان وشوکت ونمائش اور گلٹ تھا۔ مگر باطن میں اسلام کی عداوت اور دشمنی حق کا کتمان اور باطل کو فروغ تھا۔ خلاف کتاب اللہ وسنت قیاس۔ اجتہاد۔ رائے۔ فسق۔ فجور۔ جور وظلم کا دور دورہ تھا۔ حقیقی وارثان نبوت وحاملان شریعت پر ہر طرح کے مظالم ومصائب ڈھائے جاتے تھے اور آئمہ معصومین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے فرمان واحکام کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ بلکہ انکی مخالفت میں حقیقی اسلام کو مٹانے اور برباد کرنے کے واسطے اور نیا اسلام چمکانے کیواسطے مختلف عقائد کے کئی فرقے اسی زمانہ میں پیدا ہوئے حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی۔ اشعری۔ خارجی۔ وہابی۔ نجدی۔ معتزلی۔ ناصبی۔ جہمی۔ جبری وغیرہ۔ جو سب کے سب سنی المذہب کہلاتے۔ جنہوں نے چشمۂ اسلام کو گندہ کر دیا۔ جو بادشاہ اور عالم ومجتہد

پیدا ہوا۔ وہی ایک مٹھی خاک کی اس چشمہ اسلام میں ڈالنا گیا اور حقیقی اسلام کو بند کر دیا اس لئے اللہ تعالیٰ نے حقیقی اسلام برقرار رکھنے کے واسطے ہر سلطنت میں باطل اور کذب اور جھوٹ کے مقابلہ میں حق کو ظاہر کیا۔ کہ یکے بعد دیگرے نسلاً بعد نسلاً آئمۂ اطہار علیہم السلام کو مبعوث کیا جو مروانیوں اور عباسیوں اور خوارج کو صراط مستقیم دکھاتے رہے باطل اور حق میں امتیاز کراتے رہے۔ مگر ہر سلطنت میں بادشاہان اسلام آئمۂ اہلبیت رسالت صلعم کو ہمیشہ تکالیف اور اذیتیں پہنچاتے رہے انہیں شہید کیا۔ جیل خانوں میں قید کیا انکے محبوں اور موالیوں اور شیعوں کو طرح طرح کے عذاب میں مبتلا رکھا۔ جلا وطن کیا۔ انکو زندہ دیواروں میں چنوا دیا۔ مگر ان مومنین مخلصین شیعان امیر المومنین علیہ السلام نے دامن آئمۂ اطہار کو نہ چھوڑا۔ پس اس خطرناک اور پرآشوب و نازک زمانہ میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے موالیان و محبان کو تقیہ میں عمر بسر کرنے کے اور خفیہ طور اعلان حق اور اشاعت مذہب اسلام کرنے کی ہدایت فرمائی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج تین کروڑ شیعہ ہندوستان میں موجود ہے جو تمام فرق باطلہ و ضالہ کے بالمقابل سینہ سپر ہیں اور ہر ایک کا ناطقہ بند کر رکھا ہے کہ ہر ایک غیر مذہب کا عالم شیعیان حیدر کرار سے بھاگتا پھرتا ہے۔ مقابل نہیں ہوتا اور یہ فرقہ ناجیہ مذہب شیعہ ہر ایک وہابی نجدی۔ خارجی۔ ناصبی۔ مرزائی۔ چکڑالوی وغیرہ کی کماحقہ تردید و تکذیب کر رہا ہے۔ اسی تقیہ کا نتیجہ ہے کہ آج پنجاب میں ہر ایک شہر و گاؤں میں مذہب شیعہ کو ترقی ہو رہی ہے اور لوگ جوق در جوق اصلی دین الٰہی میں داخل ہوتے جاتے ہیں۔

۴۔ **تقیہ کرنا انبیا و مرسلین علیہم السلام کا فعل ہے۔** چنانچہ حضرت موسےٰ علیہ السلام فرعونیوں میں تقیہ سے بسر کرتے تھے تفسیر بیضاوی جلد دوم صفحہ ۱۰۶ کتاب سنی۔

۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تین دفعہ تقیہ کیا۔ مگر سنیوں نے آپ کو جھوٹ و کذب کی تہمت لگائی۔ اور ایک صدیق۔ حنیف۔ موحد۔ اولوالعزم۔ پیغمبر نبی کو معاذ

اللہ کاذب بنا دیا۔ دیکھو مشکوٰۃ باب بدء الخلق۔ فصل اول۔ ترمذی۔ باب تفسیر سورہ انبیا۔ بخاری پ۱۲ وغیرہ)

۳۔ جناب سرور عالم صلعم مکہ معظمہ میں حضرت زید بن ارقم کے مکان میں چھپ کر نماز پڑھتے رہتے تین سال تک شعب حضرت ابو طالب میں محصور رہے۔ تین سال تک اپنی نبوت ورسالت کو پوشیدہ رکھا فاصدع بما تومر واعرض عن المشرکین کے حکم پر تبلیغ شروع کی یہ خاص تقیہ تھا۔ دیکھو تفسیر در منثور جلد چہارم صفحہ ۱۰۱۔ تفسیر معالم التنزیل صفحہ ۱۹۹۔ تاریخ خمیس صفحہ ۳۲۴۔ کتاب فلک النجاۃ فی الامامت والصلوٰۃ۔

۴۔ صلح حدیبیہ میں لفظ رسول اللہ کو صلح نامہ سے کٹوا دیا اور کفار سے صلح کر لی (بخاری پ۳)

۵۔ غار ثور میں تین رات تک چھپے رہے اور مشرکین وکفار مکہ کے ڈر سے تبلیغ نہ کر سکے۔ (قرآن شریف)

۶۔ مشرکین وکفار مکہ معظمہ کے خوف اور ڈر سے خانہ کعبہ کی تعمیر مطابق تعمیر حضرت ابراہیم خلیل اللہ نہ کر سکے (بخاری پ۱۳)

۷۔ ایک منافق کا جنازہ پڑھا اور اپنا کرتہ اتار کر اس کے بیٹے کے حوالہ کیا (بخاری)

۸۔ سورہ والنجم کو پڑھتے وقت قریش کفار مکہ معظمہ کی خاطر آنحضرت صلعم نے بتوں اور ٹھاکروں کی تعریف فرمائی اور بتوں کو شفیع قرار دیا تلک الغرانیق العلی ان شفاعتہن لترجی یہ بت بلند مرتبہ دیوتا ہیں۔ انکی شفاعت کی امید رکھنی چاہیئے۔ مواہب لدنیہ۔ ابن ابی حاتم۔ طبری۔ ابن المنذر۔ سیرۃ النعمان صفحہ ۱۷۔ تفسیر ناو الآخرت۔ تفسیر معالم التنزیل۔ تفسیر جلالین۔ کشاف۔ تفسیر مدارک التنزیل۔ تفسیر ابن مسعود۔ تفسیر کبیر۔ تفسیر کلینی۔ مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۵۶ نول کشور۔ تحفہ اثنا عشریہ کید ششم۔ مظاہر حق جلد اول صفحہ ۳۵۸۔ غنیۃ الطالبین۔ معارج النبوۃ رکن ۲ صفحہ ۳۹

۹۔ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باوجود منع کرنے کے حضرت

ابوبکر نے خانہ کعبہ میں اسلام کا اعلان کیا۔ تو ابن ربیعہ کے ہاتھوں بہت مار پیٹ
کھائی۔ معارج النبوۃ رکن سوم ص۵۱ و ۵۲ ۔
تقیہ توڑنے سے ناک منہ رخسار گر تو نہیں تو پھر شیعوں سے مرہم کا قضیہ ہو نہیں سکتا
پس کتاب اللہ و سنت و آثار صحابہ و واقعات سے صاف ثابت ہوا کہ تقیہ
باعث ایمان ہے اور اس کا منکر بے ایمان ہے۔
۱۰۔ حضرت خضر علیہ السلام نے اپنی دو عورتوں کو دین کی تعلیم دی۔ اور
ان سے اقرار لیا کہ کسی کو خبر نہ کرنا میرا نام نہ بتلانا الخ (ابن ماجہ مترجم جلد ثالث
ص۳۰۴ مطبع صدیقی)
اعتراض ملا شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ جھوٹ بولنا اعلےٰ درجہ کی عبادت
ہے۔ جو نہ بولے وہ بے ایمان و بے دین ہے (عقیدہ ۴ ص۱)
جواب صابر۔ جو بلا حوالہ کتاب جھوٹ لکھے وہ واقعی بے ایمان اور بے دین
ہے۔ شیعہ مذہب کی کس کتاب میں یہ لکھا ہے لعنۃ اللہ علے الکاذبین۔ مُلا
صاحب کذب اور افترا و بہتان سے باز آؤ یہ مُلا کا کام نہیں۔
اعتراض ملا عقیدہ ۵۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ تقیہ یعنے جھوٹ
بولنا اللہ تعالےٰ کے دین سے ہے۔ اس لئے حضرت یوسف و ابراہیم علیہم السلام
نے جھوٹ بولا تھا (حقیقت مذہب شیعہ ص۱)
جواب صابر۔ جو شخص تقیہ کے معنے جھوٹ بولنا کرے اور مذہب امامیہ
فرقہ ناجیہ پر جھوٹی تہمت لگائے وہ خود جھوٹا ہے۔ بولو حضرت یوسف اور حضرت ابراہیم
خلیل اللہ علیہم السلام نے تقیہ نہیں کیا تھا۔ تو کیا معاذ اللہ جھوٹ و کذب بولا۔
تمہاری کتابیں پکار کر کہہ رہی ہیں۔ کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے تین جھوٹ بولے
تیسیر الباری ترجمہ کتاب صحیح بخاری پارہ تیرھواں ص۶۳۔ کتاب بدء الخلق و بخاری
پ۱۵ ص۱۲۵ پر ہے۔ کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ صلعم نے تین جھوٹ بولے ایک
ستارہ کو کہہ کر کہا کہ میں بیمار ہو جاوے گا۔ دوسرا یہ کہا کہ اس بڑے بت نے

ان بتوں کو توڑا ہے اور تیسرا یہ کہ حضرت ابراہیم نے اپنی زوجہ کو اپنی بہن کہا۔ بولو ملاملتانی اور انکے مرید یہ تقیہ تھا یا توریہ یا سراسر صاف جھوٹ۔

ب۔ حضرت یوسف نے اپنے بھائیوں کا سامان سفر تیار کر دیا تو پانی پینے کا کٹورہ اپنے بھائی کے سامان میں رکھوا دیا۔ پھر ایک پکارنے والے نے پکارا قافلہ والو تم بیشک چور ہو (سورہ یوسف پ۱۳) بولو ملاملتانی جناب یوسف علیہ السلام کا فعل یہ کیا تھا۔

کہو اسے سنیو۔ گر جھوٹ ابراہیم نے بولے ؎ بجا پھر کان صدیقاً نبیاً ہو نہیں سکتا

قرآن کریم میں تو خداوند عالم نے ارشاد فرمایا واذکر فی الکتاب ابراہیم انہ کان صدیقاً نبیاً۔ لیکن بخاری شریف کا یہ بھی احسان ہے کہ آپ کو ایک دفعہ نہیں۔ بلکہ تین دفعہ کاذب بنا دیا معاذ اللہ منہ۔ ملاملتانی یہ آپ کے بخاری صاحب کی قرآن دانی ہے۔

۶۔ اصول کفر

اعتراض ملا عقیدہ نمبر ۶۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ اصول کفر کے تین ہیں۔ جن سے ایک کفر آدم علیہ السلام پر بھی عائد ہوا۔ لہذا وہ بھی فاسق ہوئے۔ اصول کافی ص۵۱۲

جواب صابر۔ لہذا وہ بھی فاسق ہوئے یہ فقرہ ملاملتانی کا الحاقی ہے۔ مخالفین مذہب امامیہ کا ہمیشہ سے طریقہ چلا آتا ہے۔ کہ وہ حق کو چھپانے کے واسطے بہت سے مکر و فریب و مغالطے سے کام لیتے ہیں اور اپنی طرف سے تہمت لگاتے ہیں۔ کفر کے معنی۔ انکار کرنا۔ ناشکری کرنا۔ قال اللہ تعالیٰ انا ھدینٰہ السبیل اما شاکراً و اما کفوراً۔ یہاں کفوراً کے معنی ناشکر گذار ہے۔

اصول کافی ص۵۱۲ کی حدیث شریف قابل اعتراض ہرگز نہیں۔ عن ابی بصیر قال قال ابو عبد اللہ علیہ السلام اصول الکفر ثلاثۃ الحرص والاستکبار والحسد فاما الحرص فان ادم حین نھی عن الشجرۃ حملہ الحرص علی ان اکل منہا۔ واما الاستکبار فابلیس حیث امر بالسجود لآدم

فابی۔ واما الحسد فانہا ادم حیث قتل احدھما صاحبہ۔ انتہی۔

ترجمہ۔ ابی بصیر صحابی سے روایت ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ناشکری کی بنیاد وجڑھ تین ہیں۔ حرص اور تکبر اور حسد۔ مگر حرص جس وقت حضرت آدم کو درخت کے پھل کھانے سے منع کیا گیا۔ تو حضرت آدم کو اس کے کھانے کی حرص پیدا ہوئی۔ اور تکبر جس وقت شیطان کو حضرت آدم کے تعظیم کرنے کا حکم ملا تو اس نے انکار کیا۔ اور حسد جب حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹوں میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کر ڈالا۔

اس کی تشریح جناب فیضمآب فخر المتکلمین زبدۃ الواعظین مولانا مولوی سید محمد سبطین صاحب سرسوی ایڈیٹر البرہان نے رسالہ البرہان جلد ۴ نمبر ۱۲ بابت ماہ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ میں مدلل بحث فرمائی ہے میں اس کو تبرکاً بلفظہ نقل کرتا ہوں۔ شاید کہ ملا ملتانی اور اس کے ہم خیال مکذبین کو راہ ہدایت نصیب ہو۔

"حدیث از روے اصول علم حدیث و روایت صحیح و قطعی الصدور معلوم ہوتی ہے۔ راوی حدیث ابوبصیر صحابی بزرگ حضرت صادقین علیہما السلام ہیں اور یہ امر بھی مسلم ہے کہ حضرت آدم ابو البشر نبی برحق و خلیفۃ اللہ ہیں اور خلیفہ اپنے مستخلف کا آئینہ ہوتا ہے خلیفہ میں صفات مستخلف جلوہ گر ہونے چاہئیں۔ پس کیونکر ممکن ہے کہ وجود حق وخیر مطلق کا خلیفہ بصفت کفر ہو۔ اگر بفرض محال و بخیال خام بعض علما ناحبال ہم حضرت ابو البشر کے لئے عصمت مطلقہ کے قائل نہ بھی ہوں۔ تب بھی صدور کفر خلیفۂ خدا اور معلم اول نوع بشر سے قطعاً محال ہے۔ کافر منکر معبودیت اللہ یا نافرمان خدا کبھی داعی الی الایمان و معلم برحق نہیں ہوسکتا پس جب حدیث صحیح ہے اور حضرت ابو البشر سے صدور کفر محال تو لازم ہوا کہ معانی حدیث میں تدبر کیا جائے اور اس کے سمجھنے کے لئے چند مقامات کی ضرورت ہے اول یہ کہ اصول کفر کے کیا معنے ہیں اور امور مذکورہ (حرص۔ استکبار۔ اور حسد) کس طرح اصول کفر ہیں۔ دوم یہ کہ صرف انہی چیزوں کو اصول کفر قرار دیا گیا ہے

یا اور بھی کسی چیز کو؟ پس مسلم ہے اور ہر وقت مشاہد و محسوس۔ کوئی عاقل اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ چہ جائیکہ حکیم و فلاسفر کہ حرص و تکبر اور حسد کا مادہ ہر فرد بشر میں موجود ہے۔ کوئی فرد اس سے خالی نہیں۔ کیونکہ فطرت انسانی میں داخل ہے۔ مثلاً حرص کو لیجئے۔ حرص نام ہے اثر قوت شہوانی کا اور کوئی فرد از جنس بشر قوت شہوانی سے خالی نہیں۔ فطرت میں داخل ہے۔ کیونکہ اگر انسان یا حیوان میں قوت شہوت (خواہش) نہ ہو تو وہ نہ کھائے اور نہ پئے۔ نہ آرام کرے اور فوراً ہلاک ہو جائے اور اولاً شہوت کے دو درجے ہیں۔ خواہش بقاء شخص۔ خواہش بقاء نوع۔

بقاء شخص کی خواہش اس کو طلب غذا اور آب و ہوا و آرام و راحت مکان ولباس پر برانگیختہ کرتی ہے اور بقا نوع کی خواہش طلب نسل پر۔ اور طلب نسل جوڑی کی خواہش اور اس سے ہم خواب ہونے کو اور مشاہد ہے کہ ان چیزوں سے کوئی فرد بشر خالی نہیں ہے۔ اگر یہ قوت نہ ہوتی تو نوع انسانی باقی ہی نہ رہتی کہ بقاء اس کی توالد و تناسل پر مبنی ہے۔ اس لئے کسی شخص میں مطلق قوت شہوانی کا ہونا جس کے اثر کو حرص کہتے ہیں برا اور مذموم نہیں۔ یہ قوت ضرور ہر ایک میں ہوگی اور ہونی چاہئے۔ کوئی نبی یا رسول یا ولی اس سے خالی نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح تکبر و حسد کو قیاس کر لیجئے اور دیکھئے کہ فطرۃً کوئی مادہ مطلق تکبر و حسد سے خالی نہیں ہو سکتا۔ اگر اس میں یہ باتیں نہ ہوں تو نہ وہ عزت و آبرو قائم رکھ سکتا ہے اور نہ ترقی کر سکتا ہے۔ پس جب کہ کوئی فرد بشر حرص و تکبر و حسد سے خالی نہیں اور تینوں اصول کفر ہیں۔ پس اگر ان کا مطلق وجود۔ موجب کفر ہو۔ تو نتیجہ یہ نکلا کہ جنس بشر کل کی کل کافر ہے اور کوئی فرد اپنے خالق و صانع پر ایمان نہیں رکھتا یا اس کی اطاعت نہیں کرتا۔ اور ہر فرد جنس بشر کا مطلقاً کافر ہونا دلیل نقص ہے کیونکہ ایمان کمال ہے اور کفر نقصان اور نقص مصنوع دال ہوتا ہے نقص صانع پر۔ لہٰذا لازم آیا کہ صانع عالم جامع جمیع صفات کمالیہ معاذ اللہ ناقص ہو اور یہ قطعاً محال ہے۔ لہٰذا تمام جنس بشر کا کافر ہونا بھی محال ہے اور جب تمام جنس بشر

مطلقاً کافر نہیں۔ تو ضرور اس میں کچھ افراد متصف بصفت ایمان ہیں۔ لیکن حرص وحسد وتکبر ہر ایک میں موجود ہے۔ اس لئے ثابت ہُوا کہ مطلق حرص وحسد وتکبر کا وجود کسی میں موجب کفر ومصداق کافر نہیں اور یہی مسلم ومحقق ومشاہد ومحسوس ہے اور کوئی اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ کیونکہ بہترین جنس بشر کامل واکمل بلکہ عین حقیقت وحقیقت ایمان یعنی حضرت خاتم النبیین وافضل المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی حریص کہا گیا ہے اور قرآن میں صفت حرص سے متصف کیا گیا۔ چنانچہ کلام پاک میں خدا فرماتا ہے لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم۔ تم ہی میں سے تمہارے پاس پیغمبر آیا ہے۔ کہ اس کو یہ سخت ناگوار گذرتا ہے۔ کہ تم کو کوئی رنج و تکلیف پہنچے وہ تم پر حریص ہے اور مومنین کے ساتھ بہت نرمی ومہربانی سے پیش آنے والا وما اکثر الناس ولو حرصت بمومنین۔ یہاں یہ بھی معلوم ہُوا۔ کہ حرص دو قسم کی ہے۔ ایک اچھے کام پر حرص۔ دوسرے بُرے کام پر حرص۔ نیک کام پر حرص کرنا اور گناہ پر حرص کرنا۔ پس حرص اول ممدوح ہے اور حرص دوم مذموم الی آخرہ (البرہان ج۳ پاصلہ)۔ نتیجہ یہ نکلا کہ حرص تکبر اور حسد یہ امور کفر کی جڑھ وبنیاد ہیں۔ جب کسی شخص میں نشوونما پاکر اپنے انتہا درجہ تک پہنچ جائیں۔ حد اعتدال سے بڑھ جائیں۔ تو انسان کو کافر بنا دیتے ہیں۔ اور حرص نیک انسان کو متقی وپرہیزگار بناتا ہے حضرت آدم علیہ السلام کا یہ ارادہ تھا۔ کہ اس درخت کو کھا کر حیات ابدی حاصل کروں۔ اور اللہ تعالےٰ کے حضور میں رہوں۔ اور یہ حرص کا باعث تھا۔ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے حرص آدم کا ذکر کفر کی مثال کے لئے نہیں فرمایا۔ بلکہ حرص کی شناخت کے لئے کہ حرص کیا یعنی خواہش جو حضرت آدم میں اول اول درخت کی بابت ظاہر ہوئے حضرت ابو البشر نے حرص کیا (مشکوٰۃ۔ باب بدء الخلق)

اعتراض ملا۔ عقیدہ نمبر ۲۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ حضرت آدم

علیہ السلام اولوالعزم پیغمبر نہ تھے۔ کیونکہ انہوں نے آل محمدؐ کی خلافت کا اقرار نہیں کیا تھا۔ اصول کافی صفحہ ۲۶۳

جواب صابر۔ ملا صاحب اس عقیدہ میں مذہب سنی ہمارے ساتھ مشترک ہے۔ تفسیر جلالین صفحہ ۴۱۱ مطبع جیون پرکاش دہلی تحت آیہ فاصبر کما صبر اولوالعزم من الرسل رحم۔ الاحقاف) میں ہے فلیس منہم آدم لقولہ تعالی و لم نجد لہ عزما ولا یونس الخ۔ ان میں نہ حضرت آدم ہیں نہ حضرت یونس۔

ب۔ تفسیر قادری ترجمہ تفسیر حسینی جلد دوم صفحہ ۴۳۴۔ پ ۲۶۔ سورہ احقاف آخیر پر ہے۔ فاصبر کما صبر اولوالعزم من الرسل اور وہ اولوالعزم رسول حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت موسے اور حضرت عیسے علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ امام محی السنہ رحمت اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اولوالعزم وہ رسول ہیں۔ جن کا ذکر دو جگہ پر خاص کر کے ہوا ہے۔ ایک میثاق لینے کے مقام پر اس آیت میں کہ واذ اخذنا من النبیین میثاقہم ومنك ومن نوح وابراھیم وموسے وعیسے دوسری جگہ اس آئت میں کہ شرع لکم من الذین فاوصی بہ نوحا وابراھیم وموسے عیسے اور وہ رسول شریعت والے ہیں اور ہمارے جناب سلطان الانبیا محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ زاد المسیر میں لکھا ہے کہ سب پیغمبر اولوالعزم ہیں مگر حضرت آدم اور حضرت یونس اور حضرت سلیمان علیہم السلام (اصول کافی صفحہ ۱۰۲ نول کشور)

۸۔ اعتراض ملا۔ عقیدہ ۸۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم کو درجہ نبوت کا ملا ہے۔ امامت کا نہیں ملا۔ حیات القلوب مطبع نول کشور صفحہ ۱۱

درجہ امامت

جواب صابر۔ ملا صاحب آپ اصول کافی صفحہ ۱۰۱ پر یہ حدیث ملاحظہ فرمائیں (تفسیر صافی صفحہ ۴۵) وقد کان ابراھیم نبیا ولیس باماما حتے قال اللہ انی جاعلك للناس اماما قال ومن ذریتی فقال اللہ لا ینال عہدی الظالمین من عبد صنما او وثنا لا یکون

ترجمہ۔ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ حضرت ابراہیم نبی تھا اور اس وقت تک امام نہیں تھا۔ جب کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ میں تجھ کو مخلوق کا امام بنانے والا ہوں۔ حضرت ابراہیم نے عرض کیا۔ میری اولاد سے بھی امام بنایئں۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا یہ میرا عہد امامت ظالموں کو نہیں ملے گا۔ یعنے جن لوگوں نے بتوں اور ٹھاکروں کی پوجا کی وہ امام نہیں ہونگے انتہیٰ۔ اور یہ وعدہ الہی اس طرح پورا ہوا کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلعم سے لے کر سیدنا امام مہدی علیہ السلام تک امام کہلائے۔

۹۔ اعتراض ملا عقیدہ نمبر ۹۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ اولوا العزم پیغمبر صرف پانچ تھے۔ حضرت نوح وحضرت ابراہیم وحضرت موسےٰ وحضرت عیسےٰ وحضرت محمد رسول اللہ علیہم السلام حیات القلوب جلد اول صنا۔ حق الیقین صـ۲۵)

جواب صابر۔ سنی اور شیعہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ اولوا العزم پیغمبر صرف پانچ ہیں۔ یہ اعتراض جناب کی کم علمی اور محدود واقفیت علوم شرعیہ وعدم مطالعہ کا نتیجہ ہے۔ صرف جناب کو فتنہ وفساد سے کام ہے۔ تحقیق حق سے ہرگز واسطہ نہیں

۱۰۔ ہبہ یا تن بخشی اعتراض ملا ملتانی عقیدہ عنا۔ کہ آنحضرت صلعم کے لئے بغیر عقد اور مہر کے عورت مومنہ حلال تھی جس سے چاہیں تن بخشی کر لیں۔ کتاب حق الیقین اردو صـ۲۳ وحیات القلوب جلد دوم صـ$\frac{۱۴۸}{۹۲۷}$)

جواب صابر۔ ملا صاحب یہ مسئلہ بھی سنی اور شیعہ کا متفقہ ومسلمہ ہے اور قرآن شریف اس کی تائید کرتا ہے اور آپ کی عدم واقفیت اور کم فہمی اور علم کو ظاہر کرکے آپ کو سخت شرمندہ کرتا ہے۔ سنو! ۔ قال اللہ تعالےٰ وامراۃ مومنۃ ان وھبت نفسھا للنبی ان اراد النبی ان یستنکحھا خالصۃ لک من دون المومنین (پ۲۲۔ سورۃ الاحزاب ع ۶) ترجمہ:۔ اور ایمان والی عورت اگر بخش دیوے۔ یعنے بغیر مہر کے جان اپنے واسطے نبی؟

کے اگر ارادہ کرے نبی یہ کہ نکاح کرے اس کو خالص واسطے تیرے یعنے واسطے اپنے سوائے مسلمانوں کے (ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب)

تفسیر فنادری ترجمہ تفسیر حسینی جلد دوم ص ۲۶۵ پ ۲۲ ۔ سورۃ الاحزاب سطر ۴ پر ہے یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخصوصات سے یہ بات ہے کہ فقط ہبہ (تن بخشی) کے ساتھ ہی بے مہر اور بلے نکاح عورت پر آپ تصرف کر سکتے تھے ۔ امام اعظم نے فرمایا ہے کہ ہبہ کے لفظ سے نکاح بندھ جاتا ہے ۔ مگر مہر مثل لازم ہے اور اس بات میں اختلاف ہے کہ یہ صورت کس بی بی کیساتھ واقع ہوئی ۔ بہت مشہور یہ بات ہے کہ ہبہ واقع ہوئی ۔ حضرت زینب بنتِ حزیمہ سے کہ انہیں ام المساکین کہتے ہیں ۔ یا حضرت خولہ بنتِ حکیم سے یا حضرت میمونہ بنتِ حارث سے یا حضرت ام شریک بنتِ جابر سے الخ

ب ۔ تفسیر جلالین بطلب نکاحہا بغیر صداق ۔

ج ۔ خصائص کبری جلد ثانی مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن ص ۲۴۵ ص ۲۴۶/۲۷۹ ۔

(د) مدارج النبوۃ جلد دوم ص ۶۱۵ نول کشور)

(ہ) منہاج النبوۃ ترجمہ مدارج النبوۃ جلد دوم ص ۸۴۶ نول کشور و ص ۹۶۶

و ۔ فرمائیے ملا صاحب جونیہ ۔ بی بی زینب مطلقہ زید غلام ۔ بی بی میمونہ بی بی صفیہ کا نکاح کس نے پڑھا اور کیا حق مہر مقرر ہوا تھا ۔ ھاتو برھانکم ان کنتم صادقین ۔

۱۱ ۔ اعتراض ملا ملتانی ۔ عقیدہ نمبر ۱۱ ۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ بغداد شریف امام مہدی کے زمانہ میں غضب و لعنت کا مقام ہوگا ۔ حق الیقین اردو ص ۴۶۶ ۔

جواب صابر ۔ یہ اعتراض بالکل لغو اور فضول ہے ۔ کیونکہ جہاں نواصب وخوارج کا زور ہوگا شیطان کے سینگ نکلیں گے ۔ خواہ بغداد ہو خواہ وزیر آباد ہی

مقام مورد غضب ہوگا آمنا صدقنا۔ آپ حق الیقین کا پورا صفحہ پڑھیں کیا لکھا ہے دھوکا نہ دیں۔

۱۲۔ اعتراض ملا ملتانی عقیدہ ۱۲ شیعہ مذہب میں لکھا ہے۔ کہ اگر حضرت علی نہ ہوتے تو آنحضور علیہ السلام کی نبوت ظاہر نہ ہوتی۔

جواب صابر۔ اس میں شک ہی کیا ہے۔ استقام الاسلام بسیف اسلام ذوالفقار حیدری سے قائم ہوا۔ لمبازرۃ علی لعمر ابن عبد ود افضل من اعمال امتی یوم القیامہ (تفسیر کبیر سورہ قدر۔ کنز العمال جلد ۶ ص ۱۵۸۔ ارجح المطالب) جناب علی علیہ السلام کی عمر ابن ود سے لڑائی کرنا میری امت کے تمام اعمال سے جو قیامت تک کرتے رہیں گے افضل ہے

گر نبودے دست حیدر ذوالفقار کے بودے اللہ اکبر آشکار

ج۔ لافتیٰ الا علی لاسیف الا ذوالفقار (مدارج النبوۃ) اگر جناب امیر المومنین علی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مددگار اور وصی مقرر نہ کرتا۔ تو فتوحات اسلامی زمانہ نبوت میں نہ ہوتی اور نہ دین اسلام ظاہر ہوتا آپکے بزرگان دین حضرات اصحاب ثلاثہ نے تو اسلام کی لٹیا ڈبو دی تھی۔ کہ ہر ایک جنگ میں تلواروں کی چمک اور فوجوں کی ریل پیل دیکھکر چلتے بنے اور اپنی جان بچا کر لے گئے۔

۱۳۔ اعتراض ملا ملتانی عقیدہ ۱۳ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ جو کلمہ شریف عرش معلےٰ پر لکھا ہوا تھا۔ وہ یہ ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وایدناہ بعلی۔ الوار الہدے ص ۶۲

جواب صابر۔ واہ ملا صاحب واہ آپ کو اتنی بھی خبر نہیں۔ سنی مذہب میں لکھا ہے کہ یہی کلمہ عرش پر لکھا ہوا ہے۔ دیکھو خصائص الکبرےٰ علامہ جلال الدین سیوطی جلد اول ص ۷ بروایت انس مرفوعاً وارجح المطالب ص ۲۹۵

۱۴۔ اعتراض ملا۔ عقیدہ ۱۴ شیعہ مذہب میں لکھا ہے۔ کہ شیعہ

حضرت علی کو خدا بھی مانتے ہیں اور بعض پیغمبر مانتے ہیں۔ حق الیقین اردو صفحہ ۳۲

جواب صابر۔ ملا صاحب یہ سراسر جھوٹ ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین یہ غالیوں کا اعتقاد ہے۔ جو حق الیقین و تفسیر امام حسن عسکری صفحہ ۴۹ پر بتلایا گیا ہے اور مذہب اثنا عشریہ کی رو سے غالی فرقہ کافر ہے وہ مسلمان و مومن ہرگز نہیں دیکھو عقائد شیخ صدوق علیہ الرحمۃ و حق الیقین مذہب شیعہ اثنا عشریہ کا یہ عقیدہ ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ

۱۵۔ اعتراض ملا ملتانی۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ آئمہ دین کی صورت میں اللہ تعالےٰ ظاہر ہوا اور آئمہ دین طاہرین میں حلول کر لیا لیکن یہ فعل غالی شیعوں کا عقیدہ ہے۔ حق الیقین صفحہ ۱۹

جواب صابر۔ ملا صاحب جناب کی عقل پر قربان جائیں۔ جب یہ عقیدہ غالیوں کا ہے تو ہم پر اعتراض کیسے۔ آپ کے ہاں صوفی اور ہمہ اوستی ہر چیز حتےٰ کہ سور کو بھی حلول خدا کے قائل ہیں۔

۱۶۔ اعتراض ملا ملتانی عقیدہ ۱۶ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ حضرت علیؑ کی تصویر بنانی درست ہے۔ حق الیقین صفحہ ۱۷۵۔

جواب صابر۔ اگر بی بی عائشہ کی تصویر جو اللہ تعالےٰ جلشانہ نے سبز ریشمی کپڑے میں کھینچکر روانہ کی جائز ہے تو جناب علی المرتضےٰ علیہ السلام کی تصویر بدرجہ اولیٰ درست ہے (دیکھو تصویر بی بی عائشہ مترجم بخاری کتاب المناقب پارہ پندرہواں صفحہ ۵۵۔ باب تزویج النبی عائشہ۔ احمدی پریس لاہور) و مشکوٰۃ باب مناقب ازواج النبی صلعم ربع ۴ صفحہ ۴۲۴/۴۲۵ امرتسری

ب۔ معارج النبوۃ رکن سیوم جلد دوم صفحہ ۱۹۳ میں ہے کہ چوتھے آسمان پر حضرت علی علیہ السلام کی تصویر ہے جس کی فرشتے روزانہ زیارت کرتے ہیں۔

۱۷۔ اعتراض ملا۔ بعض غالی شیعہ آئمہ طاہرین کو خدا جانتے ہیں اور رسول خدا سے بہتر جانتے ہیں۔ حق الیقین صفحہ ۶۸۱

جواب صابر۔ نہ ہم غالی ہیں اور نہ یہ ہمارا عقیدہ ہے ۔ آپ ہم پر ہمارے عقائد کے موافق اعتراض کریں۔ آپ اپنے پیروں کو خدا جانتے ہیں ۔ آپ کا روزانہ ورد ہے ۔ مکان و لامکاں تیرا۔ زمین و آسماں تیرا۔ عرش پر دھوم ہے تیری معین الدین اجمیری ۔ آپ کا مجدد کہتا ہے ۔ پنجہ در پنجہ خدا دارم ۔ چہ من پروائے مصطفٰے دارم

١٨۔ اعتراض ملا۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ طاہرین ملکر بعض روحیں قبض کرتے ہیں۔ حق الیقین ص ۹۶ م

جواب صابر۔ اول تو حق الیقین با اسناد اصول و فروع و حدیث کی کتاب نہیں۔ کہ جس کے کسی روائت کے انکار سے ہم عاصی و گنہگار ہو جائیں پھر یہ رائے مولف کتاب کی اپنی ہے ۔ کسی امام علیہ السلام کا فرمان نہیں ۔ پڑھو مولف فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف میں اس امر کا اشارہ ہے کہ آنحضرت بھی تمام آئمہ طاہرین کے ساتھ بعض روحوں کو قبض کرتے یا تمام روحوں کے قبض کرنے میں بحکم خدا دخل رکھتے ہیں۔ پھر اس روایت کے ماننے میں ہمارا کیا نقصان ہے ۔ جب کہ آنحضرت صلعم اور آئمہ طاہرین علیہم السلام بحکم پروردگار جلشانہ مردوں کو زندہ کرتے رہے ۔ تو کیا ارواح کو قبض نہیں کر سکتے ہیں ۔ حالانکہ وہ زندہ حیات ہیں فتدبرو ولا تکن من الجاھلین۔

١٩۔ اعتراض ملا۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ رسول خدا صلعم نے رات معراج میں خدا کے ساتھ کھانا کھایا انوار الہدیٰ ص ۹۱

جواب صابر۔ یہ کتاب مناظرہ کی ہے اصول و فروع مذہب شیعہ کی نہیں م

٢٠۔ اعتراض ملا۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ خداوند کریم نے رسول صلعم سے علی کی آواز و زبان سے باتیں کیں۔

جواب صابر۔ یہی روایت دیکھو کتاب سنی ارجح المطالب پ ۲ ص ۱۳۴ بار اول

٢١۔ اعتراض ملا۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ حضرت علی تمام آئمہ طاہرین

م۔ اور مصنف انوار الہدیٰ کتب اہلسنت سے لکھتا ہے پھر آپکا مطلب حاصل نہیں ہوتا۔ اس میں تو حضرت علی کی شرکت طعام ثابت ہوتی ہے نہ کہ اللہ تعالیٰ کی۔ غور کرو

وجمیع انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں۔ حق الیقین ص۳۵ یہ عقیدہ اکثر شیعہ کا ہے

جواب صابر۔ یہی عقیدہ اہلِ سنی تفسیر کبیر تحت آیہ۔ قل تعالوا ندع ابناءنا وابنا کم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم الایہ۔ دیکھو جب بحکم پاک پروردگار جناب حیدر کرار علیہ السلام حضرت احمد مختار سید الابرار صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روح رواں وعزیز از جان ہیں اور جناب سیدنا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاء ومرسلین علیہم السلام سے افضل ہیں تو نفس رسول صلعم بھی اُن سے افضل ہے۔ اللہ تعالےٰ نے جناب علی المرتضےٰ علیہ السلام کو تمام مخلوقات سے بعد النبی صلعم افضل قرار دیا ہے ولو کرہ الکافرون

۲۲۔ اعتراض ملا۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ علی علیہ السلام کی امامت انبیا کی نبوت سے افضل ہے۔ اور نبوت کا درجہ امامت کے درجہ سے ناقص ہے اصول کافی ص۱۰۱

جواب صابر۔ جھوٹوں پر خدا کی لعنت۔ یہ فقرہ اصول کافی ص۱۰۱ پر کہاں لکھا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنی ایک آنکھ سے دیکھا ہے اور وہ بھی چکا چوند ہوگئی ہے۔ سنو حدیث شاید چشم بصیرت حاصل ہو عن زید الشحام قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول ان اللہ وتبارک وتعالیٰ اتخذ ابراھیم عبداً قبل ان یتخذ نبیاً وان اللہ اتخذ نبیاً قبل ان یتخذہ رسولاً وان اللہ اتخذہ رسولاً قبل ان یتخذ خلیلا وان اللہ اتخذہ خلیلاً قبل ان یجعلہ اماما فلما جمع لہ الاشیا قال انی جاعلک للناس اماما الخ (اصول کافی ص۱۰۱ سطر آخیر نول کشور)

ترجمہ۔ حضرت زید سے روایت ہے کہ میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا فرماتے تھے کہ تحقیق اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم کو پہلے اپنا بندہ بنایا اس سے پہلے کہ نبی کیا اور اللہ تعالےٰ نے اُن کو نبی بنایا۔ اس سے پہلے کہ رسول کیا اور اللہ تعالےٰ نے ان کو رسول بنایا۔ اس سے پہلے

کہ انکو خلیل کیا اور اللہ تعالے نے انکو خلیل بنایا۔ اس سے پہلے کہ انکو امام بنایا پس جب تمام درجات ان میں جمع ہو گئے تو اللہ تعالے نے فرمایا۔ کہ اے ابراہیم میں تجھ کو لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔

نوٹ :۔ جناب ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نبی و رسول اور خلیل۔ موحد و مومن کامل تھے اگر امامت کا درجہ کم ہوتا تو سب سے آخیر کیوں ملتا۔ دعاء خلیل کے طفیل اب جلیل جلشانہ نے درجہ امامت جناب علی المرتضےٰ علیہ السلام کو عنائت کیا

۲۳۔ اعتراض ملا۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ منصب علی منصب خدا ہے تفسیر لوامع التنزیل پارہ دوم ص۶۳۳

جواب صابر۔ ملا ملتانی وزیر آبادی اور تمام جاہل ملاؤں کا یہ دستور چلا آتا ہے کہ مذہب حقہ فرقہ ناجیہ کے کتب کی عبارات کو چھوڑ کر اور کانٹ چھانٹ کر پبلک کے پیش کرتے ہیں اور اپنی طرف سے الفاظ بڑھا دیتے ہیں۔ جیسا کہ اہلحدیث مولوی بھوانی ضلع جھنگ نے انجمن صدیقی شہر جھنگ کے اشتہار میں اصلی عبارت کو تحریف کر کے اور مقدم و موخر کر کے اور کئی فقرات چھوڑ کر جہال مریدوں کو خوش کیا اور شرمندہ ہوئے۔ یہی حال ملا ملتانی کا ہے۔ کہ تفسیر لوامع التنزیل پارہ دوم ص۶۳۳ کی پوری عبارت نہ لکھی اور ایک فقرہ لکھ دیا سنو اس تفسیر میں ہے مرویہ حافظ ابو نعیم و ابن مغازلی است من ناصب علیاً فی الخلافۃ فھو کافر وفی آخری مشرک باللہ یعنے ہر کہ ہم منصب علی در خلافۃ او شود او کافر یا مشرک باللہ است زیرا کہ منصب علی منصب خدا و منصوب بر ان نص انما ولیکم اللہ وحدیث الست۔ اولی بکم من انفسکم من کنت مولاہ فعلی مولاہ یا علی انت خلیفتی و مرویہ ترمذی و مشکوٰۃ علی ولی کل مومن بعدی۔ انتہیٰ۔ پس منصب علی علیہ السلام منصب خداداد ہے۔ اس کا منکر کافر ہے

۲۴۔ اعتراض ملا۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ مرنا جینا اختیار آئمہ

طاہرین علیہم السلام کے ہے۔ جب چاہیں مریں۔ اصول کافی ص ۱۵۸
جواب صابر۔ الف تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری مطبع احمدی لاہور۔
کتاب المغازی۔ باب مرض النبی و وفاتہ پارہ اٹھارہواں ص ۲۸ سطر ۔ ان
عائشہ قالت کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وھو صحیح یقول
انہ لم یقبض نبی قط حتی یری مقعدہ من الجنتہ ثم یحیا او یخیر
ترجمہ۔ حضرت عائشہ نے کہا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب اچھے
تندرست تھے تو فرمانے تھے کوئی پیغمبر اس وقت تک نہیں مرا جب تک بہشت
میں اس کا مقام اس کو نہیں دکھلایا گیا اور پھر اس کو اختیار نہیں دیا گیا چاہے
دنیا میں زندہ رہے چاہے آخرت کو اختیار کرے (ب) ارجح المطالب ب ۴ ص ۵۳۳
پر ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کا قبض روح نبی کی مشیت پر موقوف تھا۔
ج۔ تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری کتاب الجنائز۔ باب من احب الدفن
فی الارض المقدسہ پارہ پانچواں ص ۶۷ سطر ۵ پر ہے کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام
نے ملک الموت کو طمانچہ مارا اس کی آنکھ پھوڑ دی اور مرنا قبول نہ کیا۔ اللہ
تعالےٰ نے انکو جینے کا اختیار دیا (خلاصہ حدیث) پس جب انبیاء و مرسلین
علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اختیار میں مرنا جینا ہے تو اوصیائے کرام نائبان
رسول انام علیہم السلام کے اختیار میں بھی ہونا چاہئے یہ کوئی قابل اعتراض
بات نہیں ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

۲۵۔ اعتراض ملا۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ تمام امور دنیا کے
آئمہ دین علیہم السلام کے سپرد کئے گئے

جواب صابر۔ ملک معظم قیصر ہند دام ملکہ نے وائسرائے ہند گورنر
جنرل آف انڈیا کو کلی اختیارات دنیا وی سپرد کر دیئے ہیں تو کیا اللہ جلشانہ
اپنے گورنران سلطنت الٰہیہ کو اختیارات نہیں دے سکتا۔ ضرور دے سکتا ہے
مزید براں یہ عقیدہ فرقہ مفوضہ کا ہے ہمارا نہیں ہے۔

ب - پھر اصول حدیث کے مطابق یہ حدیث اصول کافی ص۲۷ آخیر ضعیف ہے قابل حجت نہیں ہے۔ کیونکہ اس کا راوی محمد بن سنان ضعیف ہے۔ اسناد حدیث و کیھو الحسین بن محمد الاشعری عن معلی بن محمد عن ابی الفضل عبد اللہ بن ادریس عن محمد بن سنان الخ اسماء الرجال نجاشی ص۲۲

۲۶ - اعتراض ملا - شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ حق امر ظاہر کرنا جائز نہیں - جو حق اور ظاہر کرے گا - اللہ تعالیٰ اس کو دنیا و آخرت میں ذلیل و خوار کرے گا -

جواب صابر - ملا صاحب یہ اعتراض بلا حوالہ کتاب ہے - شاید آپ نے ایک آنکھ سے دیکھا ہے - مذہب شیعہ کی کس کتاب میں یہ اعتراض لکھا ہے حوالہ دو -

۲۷ - اعتراض ملا - شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ بروز قیامت اللہ تعالیٰ کا دیدار مومنوں کو نصیب نہ ہوگا - کتاب تحفۃ العوام -

جواب صابر - واقعی دنیا اور آخرت میں دیدار خدا تعالیٰ محال ہے - جب جناب موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پر اور سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شب معراج میں دیدار نصیب نہ ہوا تو ملا ملتانی اپنی ایک آنکھ سے کس طرح تجلی و نور ذات الٰہی کو دیکھ سکے گا - اللہ تعالیٰ مجسم نہیں - اللہ تعالیٰ کثیف نہیں - اللہ تعالیٰ محدود نہیں - اللہ تعالیٰ صاحب مکان نہیں - جوہر نہیں عرض نہیں - اللہ تعالیٰ کی صورت نہیں کہ اس کا دیدار نصیب ہو خدا تعالیٰ کا نہ جسم ہے نہ جسمانی نہ مکان ہے نہ مکانی نہ زمانہ ہے نہ زمانی نہ صورت ہے نہ مادہ نہ اس پر حلول جائز ہے اور نہ وہ کسی شے سے متحد ہے نہ اس میں حرکت ہے نہ انتقال نہ وہ محل حوادث ہے - نہ وہ محسوس ہوتا ہے نہ حواس خمسہ کو درک ہے - اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر - انعام - ترجمہ - آنکھیں خدا تعالیٰ کو نہیں

دیکھ سکتیں اور وہ تمام ننگا ہوں سے کے جاننے والا اور وہی لطیف۔ ونمبر ۳۔ ہاں مذہب سنی و بخاری میں چونکہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ۔ پاؤں۔ تسمہ۔ قدم۔ پنڈلی۔ پہلو۔ منہ۔ انگلیاں مٹھی وغیرہ ہیں اور وہ مجسم ہے اور عرش پر بیٹھا ہے برقعہ پوش ہے۔ بے ریش جوان ہے۔ اس لئے وہ سنیوں کا ۔۔۔ خدا اہلسنت سے عموماً اور ملا ملتانی سے ضرور معانقہ و مصافحہ کریگا۔ شرم۔ شرم

۲۸۔ اعتراض ملا۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے۔ کہ اماموں کو اپنے مرنے کی تاریخ کا پتہ ہے۔ اصول کافی صـ ۱۵۸

جواب صابر۔ یہ بالکل معمولی بات ہے۔ معمولی فقیر و ولی بھی اپنی موت کی خبر پیشتر از موت بتا دیتے ہیں۔ آئمہ طاہرین تو سرتاج ولایت میں اور تمام صوفیائے کرام اور اولیائے عظام کے پیشوا اور روحانی امام ہیں۔ انکو ضرور پتہ ہونا چاہیئے

۲۹۔ عقیدہ عین اللہ

شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ شیعہ لوگ آئمہ و علی علیہ السلام کو عین خدا ہونا سمجھتے ہیں۔

کتاب اصول کافی صـ ۱۴۵ سمعت امیرالمومنین یقول انا عین اللہ۔ وانا ید اللہ وانا جنب اللہ وانا باب اللہ الخ اور اسی صفحہ پر یہ مسطور ہے نحن باب اللہ و نحن لسان اللہ و نحن وجہ اللہ و نحن عین اللہ فی خلقہ الخ

جواب صابر۔ اصول کافی کتاب التوحید میں اللہ تعالےٰ کو واحد لاشریک اور غیر مجسم مانا گیا ہے اور اس کی ثبوت میں سینکڑوں احادیث مندرج ہیں پس کسی امام پاک کا یہ عقیدہ نہیں کہ اللہ تعالےٰ کی صورت یا جسم یا آنکھ یا ہاتھ یا پہلو ہے حدیث درست ہے لیکن آپ کا معنی غلط ہے۔ جناب امیرالمومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں۔

انا عین اللہ۔ میں چشمہ معرفت ذات الٰہی ہوں۔ عین کے معنے چشمہ کے ہیں اور نظر شفقت ہوں۔

انا ید اللہ ۔ میں دست قدرت ہوں۔ مجھے طاقت اللہ تعالیٰ نصیب کی ہے

انا جنب اللہ ۔ میں اللہ تعالیٰ کی طرف وراستہ ہوں۔ جو اس راستہ وطرف کو آئے وہ اللہ تعالیٰ کو پہنچ جاتا ہے ۔

انا باب اللہ ۔ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت ومعرفت کا دروازہ ہوں جو ہمارے دروازہ پر آجائے ۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں داخل ہوجاتا ہے ۔

ب ۔ دوسری حدیث میں نحن حجتہ اللہ ۔ ہم اللہ تعالیٰ کی حجت ہیں تمام احکام الٰہی کو بندگان خدا پر حجت کر دیتے ہیں

نحن باب اللہ ۔ ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت ومعرفت وبرکت ومغفرت کے دروازے ہیں جو ہمارے دروازے پر آیا وہ بخشا گیا اور اللہ تعالیٰ کا عارف کامل ہوگیا ۔ ہم اللہ تعالیٰ کے راستہ پر ہیں ۔

نحن لسان اللہ ۔ ہم اللہ تعالیٰ کے فرمان کے حقیقی ترجمان ہیں ۔ ہماری زبان سے خدائی احکام جاری ہوتے ہیں ۔ ہماری کلام بعینہ اللہ تعالیٰ کی کلام ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی کلام ہماری زبان سے لوگوں کو پہنچتی ہے ۔ جس طرح ٹیلیگراف اور ٹیلیفون سے خبریں جاری ہوتی ہیں ۔

نحن وجہ اللہ ۔ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف لوگوں کو متوجہ کرنے والے ہیں ہماری ذات ۔ ہمارے منہ وہ ہیں جس کے ذریعہ سے لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں ۔ ہم راہِ تصدیق ربوبیت اللہ تعالیٰ ہیں ۔

نحن عین اللہ فی خلقہ ۔ ہم مخلوق خدا میں اللہ تعالیٰ کی علوم ومعرفت ورحمت کے چشمے ہیں اور ہم وہ آنکھیں ہیں ۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کو دیکھا ہے اور ہماری چشم بصیرت نے حقائق ومعارف کو پہچانا ہے ۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر ہماری نظر شفقت ہے ۔

نحن ولاۃ امر اللہ فی عبادہ ۔ ہم اللہ تعالیٰ کے بندوں پر احکام الٰہی کے ولی ۔ حاکم بالتصرف اور اولوالامر ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہم تمام

مخلوق پر مامور ہیں۔ زیادہ دیکھو صافی شرح اصول کافی صـ۲۲۲ نول کشور۔ ا

ب۔ پھر حدیث امیر المومنین انا عین اللہ انا ید اللہ الخ کا ایک راوی محمدؐ بن حسین کوفی ضعیف ہے اور غالی ہے۔ پس یہ حدیث قابل سند و حجت نہ رہی۔ دیکھو اسماء الرجال نجاشی صـ۲۳۰ (غالی ہمارے نزدیک کافر ہے۔

ج۔ محمدؐ بن حسین بن سعید الصائغ کوفی ینزل فی بنی ذھل ابو جعفر ضعیف جداً قیل انہ غال الاخرہ۔

نوٹ۔ خانہ کعبہ کو بیت اللہ کہتے ہیں اور کل مساجد کو خانہ خدا کہا۔ واقعی وہ خدا کے گھر ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ ان میں رہتا ہے۔

۳۰۔ اعتراض ملا۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ قرآن مجید محرف ہے اور غلطیوں سے بھرا ہوا ہے ایسا قرآن تو ہم خود بنا سکتے ہیں۔ فروع کافی و الانصاف۔

جواب صابر۔ ملا صاحب کیوں کذب و افترا اور جھوٹھ پر کمر باندھ لی اور جھوٹ لکھ کر جھوٹ بول کر جھوٹے حوالے دے کر عبارات کو کاٹ چھانٹ کر کیوں مریدوں کو خوش کرتے ہو۔ اللہ سے ڈرو۔ جاہل لوگوں کو مت بھڑکاؤ۔ مسلمانوں میں تفریق مت ڈالو۔ سچ بولو۔ فروع کافی اور الانصاف سے اپنے اعتراض کی بعینہ عبارت نکال کر دکھلاؤ۔ ورنہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا تمغہ موجود ہے۔ تحریف القرآن کا مضمون دیکھو میرا رسالہ انوار القرآن۔

سب و تبرا ۳۱۔ اعتراض ملا۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ وقت ضرورت حضرت علیؑ کو برا بھلا کہنا بھی درست ہے اور خود حضرت علی علیہ السلام نے اجازت دی ہے۔ اصول کافی ہے۔

جواب صابر۔ ملا صاحب کی ظاہری آنکھ تو اللہ تعالےٰ نے بند کر دی تھی۔ مگر اب معلوم ہوتا ہے کہ جناب امیر المومنین علی المرتضےٰ علیہ الصلوۃ والسلام

کی عداوت اور بغض اور دشمنی نے اس کی چشم بصیرت وعقل و انصاف کو بھی کھو دیا ہے۔ بولو ملا صاحب اصول کافی کی کونسی عبارت میں ہے۔ کہ وقت ضرورت حضرت علی کو برا بھلا کہنا بھی درست ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔

یہ ایک پیشینگوئی ہے جو معاویہ بن سفیان کے زمانہ میں پوری ہوئی۔ جب کہ اہلسنت کا امیر معاویہ ابن سفیان جگر خوار ہندہ کا بیٹا اور خلیفۂ برحق قرآن ناطق جناب علی علیہ السلام کے خلافت راشدہ کا باغی وطاغی یک چشم ملا صیبوں سے ہر ایک جمعہ میں جناب امیر علیہ السلام پر سب وشتم ولعن وطعن کراتا رہا اور محبان وموالیان علی المرتضےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل کرتا رہا۔ تقیہ کی صورت میں جناب امیر علیہ السلام نے اپنے اصحاب کو ہدایت دی تھی۔ ملا صاحب تقیہ کی حالت اور مجبوری امر میں اللہ ورسول سے بھی کفر کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ بحوالہ کتاب اللہ واحادیث صحیح قصۂ حضرت عمار بن یاسر میں گذرا۔ اب اصل حدیث پڑھو

علی بن ابراھیم عن ھارون بن مسلم عن معدۃ بن صدقہ قال قیل لابی عبد اللہ علیہ السلام ان الناس یروون ان علیًا علیہ السلام قال علی منبر الکوفہ ایھا الناس انکم ستدعون الی سبّی فسبونی ثم تدعون الی البراءۃ منی فلا تبرّوا منی۔ فقال ما اکثر یکذب الناس علی علی علیہ السلام ثم قال انما قال انکم ستدعون الی سبّی فسبونی ثم ستدعون الی البرائۃ منی وانی لعلی دین محمد صلے اللہ علیہ والہ وسلم ولم یقل ولا تبرّوا منی فقال لہ السائل ارائت ان اختار القتل دون البرائۃ فقال واللہ ما ذلک علیہ وما لہ الا ما مضی علیہ عمار بن یاسر حیث اکرھہ اھل مکۃ وقلبہ مطمئن بالایمان فانزل اللہ عزوجل فیہ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان۔ فقال لہ النبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم عندھا یا عمار ان عادوا فعد

فقد انزل اللہ عزّ وجل عند ذلک واصرک ان تعود ان عادوا۔ (اصول کافی صد ۴۴) ترجمہ:۔ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا۔ کہ لوگ روایت کرتے ہیں کہ جناب امیر المومنین علی المرتضیٰ علیہ السلام نے کوفہ کے منبر پر فرمایا اے لوگو قریب ہے کہ تم کو میری شکایت و تنقیص کرنے کے واسطے بلایا جائے گا۔ پس میری شان کو بیشک گھٹانا پھر تم کو مجھے تبرا یعنے بیزاری کے لئے بلایا جائے گا۔ مجھ سے بیزاری مت کرنا۔ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ لوگوں نے جناب علی علیہ السلام پر کیا جھوٹ باندھا ہے پھر امام علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ جناب امیر المومنین علی المرتضےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منبر کوفہ پر یہ فرمایا۔ کہ تم کو میری شکایت کے واسطے بلایا جائے گا۔ پس بیشک شکایت کرو پھر تم کو مجھ سے بیزار ہونے کو کہا جائے گا تو بیشک مجھ سے تبرا بھی کر لینا۔ کیونکہ میں ہر آئینہ منہاج النبوۃ طریقہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہوں۔ (یعنے تقیہ کے باعث جناب رسول اللہ صلعم سے بھی تبرا کیا گیا) جناب امیر علیہ السلام نے یہ نہیں فرمایا کہ تبرا مت کرنا۔ جب سائل نے امام علیہ السلام کے ارادہ کو سمجھ لیا۔ کہ تقیہ سے تبرا جائز ہے۔ سائل نے جناب علی المرتضےٰ علیہ السلام سے عرض کی کہ اگر آپ سے تبرا کرنے کے واسطے مجبور کیا جائے تو کیا قتل ہونا پسند نہ کرے۔ اس سے کہ جناب کو چھوڑ دے۔ جناب علی علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ اللہ کی قسم یہ ہرگز جائز نہیں کہ قتل کے واسطے تیار ہو۔ حضرت عمار بن یاسر کو کفار مکہ نے اللہ اور اس کے رسول مقبول صلعم سے تبرا کرنے کو مجبور کیا تھا۔ لیکن اس کا دل ایمان سے برقرار تھا۔ پس اللہ تعالےٰ نے حضرت عمار کے اس فعل پر آیت آتاری۔ جو شخص مجبور کیا جائے اور اسکا دل ایمان سے مطمئن ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ جناب رسول اللہ صلعم نے حضرت عمار کو فرمایا۔ کہ اے عمار اگر تو دوبارہ کلمات کفر کہنے کو مجبور کیا

جائے۔ تو دوبارہ کہدینا اللہ تعالےٰ نے تیرا عذر قبول کرلیا اور تجھ کو حکم دیا اگر تجھ پر جبر کریں تو تُو پھر کہدینا۔ انتھیٰ

نتیجہ صاف ہے کہ حالت تقیہ وجبر میں کلمات کفر معاف ہیں۔ سو جناب امیر المومنین علی المرتضٰے علیہ السلام نے بھی معاویہ کے زمانہ جور و ظلم میں اپنے اصحاب کو تقیہ کرنے کا حکم دیا۔ اگر ملا ملتانی اپنی دوسری آنکھ سے اصول کافی صـــ۴۸۲ دیکھتا تو اس کو صاف نظر آجاتا کہ یہ حدیث باب التقیہ کی ہے۔

۳۲۔ اعتراض ملا۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ قرآن پڑھنے سے کافر شخص کو عذاب میں تخفیف ہو گی۔ اصول کافی صـــ۶۶۳

جواب صابر۔ اصول کافی صـــ۶۶۳ قاری قرآن کے والدین اگرچہ کافر ہوں عذاب سے تخفیف پائیں گے۔ یہ فضائل قرآن شریف سے ہے۔ اہلسنت والجماعت کے نزدیک حضرت ابوطالب علیہ السلام معاذاللہ کافر ہو کر مرے۔ مگر یہ برکت خدمت رسول مقبول صلعم انکے عذاب میں تخفیف ہوئے کہ صرف ٹخنوں تک دوزخ کی آگ انکو جلائے گی۔ تو قرآن شریف کی برکت سے تخفیف عذاب نہیں ہوسکتا۔ مشکوٰۃ فضائل القرآن میں ہے کہ قاری قرآن شریف کے والدین کو قیامت کے روز تاج پہنایا جائے گا (والدین کی تخصیص نہیں کافر ہوں یا مومن)۔

۳۳۔ اعتراض ملا۔ شیعہ مذہب میں ہے کہ جھوٹ بولنے اور امانت میں خیانت کرنے میں اور ایفاء وعدہ کرنے سے کچھ بھی خداوند کریم کیطرف سے عتاب نہ ہوگا بشرطیکہ علیؑ کی خلافت کا قائل ہو۔ اصول کافی صـــ۲۳

جواب صابر۔ ملا صاحب۔ ایمان اور انصاف عجب چیز ہے۔ دنیا چند روزہ ہے۔ جہاں کو بھڑکانے اور اپنی دوکان چمکانے اور رسالہ بازی کرکے اپنا الو سیدھا مت کرو۔ کچھ اللہ اور رسول مقبول کا بھی خوف کرو۔ آئمہ طاہرین اولاد سید المرسلین علیہم السلام پر بے جا تہمت مت لگاؤ۔ آخر شرمندہ

وخوار ہوگئے۔ حدیث کے مطالب اور مفہوم کو بگاڑ کر اپنے مریدوں کو خوش نہ کرو۔ لفظ ولایت کی جگہ خلافت یعنی حکومت و بادشاہت مت لگاؤ۔ جب تک مسلمان ولایت علی علیہ السلام کا پاسپورٹ حاصل نہ کرلے گا وہ پلصراط سے ہرگز نہ گذرے گا اور وہیں کھڑا رہے گا (دیکھو صواعق محرقہ) پڑھو حدیث غدیر من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لاکھ سے زیادہ صحابہ کرام کے روبرو اونٹوں کے پالانوں کے ممبر پر چڑھ کر جناب علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر یہ منادی فرمائی تھی جس کا میں سردار اس کا علی بھی سردار ہے اور اہلسنت والجماعت کی کتب تفاسیر و احادیث میں ہے کہ جب تک مسلمان ولایت علی علیہ السلام اور محبت اہلبیت کرام کا قائل نہ ہوگا وہ کبھی بہشتی نہیں ہوسکتا۔ من مات علی حب آل محمد مات شہیدا۔ من مات علی بغض آل محمد مات کافرا۔ اسی لئے دشمن و منکر علی علیہ السلام منافق تھے۔ اس کے اعمال حسنہ۔ نماز۔ روزہ۔ حج زکوٰۃ۔ خیرات۔ صدقات۔ سب ضائع ہیں۔ وہ ملعون ابدی ہے دیکھو میری کتاب ثبوت خلافت حصہ اول اور انوار الائمہ فضائل و مناقب اہلبیت۔ اب آپ تمام

اہلسنت صاحبان کتاب اصول کافی کے باب کی طرف نظر دوڑائیں۔ باب فیمن دان اللہ عز وجل بغیر امام من اللہ جل جلالہ۔ یہ باب اس میں ہے کہ جو اللہ تعالےٰ کی عبادت بغیر امام کے کرتا ہے جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے مقرر ہو کر آیا ہے۔ پوری حدیث پڑھو۔ عن عبد العزیز العبدی عن عبد اللہ بن ابی یعفور قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام انی اخالط الناس فیکثر عجبی من اقوام لا یتولونکم و یتولون فلانا و فلانا لھم امانۃ۔ وصدق ووفاء واقوام یتولونکم لیس لھم تلک الامانۃ ولا الوفاء والصدق۔ قال فاستوی ابو عبد اللہ علیہ السلام جالسا فاقبل علی کالغضبان۔ ثم قال لا دین لمن دان اللہ بولایۃ

امام جائز لیس من اللہ ولا عتب علی من دان بولایۃ امام
عادل من اللہ قلت لا دین لاولئک ولا عتب علی ھولاء قال
نعم لا دین لاولئک ولا عتب علی ھولاء قال الا تسمع لقول
اللہ عز وجل اللہ ولی الذین اٰمنوا یخرجہم من الظلمات الی النور
یعنے ظلمات الذنوب الی نور التوبۃ والمغفرۃ لولایتہم کل امام
عادل من اللہ عز وجل وقال والذین کفروا اولیاؤھم الطاغوت
یخرجونھم من النور الی الظلمت انما عنی بھذا انھم کانوا علی
نور الاسلام فلما ان تولوا کل امام جائر لیس من اللہ خرجوا بولایتہم
ایاہ من ورا الاسلام الی الظلمات الکفر فاوجب اللہ لھم النار
مع الکفار فاولئک اصحاب النار ھم فیھا خالدون۔ انتھی ص ۲۳۸
اصول کافی نول کشور (ترجمہ۔ عبد العزیز العبدی عبد اللہ بن ابی یعفور سے
روایت کرتا ہے کہ میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی۔ میں
اکثر عجمی لوگوں سے ملتا جلتا رہتا ہوں۔ جو جناب کی محبت نہیں رکھتے اور آپ
اماموں کی ولائت کے قائل نہیں۔ لیکن وہ فلاں فلاں یعنے ابوبکر وعمر کو دوست
رکھتے ہیں۔ لیکن ان میں امانت اور راستی اور وفا ہے۔ مگر وہ قومیں جو جناب
کی محبت کا دم بھرتی ہیں۔ ان میں امانت۔ وفاداری اور سچائی نہیں ہے
یہ بات سنکر جناب امام جعفر صادق علیہ السلام غصہ ہو کر اٹھ بیٹھے۔ پھر فرمایا
اس کا کوئی دین نہیں ہے جسنے اللہ تعالے کی عبادت بغیر جائز امام منصوص
من اللہ کے پیروی سے کی اور اس پر کوئی سرزنش نہیں جسنے اللہ کیطرف سے
منصوص امام کی ولائت کی پیروی سے عبادت کی۔ میں نے کہا انکا کوئی دین
نہیں اور ان لوگوں پر کوئی عتاب نہیں فرمایا۔ ہاں انکا کوئی دین نہیں اور ان
(مولایوں) پر کوئی عتاب نہیں پھر فرمایا کیا تو اللہ تعالے کا یہ فرمان نہیں سنتا
کہ اللہ تعالے مومنین کا دوست اور ولی ہے انکو تاریکی سے نکال کر اپنے نور

کی طرف لے جاتا ہے۔ گناہوں کی تاریکی سے نکال کر آئمۂ معصومین کی ولائت کی برکت سے توبہ اور بخشش کی طرف لے جاتا ہے ہر ایک امام عادل اللہ کی طرف سے ہے ا۔ ر اللہ تعالے نے فرمایا جو لوگ کہ کافر ہوئے انکے دوست بت ٹھاکر ہیں۔ جو انکو روشنی سے تاریکی کی طرف لے جاتے ہیں۔ سوائے اس کے نہیں کہ وہ زمانہ رسول مقبول صلعم میں روشنی اسلام پر تھے اور منافق نہ تھے مگر جب انہوں نے اپنا امام بدکار بنا لیا۔ جو اللہ تعالے کی طرف سے نہ تھا۔ پس وہ اسلام سے انکی محبت و ولائت کے باعث نکلکر تاریکی کفر میں جا پڑے اللہ تعالے نے انپر دوزخ کی آگ واجب کر دی۔ وہ لوگ دوزخی ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ نتیجہ یہ نکلا جن لوگوں نے آئمہ اطہار علیہم السلام کی ولایت اور اطاعت کو چھوڑ دیا ہے خواہ وہ کیسے ہی اعمال حسنہ کریں وہ ہرگز بہشتی و جنتی نہ ہونگے اور جو لوگ محبان اور موالیاں و شیعیان خاندان رسالت صلعم ہیں وہ ضرور بہشتی ہیں۔ خواہ انسے گناہ سرزد ہوں۔ کیونکہ اللہ تعالے انکو مرنے سے پہلے پہل توبہ کی توفیق دیتا ہے اور بخش دیتا ہے۔ دیکھو جیسا کہ یہود و نصارے و آریہ ہنود سکھ۔ پارسی۔ مجوسی اقوام میں لاکھوں نیک اور بھلے لوگ۔ سخی۔ عادل سچے اور عابد اور شریف ہیں۔ چونکہ وہ اللہ تعالے اور اس کے رسول مقبول صلعم پر ایمان نہیں رکھتے۔ اس لئے وہ اہل اسلام کے نزدیک جنتی و بہشتی نہیں۔ اسی طرح نواصب اور خوارج اور ضدی سنی جو خاندان رسالت صلعم کو چھوڑ کر حنفی شافعی مالکی۔ حنبلی۔ مرزائی وغیرہ بن بیٹھے ہیں اور صراط مستقیم سے بھٹکے ہوئے ہیں خواہ وہ ہزارہا اعمال حسنہ کریں۔ عبادت کریں قطعی جنتی ہرگز نہیں ہیں

زاہد تیری نماز کو میرا اسلام ہے ۔۔۔ بے حب اہلبیت عبادت حرام ہے

دوم۔ اگر ملا صاحب آپ کی تشفی اس سے نہ ہو تو لیجئے ہم فیصلہ کر دیتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور اصول حدیث کے موافق قابل حجت نہیں اس کا راوی عبد العزیز العبدی ضعیف ہے۔ عبد العزیز العبدی کوفی ردی

عن ابی عبداللہ علیہ السلام ضعیف (اسماء الرجال نجاشی ص۱۷۱)

۳۴۔ اعتراض ملا۔ شیعہ مذہب میں ہے کہ بعض شیعہ آئمہ طاہرین کی عصمت کے منکر تھے۔

جواب۔ چونکہ یہ لوگ غیر معصوم تھے ممکن ہے کہ انسے لغزش ہوئی ہو پھر ان بعض شیعہ سے مذہب شیعہ و عصمت آئمہ اطہار علیہم الصلوٰۃ پر کوئی حرف نہیں آسکتا۔ بی بی عائشہ اور معاویہ بن سفیان آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے معراج جسمانی کے بالکل منکر تھے۔ تمام فرقہ اہلحدیث اور اہلسنت والجماعت جناب رسول اللہ صلعم کو زمانہ نبوت سے اول خاطی۔ گنہگار غیر معصوم جانتا ہے اور فخر الدین رازی تو آنجناب رسول اللہ صلعم کو بت پرست کافر مانتا ہے اور حضرت عمر ابن الخطاب خلیفہ دوم نے تو وقت وفات النبی صلعم حضور انور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسا جواب دیدیا تھا ان ھذا الرجل لیھجر یہ شخص بکواس بکتا ہے اور ہذیان میں بڑبڑاتا ہے (معاذ اللہ) دیکھو حدیث قرطاس بخاری و مشکوٰۃ و کتاب فلک النجاۃ وغیرہ میاں محمد بن اسمٰعیل بخاری نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں جناب رسول اللہ صلعم کو ثابت کیا ہے کہ آپ جنابت۔ زنا و ب۔ الشہوۃ ۔ ... عورتوں کے شوقین۔ خاطی و گنہگار مفلس و کنگال اور سادہ لوح و بے علم تھے۔ معاذ اللہ دیکھو میرے مضامین اہلحدیث و شان نبوت۔ اخبار درِ نجف میں اور رامُ مذہب سنی وغیرہ۔

۳۵۔ اعتراض ملا۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ سنیوں کی نیکیاں روز قیامت شیعوں کو دیجائیں گی۔ اور شیعوں کو جنت میں داخل کیا جائے گا اور سنیوں کو دوزخ میں (تفسیر امام حسن عسکری ص۲۲۵)

حدیث طینت جواب۔ میں نے اس کا جواب مفصل و مدلل رسالہ برہان الشیعہ رد بہتان الشیعہ حصہ اول ص۹۲ پر لکھا ہے اس کو دیکھو۔ ملا صاحب تفسیر امام انام علیہ السلام میں سنیوں کا

لفظ نہیں بلکہ ناصبی کا ذکر ہے۔ یہ ملا صاحب ملتانی کی ایمانداری، والصاف، صداقت اور روحانیت وحقانیت کا ثبوت ہے کہ تحریف لفظی کر کے مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں اور انکو بھڑکاتے اور مذہب شیعہ سے بدظن کراتے ہیں لعنۃ اللہ علے الکاذبین۔ قرآن شریف واحادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ ظالموں کی نیکیاں برباد ہو جائیں گی۔ مظلوموں کی برائیاں بھی ظالم پر ڈالدی جائیں گی پھر وہ ظالم اپنے اور مظلوم اشخاص کی برائیاں لاد کر دوزخ میں جائے گا (رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ باب الظلم۔ الربع الثالث۔ فصل اول صفحہ ۴۳ امرتسری۔ ابن ماجہ مترجم جلد سوم صفحہ ۴۱۴۔

دوسری حدیث ۔ درمنثور سیوطی جلد چھ صفحہ ۲۹۲ پر ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالےٰ قیامت کے دن فرمائے گا۔ مسلمانو خوش ہو جاؤ، تم میں سے کوئی ایسا نہیں کہ جس کے لئے میں نے دوزخ میں جگہ نہ بنائی ہو۔ مگر میں نے اس کے بجائے کسی یہودی یا نصرانی کو نہ ڈالا ہو اور دوسری روایت میں ہے کہ تم سے کوئی ایسا نہیں جس کے بدلہ میں کسی یہودی یا نصرانی کو دوزخ میں نہ ڈالا ہو (اخرجہ ابن عساکر عن ابی موسےٰ)

تیسری حدیث ۔ درمنثور جلد پنجم صفحہ ۱۴۲ سورہ عنکبوت تحت آیہ ولیحملن اثقالہم واثقالا مع اثقالہم۔ ابن ابی حاتم نے ابی امامہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا ظلم سے بچو۔ کیونکہ قیامت کے دن اللہ آواز دے گا کہ فلاں بن فلاں کہاں ہے وہ لایا جائے گا۔ اور اس کے ساتھ پہاڑوں کی نیکیاں ہوں گی اور لوگ اس کی طرف تعجب سے دیکھتے ہوں گے۔ اس کی نیکیاں مظلوم کو دلائی جائیں گی۔ حتے کہ کوئی نیکی اس کے پاس نہ رہے گی۔ اب بھی اور لوگ مظلوم باقی رہ جائیں گے حکم ہوگا کہ انکا بدلہ اس ظالم سے دلایا جائے۔ جواب میں کہا جائے گا۔ کہ

اب اس کے پاس کوئی نیکی نہیں رہی۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ مظلوم کے گناہ سب اس پر ڈالدو۔ اور اس کے بعد جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت ولیحملن اثقالھم الایہ کو پڑھا۔

(ب) دیکھو معارج النبوۃ مقدمہ کتاب مطبع نول کشور صفحہ ۱۰۴ بروایت ابن عباس مرفوعاً

نتیجہ۔ چونکہ نواصب وخوارج اور ضدی سنی مسلمان ہم شیعیان ومحبان خاندان سید المرسلین صلعم مومنین وموحدین کو ہزارہا اقسام کی تکالیف و ایذاء جسمانی وروحانی پہنچاتے رہتے ہیں۔ اور ہم کو اس دنیا میں آرام وآسائش وامن سے زندگی بسر نہیں کرنے دیتے۔ ہم توحید ورسالت۔ امامت قیامت کے قائل اور نماز روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ خمس کے عامل ہیں اللہ ربنا ومحمد نبینا والاسلام دیننا۔ والقرآن کتابنا۔ والکعبۃ قبلتنا والعلی امامنا۔ ہمارا عقیدہ ہے مگر خارجی وناصبی لوگ ہم پر کفر کا فتوے لگاتے ہیں۔ ہم سے بائیکاٹ رکھتے ہیں۔ ہمارے جنازوں میں شریک نہیں ہوتے ہم سے ہر قسم کی دینی و دنیاوی قطع تعلق کرتے ہیں اور قطع رحمی کراتے ہیں۔ مقدمہ بازی کرکے ہمارے مال اور جان کا نقصان کرتے ہیں۔ اس لئے ہم لوگ مظلوم ہیں اور وہ لوگ ظالم ہم کو اللہ تعالیٰ کی کلام پر حق الیقین ہے۔ کہ روز قیامت ہمارا انصاف کرے گا۔ ہمارے تمام گناہ ان ظالموں کے سپرد لادے گا اور انکو داخل جہنم کرے گا سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔ پس شیعیان حیدر کرار علیہم السلام کو ہمیشہ صبر ورضا تسلیم اور حفظ امن میں خاموشی سے زندگی بسر کرنی چاہئیے اور منتقم حقیقی پر انتقام ظالمین کو چھوڑ دینا چاہئیے۔

اعتراض ملتانی نامہ نگار اہلحدیث امرتسر مجریہ ۲۶ دسمبر ۱۹۲۴ء نمبر ۸ صفحہ ۶۔ کالم اول۔ اصول کافی میں ہے ان فاطمۃ اخذت بتلابیب عمر ثم جذبتہ الیہا صفحہ ۲۹۱۔ یعنے حضرت فاطمہؑ نے عمر کا گریبان

پکڑ لیا۔ پھر عمر کو اپنی طرف کھینچ لیا۔ حضرت علیؑ نے اپنی بیوی سیدۃ النساءؑ کو خلیفۂ دوم کے ساتھ ہاتھا پائی کرا کے خوب تماشا دیکھا۔ اور آپ ایک کوٹھڑی میں چھپ کر بیٹھ گئے۔ الخ

تحقیقی جواب۔ اس حدیث کی سند میں محمد بن الحسین کوفی اور محمد بن اسمٰعیل الخثیم۔ اور صالح بن عقبہ ضعیف اور مجہول الحال ہیں۔ اس واسطے یہ حدیث قابل سند وحجت نہیں۔ دیکھو اسماء الرجال نجاشی۔

دوم۔ یہ واقعہ اس وقت کا ہے کہ جب عمر ابن الخطاب معہ اپنی پارٹی کے آگ اور لکڑیاں لے کر جناب سیدہ معصومہ بتول بنت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکان جنت نشان پر آیا اور آگ لگانے کی دھمکی دی اور گھر کے اندر گھس آیا۔ تو اس وقت حفاظت جان وعزت وآبرو کے واسطے حالت مجبوری میں اگر عمر کا دامن پکڑا تو کونسا عیب ہے۔ آپکو شاید معلوم نہیں کہ جناب امیر علیہ السلام نے عمر کی گردن پکڑ کر اس کو زمین پر ٹپکا ادھر سے ایک رگڑا دیا تو اس کی آنکھیں نکل آئیں اور جناب امیرؑ نے فرمایا اے حبشن ضحاک کے بیٹے اگر ہم کو صبر و رضاء کی وصیت نبوی نہ ہوتی تو تجھ کو قلت و کثرت کی خبر دے دیتا۔ تاریخ الانبیاء والاوصیا) حق الیقین۔

ب۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی کی داڑھی اور سر کے بال پکڑے (قرآن شریف)

ج۔ بی بی عائشہ نے جناب رسول اللہ صلعم کے سر کے بال خوب پکڑ کر نوچے۔ (سنن نسائی)

(د)۔ بی بی عائشہ جنگ جمل میں بصرہ کے میدان میں خلیفہ حق کے مقابلہ میں سپہ سالار تھیں۔

(ہ)۔ حضرت ابوبکر نے حضرت عمر کی داڑھی پکڑی اور گالی دی (تاریخ طبری ص ـــ)

جوابِ شیعانِ پاک کی فقہ کے مسائل طیبہ از شرمناک مسائل فقہ حنفیہ

اصول زرین یہ امر مسلمہ ہے کہ جس مذہب کا اصول پاک ہو۔ اس کا فروع بھی پاک ہوتا ہے۔ فروع ہمیشہ تابع اصول ہے۔ کتب امامیہ مذہب شیعہ میں رطب و یابس موجود ہے۔ ضعیف ۔ موضوع صحیح و متواتر حسن و غریب احادیث پائے جاتے ہیں۔ چونکہ غیر معصوم علماء کرام شیعہ کی تصانیف ہیں۔ ان میں لغزش ہونا لازمی ہے۔ اس کی صحت کے پڑتال کے واسطے اسماء الرجال کی کتابیں بنائی گئی ہیں۔ اور سب سے اصول زرین وہ ہے جو خود جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے مقرر فرمایا ہے اور جو مسائل کہ مذہب سنی اور مذہب شیعہ میں مشترک ہوں۔ تو اس پر بے جا اعتراض کرنا انسانیت و شرافت سے بعید ہے۔

حدیث شریف ۔ جناب امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ فما وافق کتاب اللہ فخذوہ وما خالف کتاب اللہ فدعوہ (اصول کافی صفحہ ۳۹ نول کشور) ترجمہ جو قول اللہ تعالےٰ کی کتاب کے موافق ہو۔ اس پر عمل کرو اور جو قرآن شریف کے مخالف ہو اس کو چھوڑ دو۔

دوسری حدیث ۔ قال اذا ورد علیکم حدیث فوجدتم لہ شاھدًا من کتاب اللہ عزّ وجل او من قول رسول اللہ والا فالذی جاءکم بہ اولی بہ (اصول کافی صفحہ ۳۹ نول کشور) جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب تمہارے پاس ہماری حدیث یا کوئی حدیث لائی جائے۔ اگر وہ کتاب اللہ اور قول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملجائے۔ تو وہ درست ہے۔ ورنہ جس شخص نے اس کو بیان کیا ہے اسی کے حوالہ کردو۔

تیسری حدیث - عن ابی عبید اللہ علیہ السلام قال ما لم یوافق من الحدیث القرآن فھو زخرف (اصول کافی ص ۳۹) جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ جو قول قرآن شریف کے موافق نہ ہو وہ فضول ہے۔

چوتھی حدیث - عن ایوب بن الحر قال سمعت ابا عبد اللہ یقول کل شئی مردود الی الکتاب والسنۃ وکل حدیث لا یوافق کتاب اللہ فھو زخرف (اصول کافی ص ۳۹) ترجمہ۔ ایوب بن الحر سے روایت ہے۔ کہ میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ ہر ایک چیز کو اللہ کی کتاب اور سنت رسول اللہ کی طرف پھیرنی چاہئے اور جو حدیث قرآن مجید کے مخالف ہو وہ فضول ہے۔

پانچویں حدیث اصول اختلاف حدیث - قال ینظر فما وافق حکمہ حکم الکتاب والسنۃ وخالف العامۃ فیوخذ بہ و یترک ما خالف حکمہ حکم الکتاب والسنۃ ووافق العامۃ۔ قلت جعلت فداک ارایت ان کان الفقیہان عرفا حکمہ من الکتاب والسنۃ ووجدنا احد الخبرین موافقا للعامۃ والآخر مخالفاً لھم بای الخبرین یوخذ فقال ما خالف العامۃ ففیہ الرشاد الخ۔ (اصول کافی ص ۳۹ شروع صفحہ) ترجمہ۔ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے سائل کو فرمایا۔ جو بات کہ اللہ تعالےٰ کی کتاب اور سنت رسول مقبول صلعم کے موافق ہو اور عامہ لوگ (مذہب سنی) کے مخالف ہو۔ اس کو اختیار کرو اور اس بات کو چھوڑ دو۔ جو قرآن اور سنت کے تو مخالف ہو۔ مگر مذہب عامہ سنیہ کے موافق ہو۔ راوی کہتا ہے۔ کہ میں نے عرض کی میں آپ پر قربان جاؤں۔ فرمایئے اگر یہ دونوں مختلف حکم منع کئے ہوں کتاب اللہ و سنت سے اور ان دونوں حدیث سے ایک کا حکم موافق حکم مخالفان اور دوسری حدیث کے حکم کو مخالف حکم مخالفان پائیں۔ پس ان دونوں حدیث میں سے کس پر عمل کریں جناب امام علیہ السلام نے فرمایا۔ اس حدیث پر عمل کرنا ہوگا۔ جو مخالف مذہب عامہ

ہوگا۔ کیونکہ اس میں راستی ہے۔ کیونکہ وہ حکم موافقت قرآن و سنت ہے۔

دوم۔ اگر کسی مجتہد یا علامہ یا مولوی صاحبان شیعہ کا قول اور فتوے مخالف کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فرمان آئمہ اطہار علیہم الصلوٰۃ والسلام ہوگا۔ اور ہمارے واسطے قابل تسلیم نہ ہوگا اور مجتہد کی شخصی رائے قابل سند نہ ہوگی۔

سوم۔ خبر احاد۔ شاذ روایت۔ برخلاف اتفاق اجماع مجتہدین عظام و علماء کرام قابل حجت نہ ہوگی۔

اعلان۔ ملا ملتانی اور اس کے معاونین کو اعلان کیا جاتا ہے کہ جو اعتراض یا سوال وہ مذہب شیعہ کے کسی مسئلہ یا روایت پر کرینگے۔ اس کا جواب باصواب انکی کتب احادیث و فقہ میں ضرور ملے گا اور مذاہب اربعہ کے کسی نہ کسی مجتہد کے فقہ کے موافق ضرور ہوگا۔ آئندہ اس کو خوب یاد رکھیں۔ پہلے اپنے گھر کی پڑتال کرلیں۔ پھر شیعان حیدر کرار علیہ السلام کا مقابلہ کریں۔ ورنہ شرمندہ ہونگے۔

ا۔ اعتراض ملا۔ مسئلہ ۱۔ شیعہ مذہب میں ہے کہ خنزیر کے بالوں کی رسی سے پانی نکال کر وضو کرنا اور پینا جائز و درست ہے اور پشم خنزیر کی پاک ہے۔ کتاب فروع کلینی جلد اول صفحہ ۲ ۔ جلد دوم نصف ثانی صفحہ ۱۰۳ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال سالتہ من الحبل یکون من شعر الخنزیر یستقی بہ الماء من البیر ھل یتوضاء من ذالک الماء فقال لا باس۔

الجواب — **مذہب حنفی میں سور کے بال پاک ہیں** — جو شخص کہ متکلم کے مفہوم اور مطلب کے سوائے اپنا مطلب نکالے وہ مفتری اور کذاب شمار ہوتا ہے حدیث پیش کردہ میں نہ کہیں پانی پینا لکھا ہے اور نہ کسی عبارت سے ثابت ہے۔ کہ پشم پاک ہے۔ یہ ملا صاحب کی روز روشن میں ڈاکہ زنی ہے اگر ملا صاحب حدیث کے باب اور شرح کو دیکھتے تو آپکو تحقیق حق کا پتہ لگ جاتا۔ مگر ملا صاحب کو تو اعتراض

کرتا ہے اور ارواح معاویہ و یزید کو خوش کرتا ہے۔ ورنہ یہ مسئلہ بالکل صاف ہے کہ ایک کنوئیں سے اتنا پانی نکلتا ہے۔ کہ اس سے کھیتی سیراب ہوتی ہے اگر سور کی رسی سے ڈول کھینچا جاتا ہے تو آیا وہ پاک پانی ہے کیا اس سے وضو کر لیا جائے فرمایا۔ ڈر نہیں۔ یہ حدیث باب البئر وما یقع فیہا فروع کافی صفحہ ۲ کی ہے اور طہارت چاہ کا ذکر ہے نہ کہ اس میں سور کے بالوں کی پاکیزگی کے جواز و عدم جواز کا مسئلہ ہے۔ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ماء البئر واسع لا ینجسہ شی ان یتغیر۔ کنوئیں کا پانی بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اس کو کوئی چیز پلید نہیں کر سکتی۔ جب تک کہ اس کے پانی کا رنگ اور مزہ بدل نہ جائے۔

شرح حدیث۔ فقال لا باس او محمول ان یکون الماء والمستقی من البئر کثیرا کما اذا کان الاستقا بالالو الکبیر ولا دلالۃ فیہ بوجہ من الوجوہ علی جواز استعمال الحبل یکون من شعر الخنزیر وکذا علی طہرہ ولا علی طہر الماء اذ الاقاء۔ وکان قلیلاً کما لا یخفی والمراد من نفی الباس عدم التحریم خاصۃ او نفیہ فیتحمل الکراھتہ الخ (فروع کافی جلد اول۔ کتاب الطہارت۔ باب البئر وما یقع فیہا۔ حاشیہ صفحہ ۲ مطبع نول کشور)

(ب) جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بیر بضاعہ نامی کنوئیں میں حیض کے لتے۔ کتوں کی ہڈیاں اور گوشت۔ گندگی اور بدبودار چیزیں پڑتی تھیں۔ اور لوگ اس کنوئیں سے پانی بھرتے۔ وضو کرتے اور پیتے تھے (رواہ احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ سنن نسائی جلد اول صفحہ ۹۴۔ ابن ماجہ۔ دار قطنی۔ بیہقی۔ البلاغ المبین صفحہ ۲۔ احکام پانی) دیکھو باب احکام المیاہ۔ فصل ثانی۔ مشکوٰۃ شریف۔ ربع اول سامرتسری)

ج۔ مذہب حنفی میں سور کے بال پاک ہیں (امام محمد شاگرد امام اعظم صاحب کوفی مجتہد اہلسنت) دیکھو ہدایہ جلد دوم صفحہ ۳۹ واخبار اہلحدیث امرتسر ۶۔ اپریل ۱۹۲۹ء

د۔ قال محمد انہ لو وقع فی الما لا ینجسہ ۔ امام محمد نے کہا۔ اگر سور کے بال پانی میں گر جائیں ۔ تو پانی پلید نہیں ہوتا (کبیری شرح منیتہ المصلی ص۱۲۴ کتاب مذہب حنفی سنی)

ہ۔ مذہب حنفی میں اگر سور کے بال تھوڑے پانی میں گر جاوے تو پانی پاک ہے (محمد) مترجم ہدایہ جلد سوم ص۴۵ منقول از حقیقتہ الفقہ کتاب سنی بار دوم ص۱۴۱

و۔ مردار کی ہڈی پانی میں گر جائے ۔ تو پانی پاک ہے (مذہب حنفی) مترجم ہدایہ جلد اول ص۱۱۴)

ز۔ سور نجس العین نہیں ہے (امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک) مترجم درمختار جلد اول ص۲۷ ۔ از حقیقتہ الفقہ بار دوم ص۱۴۸ ع ۲۴۹۔

ح۔ سور نمک سار میں گر کر نمک ہو جائے تو پاک ہے (نزدیک ابوحنیفہ و محمد استاد و شاگرد) مترجم فتاوے عالمگیری جلد اول ص۶۰ ۔ از حقیقتہ الفقہ ص۱۴۸

ط۔ سور کی بیع جائز ہے (مذہب حنفی) منیتہ المصلی مترجم ص۴۷ از حقیقتہ الفقہ ص۱۴۸

ی۔ سور کی کھال بھی دباغت سے پاک ہو جاتی ہے (مذہب حنفی) مترجم منیتہ ص۴۷۔

ک۔ سور کی کھال ۔ چربی ۔ اور ہڈی اور منی وغیرہ تمام اجزا جسم پاک ہیں۔ گوشت حرام ہے (مذہب حنفی) رحمتہ الامتہ ص۸ ۔ ص۱۵ کتاب سنی ۔

ل۔ مسلمان دار الحرب میں حربی کو شراب یا سور یا مردار یا خون فروخت کرے تو جائز ہے ۔ مترجم عالمگیری جلد سوم ص۳۴۱ ۔ از حقیقتہ الفقہ ص۱۹۵ کتاب سنی ۔

م۔ مذہب حنفی میں دو حربی دار الحرب میں مسلمان ہونے کے بعد باہم شراب یا سور وغیرہ بیع کریں تو جائز ہے (ابوحنیفہ و محمد استاد و شاگرد) مترجم فتاوی عالمگیری جلد سوم ص۳۴۱ ۔ از حقیقتہ الفقہ ص۱۹۵ کتاب سنی ۔

ن۔ سور اور شراب کے بدلے غلام خرید لے۔ تو اس کو بیچنا اور ہبہ کرنا جائز ہے (مذہب حنفی) مترجم ہدایہ جلد سوم ص ۹۴۔ از حقیقتہ الفقہ۔

س۔ سور کے بال سے موزہ سینا جائز ہے (مذہب حنفی) نزدیک ابوحنیفہ امام اعظم مترجم درمختار جلد سوم ص ۵۱۔ مترجم عالمگیری جلد سوم ص ۱۸۱ و جلد ۴ ص ۳۲۴ مترجم ہدایہ جلد سوم ص ۴۵۔ و جلد ۴ ص ۱۹۶۔ شرح وقایہ ص ۳۹۲۔ وکنز ص ۲۳۵ حقیقتہ الفقہ ص ۱۶۸

ع۔ سور کا شکار کرنا درست ہے (مذہب حنفی) شرح وقایہ ص ۴۷۹ حقیقتہ الفقہ ص ۱۷)

ف۔ پانچ چیزیں مردے کی پاک ہیں۔ بال۔ ہڈی۔ کھر۔ سینگ پٹھے اور آدمی کے بال اور ہڈی بھی پاک ہے۔ نورالہدایہ ترجمہ شرح وقایہ ص ۵۰ سطر ۶۔ کانپوری (حنفی)

ص۔ مذہب اہلحدیث میں ہے کہ حماد نے کہا کہ مردار کے بال اور پر پاک ہیں (دیکھو تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری پہلا پارہ ص ۹۲۔ کتاب الوضو۔ احمدی پریس)

ق۔ جو حلوان سور کے دودھ سے پالا گیا ہو۔ وہ حلال ہے۔ مترجم درمختار جلد چہارم ص ۱۹۶ و حقیقتہ الفقہ ص ۱۶۵)

۲۔ اعتراض ملا مسئلہ ۲۔ شیعہ مذہب میں ہے کہ خنزیر کا گوشت کھانے سے کوئی حد شرعی نہیں لگتی۔ کتاب فروع کافی شیعہ جلد دوم ص ۱۳۱ (حقیقت مذہب شیعہ ص ۱۵)

الجواب۔ کتاب اللہ و سنت میں تو اس کی کوئی حد نہیں۔ گناہ سخت کبیرہ ہے۔ اگر مذہب سنی حنفی یا وہابی نجدی۔ مرزائی چکڑالوی میں کوئی حد الٰہی ہو تو پیش کرو۔ ہاں مذہب شیعہ سور کے گوشت کے کھانے والے کو سزا ضرور دیتا ہے۔ عن اسحاق بن عمار عن ابی عبد اللہ علیہ السلام

انہ قال من اکل میتۃ والدّم ولحم الخنزیر علیہ ادب فان عاد
اُدّب فان عاد ادب ولیس علیہ حد (فروع کافی جلد دوم صفحہ ۳۱ المطبوعہ)
ترجمہ۔ جناب اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے فرمایا۔ جو شخص مردار۔ خون اور سوئر کا گوشت کھائے اس پر سزا ہے
اگر پھر اب کرے تو سزا دو اگر پھر کرے تو سزا دو اور اس پر کوئی شرعی نہیں۔
یہ سزا حد لغوی ہے۔ کیونکہ جامع الرموز کتاب الحدود مطبع نول کشور پریس صفحہ ۵۲۰
پر لکھا ہے والحد المنع والحاجز بین الشیئین وتادیب المذنب
کما فی القاموس۔ یعنے حد کے معنی رکاوٹ درمیان دو چیزوں کے اور
مجرم کو سزا دینا۔ جیسا کہ قاموس میں ہے۔ اجی حضرت دور کیوں جائیں
آپکے مذہب حنفی میں تو کسی گناہ پر حد نہیں غور سے سنو۔

الف۔ کم عمر لڑکا یا مجنوں بالغہ عاقلہ عورت سے وطی کرے تو عورت پر
حد نہیں۔ درمختار جلد دوم صفحہ ۴۰۱ مترجم عالمگیری جلد دوم صفحہ ۴۶۲۔ مترجم ہدایہ جلد ۲
صفحہ ۴۶۱ بحوالہ حقیقتہ الفقہ صفحہ ۱۶۳ نمبر ۴۷۱

ب۔ گونگا زنا کرے تو اس پر حد نہیں۔ اگرچہ خود اقرار کرے یا گواہ
بھی گذر جائیں۔ مترجم درمختار جلد دوم صفحہ ۴۰۱۔ مترجم عالمگیری جلد دوم صفحہ ۴۶۱
بحوالہ حقیقتہ الفقہ ایضاً۔

ج۔ اندھا زنا کرے پھر انکاری ہو۔ اگرچہ بذریعہ شہادت کے اس کا
زنا کرنا ثابت ہو جائے تو حد نہیں۔ مترجم درمختار جلد دوم صفحہ ۴۰۲۔ بحوالہ حقیقتہ
الفقہ صفحہ ۱۶۳ بار دوم۔

د۔ کم عمر لڑکی یا مردہ یا جانور سے وطی کرے تو حد نہیں۔ مترجم درمختار جلد ۲
صفحہ ۴۰۲۔ بحوالہ حقیقتہ الفقہ۔

ھ۔ دار الحرب اور دار البغی میں زنا کرے تو حد نہیں اگرچہ دار الاسلام میں
آجائے۔ درمختار مترجم جلد دوم صفحہ ۴۰۲۔ صفحہ ۴۱۶۔ مترجم فتاوے عالمگیری جلد ۲

ص ۹۷۰ و ص ۹۷۲۔ مترجم ہدایہ جلد ۲ ص ۴۵۹۔ شرح وقایہ ص ۳۲۸۔ کنز ص ۱۹۲۔ قدوری ص ۲۲۶۔ بہ حوالہ حقیقۃ الفقہ۔ ایضاً

و۔ بیٹے یا پوتے کی لونڈی سے زنا کرے تو حد نہیں۔ مترجم درمختار جلد ۲ ص ۴۱۱۔ شرح وقایہ ص ۳۳۰۔ کنز مترجم ص ۱۹۱ بہ حوالہ حقیقۃ الفقہ ایضاً۔

ز۔ دادا یا دادی کی لونڈی سے جماع کرے تو حد نہیں۔ درمختار جلد دوم ص ۴۱۲ مترجم بہ حوالہ حقیقۃ الفقہ۔

ح۔ کسی کی لونڈی رہن ہو اور وہ اس سے زنا کرے تو حد نہیں مترجم درمختار جلد دوم ص ۴۱۲۔ ایضاً۔

ط۔ منکوحہ بلا گواہ سے جماع کرنے میں کوئی حد نہیں ہے۔ مترجم درمختار جلد دوم ص ۴۱۲۔ مترجم عالمگیری جلد ۲ ص ۹۷۱ بہ حوالہ حقیقۃ الفقہ۔

ی۔ غیر کی منکوحہ عورت سے نکاح کرکے صحبت کرے حلال جان کر یا اپنی مطلقہ عدت والی سے تو حد نہیں۔ مترجم درمختار جلد دوم ص ۴۱۴ بہ حوالہ حقیقۃ الفقہ ص ۱۶۲۔ کتاب الحدود۔

ک۔ جو عورتیں ہمیشہ کے لئے حرام ہیں (ماں۔ بہن۔ بیٹی۔ خالہ پھوپھی وغیرہ) انسے نکاح کرکے اور حلال جانکر صحبت کرے تو حد نہیں (ابو حنیفہ) مترجم درمختار جلد دوم ص ۴۱۴۔ مترجم فتاویٰ عالمگیری جلد دوم ص ۹۷۰۔ مترجم ہدایہ جلد دوم ص ۴۵۷۔ شرح وقایہ ص ۳۳۱۔ کنز مترجم ص ۱۹۱۔ قدوری مترجم ص ۲۲۶۔ کتب مذہب حنفیہ بہ حوالہ حقیقۃ الفقہ ص ۱۶۲۔

ل۔ مذہب حنفی میں محرمات جو عورتیں ہمیشہ کے لئے حرام ہیں انسے حرام جان کر کے بھی نکاح کرے تو حد نہیں (ابو حنیفہ) مترجم درمختار جلد دوم ص ۴۱۴ بہ حوالہ حقیقۃ الفقہ ص ۱۶۲

م۔ جس عورت کو اجارہ پر لیا ہو۔ (خرچہ دے کر) زنا کرے تو حد نہیں مترجم درمختار جلد ۲ ص ۴۱۶۔ مترجم عالمگیری جلد ۲ ص ۹۷۱۔ کنز مترجم ص ۱۹۲

کتب مذہب حنفی بہ حوالہ حقیقۃ الفقہ۔

ن۔ زنا بالجبر کرنے سے حد نہیں (مذہب حنفی میں) مترجم در مختار جلد دوم صلا ۴۱۶۔ بہ حوالہ حقیقۃ الفقہ۔

س۔ کسی کی لونڈی کو غصب کر کے زنا کرے تو حد نہیں۔ مترجم در مختار جلد دوم صلا ۴۱۷ ایضاً۔

ع۔ مذہب حنفی میں خلیفہ اور امام اور بادشاہ زنا کرے تو حد نہیں۔ (اس لئے یہ زیادہ زنا کرتے ہیں) مترجم در مختار جلد ۲ صلا ۴۱۷۔ مترجم عالمگیری جلد دوم صلا ۶۷۵ مترجم ہدایہ جلد ۲ صلا ۴۶۳ م

ف۔ عورت سوئے ہوئے مرد سے وطی کرے تو حد نہیں۔ دونوں پر فتاوے عالمگیری جلد دوم صلا ۶۷۲ مترجم۔

ص۔ جانور سے جماع کرنے سے حد نہیں۔ مترجم در مختار جلد ۲ صلا ۴۱۴ فتاوے عالمگیری جلد ۲ صلا ۶۷۳۔ مترجم ہدایہ جلد ۲ صلا ۴۵۸۔ مترجم شرح وقایہ صلا ۳۳۱۔ مترجم کنز صلا ۱۹۲۔ بہ حوالہ حقیقۃ الفقہ۔

ق۔ مذہب حنفی میں اغلام کرنے سے حد نہیں آتی (ابو حنیفہ) مترجم در مختار جلد دوم صلا ۴۱۵۔ مترجم عالمگیری جلد ۲ صلا ۶۷۳۔ مترجم ہدایہ جلد ۲ صلا ۴۵۸ مترجم شرح وقایہ صلا ۳۳۱۔ مترجم کنز صلا ۱۹۲۔ مترجم قدوری صلا ۲۲۶ بہ حوالہ حقیقۃ الفقہ صلا ۱۶۳ بار دوم

ر۔ اجنبیہ عورت سے فرج کے سوا وطی کرے تو حد نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری جلد ۲ صلا ۶۷۳۔ بہ حوالہ حقیقۃ الفقہ۔

ش۔ شراب کی بو جانے کے بعد شرابی نے شراب پینے کا اقرار کیا۔ تو حد نہیں ماری جائے گی (ابو حنیفہ اور ابو یوسف) مترجم فتاوے عالمگیری جلد ۲ صلا ۶۹۲۔ مترجم ہدایہ جلد ۲ صلا ۴۷۴۔

ف۔ چھوہارے اور انگور کی شراب پی کر بیہوش ہو جائے تو حد نہیں۔

فتاویٰ عالمگیری مترجم جلد دوم صفحہ ۹۸ ۔ الیضاً۔
ص ۔ بھنگ پینے والے پر حد نہیں ۔ اگرچہ نشہ ہوگیا ہو ۔ مترجم فتاویٰ عالمگیری جلد دوم صفحہ ۹۸ ۔
ض ۔ گونگے چور ۔ کفن چور ۔ لکڑی و گھاس چور ۔ دودھ و گوشت کے چور ۔ میوہ یا کھڑی کھیتی کا چور ۔ مسجد کے دروازہ کے چور ۔ قرآن کے چور کسی کے لڑکے کا چور ۔ بیت المال کا چور تو حد نہیں مفصل حوالہ جات دیکھو حقیقتہ الفقہ صفحہ ۱۹۴ ۔ اگر زانی ۔ شرابی ۔ لونڈی باز اور چور پر کوئی حد نہیں تو واللہ اعلم شریعت اسلامیہ میں حد کس پر جاری ہوگی ۔

۳ ۔ کتا پلید نہیں مذہب حنفی میں

اعتراض ملا ۔ شیعہ مذہب میں اگر چوہا یا کتا یہ نن روغن میں گر جائے ۔ تو بیشک اس روغن کو کھا لیا جائے ۔ اس میں کوئی خوف نہیں ۔ فروع کافی باب طعمہ جلد دوم ۔

جواب ۔ فروع کافی جلد دوم میں کلب کے نیچے متروتی لکھی ہے ۔ مذہب حنفی میں کتا نجس العین ہے ۔ ہرگز نہیں

الف ۔ عند ابی حنیفہ لیس بنجس العین ۔ انتہیٰ ۔ ابو حنیفہ کے نزدیک کتا نجس العین یعنے خاص پلید نہیں ۔ وھو موافق لما فی المحیط ھذا ما فیہ من الروایتہ والذی تقتضیہ الدرائتہ عدم نجاستہ عینہ لما قال صاحب الھدایہ والعدم الدلیل علے نجاستہ العین والاصل عدمھا ۔ والدلیل الدال علے نجاستہ سؤرہ لا یقتضی نجاستہ عینہ واللہ اعلم انتھیٰ بلفظہ ۔ دکبیری شرح منیتہ المصلی مطبوعہ لاہور صفحہ ۱۵۷
ب ۔ کتے کی ہڈی سے دوا کرنا جائز ہے ۔ مترجم عالمگیری جلد ۴ صفحہ ۳۲۴ ہدایہ جلد ۴ صفحہ ۲۹۶
ج ۔ اگر کتا کنوئیں میں گر جائے اور پانی کو منہ نہ لگائے تو امام اعظم

کے نزدیک پانی پلید نہیں (عن ابی حنیفہ لا باس بہ۔ کبیری شرح منیۃ المصلی ص۱۵۷ ناقلاً عن المحیط

د۔ ھذا کلہ بناء علی ان الکلب نجس العین وقدم تقدم ان الاصح فلا انہ ذکرہ الشیخ کمال الدین

ر۔ کتا نجس العین نہیں ہے (ابوحنیفہ) مترجم درمختار جلد اول ص۱۰۵ مترجم عالمگیری جلد اول ص۲۵۔ مترجم ہدایہ جلد اول ص۹۴۔ ص۱۱۱۔ ص۱۲۸ بہشتی زیور حصہ دوم ص۲۰ بحوالہ حقیقۃ الفقہ۔

ہ۔ مٹی کے برتن میں کتا موہنہ ڈالے تو تین بار دھونے سے پاک ہے بہشتی زیور حصہ اول ص۸۲۔

و۔ بھیگے کتے کے چھینٹوں سے اور اس کے کاٹنے سے کپڑا ناپاک نہیں ہوتا۔ مترجم درمختار جلد اول ص۱۰۵۔ مترجم ہدایہ جلد اول ص۱۱۲ بحوالہ حقیقۃ الفقہ بار دوم ص۱۴۸۔

ز۔ کتے کی بیع جائز ہے۔ مترجم ہدایہ جلد اول ص۱۱۲۔ ایضاً۔

ح۔ کتے کے بالوں کا تکمہ بناتے میں مضائقہ نہیں۔ مترجم جلد اول ص۲۳ ایضاً

ط۔ کتے کی ہڈی اور بال اور پٹھے پاک ہیں۔ مترجم درمختار جلد اول ص۱۰۵۔ مترجم ہدایہ جلد اول ص۱۱۲۔

ی۔ کتے کی کھال کا ڈول اور جائے نماز بنانا جائز ہے۔ مترجم درمختار جلد اول ص۱۰۵۔ مترجم ہدایہ جلد اول ص۱۱۲۔ بحوالہ حقیقۃ الفقہ بار دوم ص۱۴۹

ک۔ مذہب حنفی میں کتے اور بھیڑیے کی کھال ذبح کرنے سے پاک ہو جاتی ہے۔ مترجم منیہ ص۴۹۔ ایضاً۔

ل۔ مذہب اہلحدیث میں ہے۔ کہ زہری نے کہا۔ جب کتا کسی برتن میں چپڑ چپڑ کرے اور اس کے سوا اور پانی نہ ہو تو اس سے وضو کرے۔ اور سفیان ثوری نے کہا قرآن سے ہی یہی نکلتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

فلم تجدوا ماءً فتیمموا۔ تم پانی نہ پاؤ تو تیمم کرو اور کتے کا جھوٹا آخر پانی ہے الخ (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری۔ کتاب الوضو۔ باب الماء الذی یغسل بہ شعر الانسان۔ پہلا پارہ صہ۴۲ مطبع احمدی لاہور) عجب پاک مذہب ہے

م۔ امام بخاری کے نزدیک کتے کا جوٹھا پاک ہے اور کتے کا لعاب عکرمہ اور امام مالک کے نزدیک ایک روایت میں پاک ہے (حاشیہ بخاری ایضاً)

ن۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ایک شخص نے ایک کتا دیکھا۔ جو پیاس کے مارے گیلی مٹی چاٹ رہا تھا۔ اس نے اپنا موزہ اتارا۔ اور اس میں پانی بھر بھر کر اس کو پلانا شروع کیا۔ یہاں تک کہ وہ سیر ہوگیا۔ اللہ تعالےٰ نے اس کے کام کی قدر کی۔ اور اس کو جنت عطا فرمائی (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری مطبع احمدی لاہور۔ کتاب الوضو باب اذا شرب الکلب فی الاناء۔ پہلا پارہ صہ۴۴ سطر ۵) ف۔ اس حدیث سے امام بخاری نے کتے کے پاک ہونے پر دلیل کی ہے۔ کیونکہ اس کے موزے میں کتے نے پانی پیا۔ حالانکہ حدیث میں یہ مذکور نہیں ہے کہ اس نے اپنا موزہ دھویا اور اس کو پاک کیا (حاشیہ ایضاً)

نوٹ۔ حضرات ناظرین انصاف فرماویں مذہب اہلحدیث اور مذہب حنفی میں جب کہ کتا نجس العین نہیں اور پاک ہے۔ تو انکے ہاں اگر گھی یا پانی میں بیٹھا رہے تو کیا ڈر ہے۔

س۔ سور یا کتے کے پیٹھ پر غبار ہو تو (مذہب حنفی) میں تیمم جائز ہے (ابوحنیفہ مترجم ہدایہ جلد اول صہ۱۴۷)

۴۔ اعتراض ملا۔ شیعہ مذہب میں خنزیر کے چمڑہ کا ڈول بنا کر کنوئیں میں پانی نکالنا درست ہے۔ کتاب من لایحضرہ الفقیہ صہ۴۔

جواب۔ مذہب حنفی میں خنزیر کا چمڑا دباغت سے پاک ہوجاتا ہے۔ کتاب مذہب حنفی کبیری صہ۱۴۵ میں امام ابویوسف شاگرد امام

اعظم صاحب سے مروی ہے انہ ای جلد الخنزیر ایضاً لیطھر بالدباغ وتجوز بیعہ والانتفاع بہ والصلوٰۃ فیہ وعلیہ لعموم قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ایما اھاب دبغ فقد طھر رواہ الترمذی من حدیث ابن عباس و رواہ مسلم ۔ کبیری شرح منیۃ المصلی ص۱۴۵، مشکوٰۃ جلد۱ ص۱۵۳

ترجمہ۔ خنزیر کا چمڑا دباغت سے پاک ہوجاتا ہے ۔ اس کی بیع جائز ہے اور اس سے نفع کمانا اور ہے اور اس پر نماز پڑھنا جائز ہے ۔ جناب رسالتمآب صلعم نے فرمایا۔ جو مردار چمڑا رنگا جائے پاک ہوجاتا ہے۔

ب ۔ سور کی کھال دباغت سے پاک ہوجاتی ہے ۔ مترجم منیۃ المصلی ص۴۷ بہ حوالہ خیقۃ الفقہ ص۱۴۹ ۔

ج ۔ مردار جانور کا چمڑا دھوپ یا ہوا میں سکھانے سے پاک ہوجاتا ہے مترجم فتاوے عالمگیری جلد اول ص۳۲ ۔ بہشتی زیور حصہ اول ص۴۷ بہ حوالہ خیقۃ الفقہ ص۱۴۹

د ۔ مردار کی کھال جو دھوپ میں دباغت دی ہوئی ہو ۔ اگر تر ہو جائے تو پاک ہے ۔ مترجم ہدایہ جلد اول ص۹۹ ۔ شرح وقایہ ص۴۸ ۔ بہ حوالہ حقیقۃ الفقہ ص۱۴۹

ہ ۔ مردار جانور کا چمڑا دھوپ یا ہوا میں سکھائے ہوئے پر نماز اور اس کے ڈول سے وضو جائز ہے ۔ مترجم فتاوے عالمگیری جلد اول ص۳۲ ۔ بہشتی زیور حصہ اول ص۴۷

۵ ۔ اعتراض علماء شیعہ مذہب میں ہے کہ چمڑہ مردار میں پانی اور روغن اور دودھ وغیرہ رکھنا درست ہے ۔ اور اس میں پانی و شیر پینا درست ہے کوئی خوف نہیں ۔ کتاب شیعہ من لا یحضر فقیہ ص۴

جواب ۔ مذہب حنفی کا فتوے ہے مردار جانور کا چمڑا دھوپ یا ہوا میں سکھائے ہوئے پر نماز اور اس کے ڈول سے وضو جائز ہے ۔ مترجم عالمگیری جلد اول ص۳۲ ۔ بہشتی زیور حصہ اول ص۴۷ ۔

نوٹ ملا صاحب آپ مردار جانور کے پکے چمڑے کے کپوں میں گھی بھر رکھتے ہیں۔ اہل ہنود کے ہاں کپوں میں گھی پڑا رہتا ہے اور تمام اہل تسنن اس کو خرید کر کھاتے ہیں۔ وہ کس طرح پاک ہیں۔

۶۔ مسائل طہارتِ چاہ

اعتراض ملا۔ شیعہ مذہب میں ہے کہ اگر لڑکا طعام کھانے والا کنوئیں میں پیشاب کر دے تو صرف تین ڈول نکالے جائیں۔ اگر ایسا نہیں تو صرف ایک ڈول۔ کتاب من لا یحضرہ الفقیہ صـ۵۔

۷۔ مسئلہ۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ اگر کنوئیں میں زنبیل گوبہ کی بھری ہوئی یا سرگین کی گر جائے۔ وہ گوبہ خشک ہو یا نہ ہو۔ تو اس کنوئیں کے پانی سے وضو کرنا درست ہے۔ ایضاً صـ۵

۸۔ مسئلہ۔ شیعہ مذہب میں ہے کہ اگر کنوئیں میں گوبہ پڑ جائے۔ تو صرف دس ڈول نکالنے کافی ہیں۔

۳۱۔ مسئلہ۔ مذہب شیعہ میں اگر پانی حوض میں خون کا آلودہ ہاتھ ڈالا جائے تو پانی نجس ہوگا اور اگر پیشاب سے بھرا ہوا ہاتھ ڈول خشک ہو جائے اس میں ڈال کر ملا یا جائے۔ تو پانی پلید نہ ہوگا۔ اور ہاتھ بھی پاک ہو جائے گا جامع عباسی صـ۳۳ سطر ۱۱

۴۱۔ مسئلہ۔ شیعہ مذہب میں اگر کنوئیں میں خنزیر یا بلی یا خرگوش یا لومبڑ مر جائے یا بول آدمی کا پڑ جائے۔ تو صرف چالیس ڈول نکالنے کافی ہیں اگر کنوئیں میں گوبہ خشک یا چوہا مر جائے یا کتا پڑ جائے تو صرف سات ڈول نکالنے کافی ہیں۔ اگر خنزیر لے برتن کو زبان سے چاٹ لیا تو اس برتن کو سات دفعہ دھونا کافی اور نمکسار میں کتا گر کر نمک ہو جائے۔ تو نمک پاک ہے۔ کتاب جامع عباسی صـ۳۵۔ صـ۳۶۔ صـ۳۸۔

۵۱۔ مسئلہ۔ مذہب شیعہ میں اگر کتا پانی میں پڑا ہو اور اس پانی سے

کسی شخص نے ایک پیالہ پانی کا بھر لیا اور اس پیالہ میں کچھ کتے کے بال نہ آئیں
تو پیالہ کا پانی پاک ہے باقی ماندہ پلید جامع عباسی ص۲۴۔

جواب۔ یہ ملاملتانی کے تمام اعتراضات لایعنی ہیں۔ یا تو تجاہل عارفانہ
ہے یا اپنے مذہب سے جہل و نادانی ہے۔ سنو۔

حدیث شریف بیر بضاعة۔ عن ابی سعید الخدری قال
قیل رسول اللہ انتوضأ من بئر بضاعة وھی بئر تلقی فیھا الحیض
ولحوم الکلاب والنتن فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
ان الماء طھور لا ینجسہ شئی۔ رواہ احمد۔ والترمذی وابوداؤد والنسائی۔
مشکوٰۃ شریف باب احکام المیاہ۔ الفصل الثانی۔ جلد اول ص۱۴۹ مطبوعہ امرتسر
ترجمہ۔ حضرت ابوسعید الخدری سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا۔ کیا ہم بضاعہ نامی کنوئیں سے وضو کریں
اور وہ کنواں ہے۔ کہ اس میں کپڑے حیض کے اور کتوں کے گوشت اور
گندگی ڈالی جاتی ہے۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔
تحقیق پانی پاک ہے۔ کوئی چیز اس کو نجس نہیں کرتی۔ ابوداؤد کی روایت میں
ہے کہ اس کنوئیں سے جناب رسول صلعم کو پانی پلایا جاتا تھا۔

حدیث شریف مقدار پانی۔ عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے۔ کہ
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا۔ کہ جنگل کی زمین میں
پانی ہوتا ہے (توبھہ۔ تالاب) اور اس پر ہر قسم چارپائے اور درندے آتے
ہیں۔ جناب صلعم نے فرمایا۔ جس وقت کہ پانی دو قلہ یعنی سوا چھ من۔ پانچ
مشک ہو تو وہ پلید نہیں ہوتا (اذا کان الماء قلتین لم یحمل الخبث۔
فانہ لا ینجس) رواہ احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ النسائی۔ الدارمی۔ ابن ماجہ
مشکوٰۃ جلد اول ص۱۴۹۔ باب احکام المیاہ۔ فصل الثانی مطبوعہ امرتسر)

حدیث شریف۔ حضرت جابر سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ

صلعم سے سوال کیا گیا۔ کہ یا ہم اس پانی سے وضو کریں جسکو گدھوں نے جوٹھا کیا ہو فرمایا کہ ہاں اور اس پانی کے ساتھ وضو کرو جس کو سب درندوں (سور۔ کتا۔ بھیڑیا۔ شیر۔ وغیرہ) نے (مشکوٰۃ جلد اول۔ احکام المیاہ صفحہ ۱۵۱)

حدیث شریف۔ عمر نے کہا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلعم سے سنا کہ وہ فرماتے تھے۔ کہ درندوں کے لیئے وہ چیز ہے۔ جو اپنے پیٹوں میں ڈال لیں اور جو باقی رہے اور وہ ہمارے واسطے پاک کرنے والا اور پینے کے قابل ہے (مشکوٰۃ جلد اول۔ احکام المیاہ صفحہ ۱۵۱)۔

حدیث شریف باب الحیاض۔ ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ کسی نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان حوضوں کا حکم پوچھا۔ جو مکہ اور مدینہ کے بیچ میں ہیں۔ کہ انپر درندے بھی آتے ہیں۔ (جیسے شیر۔ بھیڑیا۔ چیتا وغیرہ) اور کتے بھی اور گدھے بھی (خواہ جنگلی ہوں۔ خواہ شہری) اور انکے پانی سے طہارت کرنے کو پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا جو وہ اپنے پیٹ میں اٹھا لے گئے وہ انکا ہے۔ جو حوض میں بچ گیا۔ وہ ہمارے لیئے پاک کرنے والا ہے (رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ جلد اول صفحہ ۴۳ و مشکوٰۃ جلد اول باب احکام المیاہ صفحہ ۱۵۱۔ امرتسری)

حدیث شریف۔ حضرت جابر نے کہا ہم ایک جوہڑ پر پہنچے اور اس میں ایک گدھا مرا پڑا تھا۔ ہم اس کے استعمال سے رکے۔ جب رسول اللہ صلعم پہنچے۔ تو آپ نے فرمایا پانی ایسی چیز ہے۔ کہ اس کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔ پھر ہم نے اس میں سے پیا اور آسودہ ہوئے اور لاد لیا (رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ جلد اول صفحہ ۱۴۳)

اجماع۔ علماء کا اجماع اس پر ہے کہ پانی قلیل ہو یا کثیر اور اس میں نجاست گر گئی۔ اور اس کا رنگ یا بو یا مزہ بدل گیا۔ تو وہ نجس ہے۔ غرض پانی ناپاکی کے گرنے سے نجس نہیں ہوتا۔ تھوڑا ہو یا بہت مگر جب کوئی وصف

اس کا بدل جائے اور یہی مذہب ہے ابن عباس اور ابو ہریرہ اور حسن بصری اور ابن مسیب اور عکرمہ اور ابن ابی لیلی کا یہی قول ہے۔ ثوری اور داؤد ظاہری اور نخعی اور جابر بن زید اور اور امام مالک اور غزالی کا اور اہلبیت میں سے اسی کے قائل ہیں قاسم اور امام یحیی (مترجم ابن ماجہ جلد اول صفحہ ۱۷۴)

دوم۔ اب کنوئیں اور پانی کے احکام مذہب حنفی کے بھی غور سے ملاحظہ فرما کر شرمندہ ہوں

الف۔ وہ دردہ حوض میں آدمی کا پیشاب یا نجاست پڑ جائے تو وہ پاک ہے۔ مترجم درمختار جلد اول صفحہ ۹۵۔ وبہشتی زیور حصہ اول صفحہ ۷۶۔ منقول از حقیقۃ الفقہ صفحہ ۱۴۱۔

ب۔ وہ دردہ حوض میں کتا مردہ پڑا ہو۔ تو اس کی دوسری طرف وضو جائز ہے۔ بہشتی زیور حصہ اول صفحہ ۷۶۔ منقول از حقیقۃ الفقہ صفحہ ۱۴۱ باب پانی کے بیان میں۔

ج۔ کتا بہتے پانی میں بیٹھے۔ تو نشیب کی طرف وضو جائز ہے اگر وصف نہ بدلے۔ مترجم فتاوے عالمگیری جلد اول صفحہ ۲۱۔ شرح وقایہ صفحہ ۳۹۔ مترجم ہدایہ جلد اول صفحہ ۹۳ منقول از حقیقۃ الفقہ صفحہ ۱۴۱)

د۔ حوض میں کتا گر گیا اور مر گیا۔ اگر تہ میں بیٹھ گیا۔ تو وضو جائز ہے مترجم درمختار جلد اول صفحہ ۹۵۔

ہ۔ حوض میں جس جگہ نجاست گرے اسی جگہ سے وضو جائز ہے۔ مترجم فتاوے عالمگیری جلد اول صفحہ ۲۲۔

و۔ پیپ کو راوی ہیں لے کر پانی میں ڈالا جائے۔ تو پانی پاک ہے مترجم ہدایہ جلد اول صفحہ ۴۵

ز۔ پیشاب کی چھینٹیں اس قدر پانی میں گریں۔ کہ پانی نہ ملے تو پاک ہے۔ مترجم درمختار جلد اول صفحہ ۱۵۴۔

ح ۔ پانی کے کٹورے میں چوہا گر جائے تو پانی پاک ہے ۔ مترجم ہدایہ جلد اول صفحہ ۱۱۵

ط ۔ بیوسی بکری مری ہوئی کی پانی میں گر جائے تو پانی پاک ہے مترجم منیتہ المصلی صفحہ ۴۵ ۔

ی ۔ کنوئیں میں کتا گر جائے ۔ اگر منہ نہ ڈوبے تو پانی پاک ہے ۔ مترجم درمختار جلد اول صفحہ ۱۰۵ ۔ مترجم ہدایہ جلد اول صفحہ ۱۱۲ ۔ منقول از حقیقتہ الفقہ بار دوم صفحہ ۱۴۳ ۔

ک ۔ ودندے کنوئیں ہیں گر جاویں اور زندہ نکالے جائیں ۔ اگر منہ نہ ڈوبے تو پانی پاک ہے ۔ مترجم فتاوے عالم گیری جلد اول صفحہ ۲۵ ۔ ایضاً

ل ۔ غسل شدہ مردہ کنوئیں میں گرے تو پانی پاک ہے ۔ مترجم فتاوے عالم گیری جلد اول صفحہ ۶۵ ۔

م ۔ جنبی نے ڈول ڈھونڈھنے کے لئے غوطہ لگایا ۔ تو جنبی اور پانی دونوں پاک ہیں (محمد) فتاوے عالم گیری مترجم جلد اول صفحہ ۲۹ ۔ منقول از حقیقتہ الفقہ صفحہ ۱۴۳

ن ۔ کنوئیں میں بکری کا پیشاب گرے تو پاک ہے (محمد) مترجم ہدایہ جلد اول صفحہ ۱۱۷

س ۔ پیشاب کی باریک چھینٹیں کنوئیں میں پڑ جائیں تو پانی نکالنے کی ضرورت نہیں ۔ مترجم درمختار جلد اول صفحہ ۱۱۱ ۔ از حقیقتہ الفقہ صفحہ ۱۴۳

ع ۔ سور نمک سار میں گر کر نمک ہو جائے تو پاک ہے (ابو حنیفہ و محمد) مترجم عالم گیری جلد اول صفحہ ۶۰ ۔ از حقیقتہ الفقہ صفحہ ۱۴۵

ف ۔ مذہب شیعہ میں آدمی کا پاخانہ گیلا ہو یا گر کر پھٹ گیا الخ تو پچاس ڈول نکالیں ۔ دینیات کی دوسری کتاب صفحہ ۲۱ فرمایئے ملا صاحب اس میں کیا اعتراض ہے ۔

ص۔ مذہب سنی و اہلحدیث میں سور کے جوٹھے برتن کو تین بار دھونا کافی ہے۔ دیکھو تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری پارہ اول صـ۴۷ ۔ حاشیہ مطبع احمدی لاہور۔ کتاب الوضو۔

مسئلہ ۹ جلق کرنا شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ مشت زنی کرنی درست ہے۔ کوئی خوف نہیں۔ کتاب فروع کافی جلد دوم صـ۲۲۴۔

جواب۔ ملا ملتانی کی ایمانداری و صداقت کا یہ نمونہ ہے کہ احادیث کو چھوڑ کر اور الفاظ کے غلط معنے کر کے آئمہ پاک پر تہمت لگاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ سے ہرگز نہیں شرماتا۔ حالانکہ لاشئی علیہ کے معنے ہیں کہ مخلوق پر کوئی حد نہیں اور ممانعت جلق و مشت زنی میں، واحادیث موجود ہیں۔

حدیث شریف ممانعت جلق۔ سالتہ عن الخضخضہ فقال ھی من الفواحش (فروع کافی جلد دوم صـ۲۲۴) جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے مشت زنی کی بابت پوچھا گیا۔ جناب نے فرمایا وہ فحش کام ہے خضخضۃ جلق زدن منتہی الارب خضخضہ کے معنے مشت زنی کرنا ہے

دوسری حدیث عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی الرجل ینکح بھیمۃ اویدلک فقال کل ما انزل بہ الرجل ماءہ من ھذا وشبھہ فھو زنا، (فروع کافی جلد دوم صـ۲۲۴) جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا۔ کہ ایک شخص جانور سے وطی کرتا ہے یا مشت زنی کرتا ہے۔ اس کا کیا حکم ہے۔ فرمایا جو شخص اس مایہ حیات کو اس طرح ضائع کرتا ہے۔ پس وہ زنا کرتا ہے۔

اب مذہب حنفی کے جلق کے واسطے مسائل و فتاوے پاک کا بھی ملاحظہ ہو

الف۔ روزہ میں ہاتھ سے منی نکالنے سے روزہ فاسد نہیں۔ مترجم

درمختار جلد اول صـ ۵۱۲ـ مترجم ہدایہ جلد اول صـ ۹۳ـ منقول از حقیقۃ الفقہ صـ ۱۵۷
فتاوےٰ قاضی خاں جلد اول صـ ۱
ب ۔ اگر زنا کے خوف سے جلق لگا کر منی نکال دے تو توقع ہے کہ وبال نہ ہو۔ مترجم درمختار جلد اول صـ ۵۱۲ منقول از حقیقۃ الفقہ صـ ۱۵۷
ج ۔ منی اپنے ہاتھ سے نکالے یا عورت کے ہاتھ سے یا عورت و مرد باہم ننگے ہو کر شرمگاہیں ملائیں ۔ اگر انزال نہ ہو تو روزہ فاسد نہیں ۔ مترجم درمختار جلد اول صـ ۵۱۵ ۔ از حقیقۃ الفقہ ۔
د ۔ کیسے جلق لگائی یا عورت سے سوا فرج کے صحبت کی اور منی نکلنے پر ذکر کو پکڑ لیا ۔ بعد جانے شہوت کے ذکر کو چھوڑنے پر منی نکلے ۔ تو غسل واجب نہیں نزدیک ابو یوسف شاگرد امام اعظم ، مترجم ہدایہ جلد اول صـ ۶۹ از حقیقۃ الفقہ کتاب سنی صـ ۱۳۹)
۱۰ ۔ مسئلہ ۱ ۔ اعتراض ملا ۔ شیعہ مذہب میں عورت حیض و نفاس والی اور جنبی اور جنبیہ مرد و عورت کو قرآن مجید کا پڑھنا جائز و درست ہے ۔ کوئی خوف نہیں ۔ کتاب استبصار صـ ۵۵ ۔ فروع کافی صـ ۱۵ ۔
جواب ۔ اس کا راوی محمد بن اسماعیل ۔ مجہول الحال ہے ۔ روائت قابل سند نہیں ۔ اسماء الرجال نجاشی ۔
فتوےٰ حنفی حیض و نفاس کی حالت میں دعا کی نیت سے الحمد پڑھے تو درست ہے (ابو حنیفہ بہشتی زیور حصہ دوم صـ ۱۳ ۔ از حقیقۃ الفقہ ۔
ب ۔ حالت جنابت میں آئت سے کم پڑھنا جائز ہے ۔ مترجم درمختار جلد اول صـ ۹۷ ۔ عالمگیری جلد اول صـ ۱۵ ۔ شرح وقایہ صـ ۲ ۔ بہشتی زیور حصہ دوم صـ ۱۳ ۔ از حقیقۃ الفقہ مترجم ۔ بقول مالک حائض را قراۃ قرآن جائز است کنز فارسی صـ ۹ سطر د ۔
ج ۔ جنبی بطور دعا کے سورہ فاتحہ پڑھے تو کچھ ڈر نہیں ۔ فتاوےٰ عالمگیری

جلد چہارم صفحہ ۲۶۵ مترجم

۱۱۔ مسئلہ۔ اعتراض ملا۔ شیعہ مذہب میں کتے اور خنزیر کی ہڈیاں و پشم پاک و صاف ہیں۔ جامع عباسی صفحہ ۳۷

جواب دیکھو نمبر اول۔ نمبر ۳۔ مذہب حنفی میں ہے کہ کتے کی ہڈی اور بال اور پٹھے پاک ہیں۔ مترجم در مختار جلد اول صفحہ ۱۰۱۔ مترجم ہدایہ جلد اول صفحہ ۱۲۱ ب۔ مردے کی پانچ چیزیں پاک ہیں۔ بال۔ ہڈی سکھر سینگ۔ پٹھے شرح وقایہ صفحہ ۵۰۔

۱۲۔ مسئلہ۔ شیعہ مذہب میں کپڑے آلودہ شدہ شراب سے نماز درست ہے۔ جامع عباسی صفحہ ۳۷۔

جواب۔ یہ ابن بابویہ کا قول ہے۔ کسی امام پاک کا فرمان و حکم ہرگز نہیں اور ہم پر حجت نہیں۔

فتوے احنفی۔ فاسقوں کے کپڑے جو شراب سے پرہیز نہیں کرتے نجس نہیں ہوتے۔ اصح یہ ہے۔ ان میں نماز مکروہ بھی نہیں۔ مترجم ہدایہ جلد اول صفحہ ۲۴۰

۱۳-۱۴-۱۵۔ نمبروں کے جوابات اعتراض نمبر ۶۔ طہارت جاہ میں گذرے

۱۶۔ اعتراضات ملا ملتانی۔ مذہب شیعہ میں اگر کسی بے شبہ اپنے بیٹے کی بیوی سے صحبت کی۔ تو صرف اس کو دو مہر دینے آتے ہیں ایک بعوض دخول دوم بعوض فسخ نکاح میاں لپر وزن۔ کتاب جامع عباسی صفحہ ۱۴۵ جلد دوم

۱۷۔ مسئلہ۔ شیعہ مذہب میں اگر باپ نے ایک عورت سے نکاح کیا۔ اور اس کی لڑکی سے اس کے فرزند نے پھر بے شبہ زوجہ فرزند سے باپ نے وطی کر لی۔ اور بیٹے نے ماں سے کر لی۔ تو اس صورت میں نصف نصف

حق مہر وطی کنندگاں کو دینا پڑے گا۔ جامع عباسی ص۱۴۵)

الزامی جوابات

فقہ حنفی

الف۔ لڑکے نے بدنیتی سے سوتیلی ماں پر ہاتھ ڈالا۔ تو وہ عورت اپنے شوہر پر حرام ہے۔ بہشتی زیور حصہ چہارم ص۶)

ب۔ جس بیوی سے مرد کم عمری میں صحبت کر چکا ہو۔ اور پھر اسکو طلاق دیدے تو اس کی بیٹی سے اس مرد کا نکاح درست ہے۔ مترجم درمختار جلد دوم ص۱۴۔ از حقیقتہ الفقہ۔

ج۔ سات آٹھ برس کی لڑکی سے جماع کیا۔ تو اس لڑکی کی ماں مرد پر حرام نہیں ہوگی۔ مترجم عالمگیری جلد دوم ص۱۵

د۔ مرد کا آلہ منتشر ہوا اور اس نے بشہوت جورو کو طلب کیا۔ اس کے درمیان میں اس نے بیٹی کی ٹانگوں میں داخل کیا۔ تو اگر حرکت انتشار کی نہ بڑھے تو جورو حرام نہیں اور اگر بڑھ گئی تو جورو حرام ہے۔ مترجم عالمگیری جلد دوم ص۱۶ (شرم) از حقیقتہ الفقہ ص۱۶۰

ہ۔ ساس نے لڑائی میں اپنے داماد کا ذکر پکڑ لیا۔ پھر ساس نے کہا کہ میں نے شہوت سے نہیں پکڑا تھا۔ تو اس کے قول کی تصدیق کی جائے گی۔ مترجم عالمگیری جلد دوم ص۱۸

و۔ بیٹے نے سوتیلی ماں کا بوسہ لیا۔ تو بیٹا مہر کا ضامن ہوگا۔ مترجم درمختار جلد دوم ص۹

ز۔ بیٹے نے سوتیلی ماں سے جماع کیا۔ تو بیٹا مہر کا ضامن نہ ہوگا۔ مترجم

درمختار جلد دوم صہ ۹

ح۔ شراب اور سور مہر کے بدلے میں ہو تو نکاح جائز ہے۔ مترجم شرح وقایہ صہ ۲۴۹۔ کنز الدقائق باب المہر صہ ۲۱۴۔ ازحقیقتہ الفقہ بار دوم صہ ۱۶ وکیو تحمیم

۱۸ مسئلہ۔ اگر آقا نے اپنی باندی کا نکاح غلام سے کردیا۔ اور پھر آقا نے اپنے غلام کی زوجہ باندی نکاح کردہ سے دخول کیا۔ تو اس صورت میں بر صیغہ مسنون بہ عوض دخول غلام کو کوئی شے بطور ہدیہ دیدینی چاہیئے۔

جواب۔ فتاوے خلقی۔ بیٹے یا پوتے کی لونڈی سے زنا کرے تو حد نہیں۔ مترجم درمختار جلد دوم صہ ۲۱۱۔ شرح وقایہ صہ ۳۳۴

ب۔ دادا یا دادی کی لونڈی سے زنا کرے تو حد نہیں۔ مترجم درمختار جلد دوم صہ ۲۱۲۔ ازحقیقتہ الفقہ۔

ج۔ ماں یا جورو کی لونڈی سے حلال جان کر صحبت کرے۔ تو حد نہیں شرح وقایہ صہ ۳۳۴

۱۹ مسئلہ۔ شیعہ مذہب میں اگر سنی شیعہ ہو جاوے تو حکم اس کا حکم کفر ہے۔ جامع عباسی جلد اول صہ ۱۳۵

جواب۔ یہ سچ ہے کیونکہ سنی اصول دین امامت کا قائل نہیں تھا۔ اب وہ مذہب شیعہ پاک میں داخل ہوا۔ تو اس کو غسل کرکے توحید و رسالت و امامت کا اقرار کرنا چاہیئے۔ تاکہ پاک وصاف ہو جائے۔

۲۰ مسئلہ۔ شیعہ مذہب میں روزہ دار کو بحالت روزہ شعروں میں تعریف آئمہ دین مقدسات علیہ السلام کی کرنی منع ہے۔ جامع عباسی صہ ۱۳۵

جواب۔ کیا ہرج ہے لا تشرک بعبادۃ ربہ احدا پر عمل ہے۔

۲۱ مسئلہ۔ شیعہ مذہب میں منصب علی منصب خدا ہے۔ تفسیر لوامع التنزیل

جواب۔ اس کا جواب پیچھے مدلل دیا گیا ہے۔

۲۲ مسئلہ۔ شیعہ مذہب میں سید کی لڑکی سے نکاح ہر ایک مسلمان کا

درست ہے۔ چاہے جس قوم سے ہو۔ تفسیر لوامع التنزیل۔

جواب۔ یہ مجتہد کی اپنی رائے ہے۔ ہمارے واسطے حجت نہیں سیدانی کے ساتھ امتی کا نکاح کرنا ناجائز ہے۔ سادات کرام حسب و نسب میں اعلیٰ۔ پاک و مقدس۔ اولاد رسول مقبول صلعم۔ قابل ادب و عزت ہیں۔ سادات کا کفو۔ امتی سے ہرگز نہیں۔ وہ امت کے سروا شریف ہیں۔ باقی مسلمان کم درجہ پر ہیں۔ دیکھو رسالہ اہانت السادات مولفہ سیدنا و مولانا مولوی زین العابدین صاحب بٹالوی۔

۲۳ مسئلہ۔ شیعہ مذہب میں طبیب کو اجنبیہ عورت کی شرمگاہ دیکھنی درست ہے۔ حق الیقین صفحہ ۲۲۴

جواب۔ بحالت مجبوری۔ علاج کے واسطے کوئی ہرج نہیں۔ ڈاکٹر صاحبان زنانہ علاج بکثرت کرتے ہیں۔ اور بعض دفعہ مستورات پر اپریشن کرنا پڑ جاتا ہے۔ جان بچانی فرض ہے۔ منع کہاں ہے۔

۲۴ مسئلہ۔ اعتراض ملا ملتانی۔ شیعہ مذہب میں عورت کی دبر میں وطی کرنا درست ہے۔

وطی فی الدبر۔ مذہب امامیہ میں وطی فی الدبر حرام یا مکروہ تحریمہ ہے اور اور استبصار کی احادیث سب ضعیف ہیں اور قول مولف ہمارے واسطے حجت نہیں۔ بلکہ مذہب سنی حنفی میں وطی فی الدبر جائز ہے۔ صحیح بخاری مترجم مطبع احمدی پارہ اٹھارہ صفحہ ۹۷۔ کتاب التفسیر میں ہے نافع نے کہا کہ عبد اللہ ابن عمر نے کہا کہ فاتوا حرثکم انی شئتم سے یہ مراد ہے کہ مرد عورت سے دبر میں جماع کرے۔

ب۔ نافع نے کہا کہ جب ابن عمر قرآن کی تلاوت کرتے تو تلاوت سے فارغ ہونے تک بات نہ کرتے۔

(راوی کہتا ہے) ایک دن قرآن میں نے لیا اور سورہ بقر یاد سے پڑھ رہے

تھے۔ جب اس آیت پر پہنچے نساءکم حرث لکم تو مجھ سے کہنے لگے تو جانتا ہے یہ آیت کس باب میں اتری ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ ابن عمر نے کہا فلاں فلاں باب میں ف ۱۔ اس روایت میں یہ صراحت نہیں کس بات میں اتری۔ اسحاق بن راہویہ کی روایت میں اس کی صراحت ہے کہ عورتوں سے دبر میں جماع کرنے کے باب میں اتری۔ ابن عمر سے اس کی اباحت (جائز ہونا) ہے اور امام مالک اور شافعی بھی پہلے اسی کے قائل تھے۔ ف ع ۲۔ یہ لفظ دبر میں امام بخاری نے چھوڑ دیا۔ ابن جریر نے اس کو موصول کیا۔ اس میں صاف مذکور ہے۔ یا تیہا فی الدبر۔ ف ع ۳۔ اس کو طبرانی نے وصل کیا۔ اس میں صاف یوں ہے کہ یہ آیت وطی فی الدبر کی اجازت میں اتری۔ ف ع ۴۔ بعضوں نے کہا۔ انی۔ این کے معنوں میں ہے۔ یعنے جہاں چاہو۔ قبل یا دبر میں اور وطی فی الدبر کو انہوں نے جائز رکھا ہے۔ مازری نے کہا۔ اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ جو وطی فی الدبر کو درست کہتا ہے۔ وہ انی کو این کے معنوں میں لیتا ہے۔ حافظ نے کہا عموم لفظ کا اعتبار رہا کرتا ہے نہ خصوص سبب کا تو آیت سے وطی فی الدبر کا جواز نکلیگا ایک جماعت اہلحدیث جیسے بخاری۔ اور ذہلی اور بزار اور نسائی اور ابو علی نیشا پوری اس طرف گئی ہے۔ کہ وطی فی الدبر کی ممانعت میں کوئی حدیث ثابت نہیں ہے (حاشیہ بخاری مترجم ص ۶۷ پ ۱۸)۔ مطلب یہ ہے کہ آیت سے وطی فی الدبر کا جواز نکلتا ہے الخ (حاشیہ بخاری ایضاً ص ۶۸ پ ۱۸)۔

ج۔ رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ جلد اول مطبع صدیقی لاہور ص ۲۱۲ سطر ۱۱ پر صاف لکھا ہے۔ لیکن اپنی بی بی سے یا لونڈی سے دبر میں صحبت کرنا قطعی حرام نہیں ہے۔ یعنی الیا حرام کہ اس کا منکر کافر ٹھہرے۔ کیونکہ کسی آیت یا متواتر حدیث سے اس کی حرمت صاف ثابت نہیں ہوتی اور اسی وجہ سے ایک طائفہ علماء نے فاتوا حرثکم انی شئتم سے وطی فی الدبر کو جائز بھی رکھا ہے الخ ملا صاحب آنکھیں کھول کر پڑھو تفسیر درمنثور سیوطی جلد اول ص ۲۶۵/۲۶۶ ضرور دیکھو۔

د۔ فتوے احنفی۔ غلام یا لونڈی یا بیوی سے اغلام کرے تو بالاجماع حد نہیں۔ مترجم درمختار جلد دوم صہ ۴۱۵۔ مترجم فتاوے عالمگیری جلد ۲ صہ ۶۷۳ ازحقیقتہ الفقہ صہ ۱۶۳۔ کتاب الحدود

۸۔ اغلام کرنے سے حد نہیں آتی (ابوحنیفہ) مترجم درمختار جلد دوم صہ ۴۱۵ مترجم عالمگیری جلد دوم صہ ۶۷۳۔ مترجم ہدایہ جلد دوم صہ ۴۵۸۔ شرح وقایہ صہ ۳۲۲ المترجم الکنز صہ ۱۹۲۔ مترجم قدوری صہ ۲۲۶ ازحقیقتہ الفقہ صہ ۱۶۴۔ کتاب الحدود۔

و۔ ابن ملیکہ استاد امام اعظم صاحب کو فی وطی فی الدبر کیا کرتا تھا۔ (درمنثور سیوطی صہ ۲۲۶)

ذ۔ عورت کیساتھ اغلام کرنے سے حرمت نہیں آتی۔ مترجم درمختار جلد ۲ صہ ۱۴۱۔ مترجم عالمگیری جلد دوم صہ ۱۶۔

۵۲ مسئلہ۔ شیعہ مذہب میں عاریتہً فرج یعنی مانگواں فرج اپنے بھائی کو دینا درست ہے۔ کتاب استبصار جلد دوم صہ ۷۵

جواب۔ حدیث میں یہ الفاظ نہیں تو ملا صاحب آپ کی ایمانداری اور ایمانی صداقت کا فوٹو ہے کہ جھوٹ لکھتے ہو۔ پھر اس حدیث کے راوی ضعیف ہیں۔ اگر ضعیف نہ بھی ہوں تو یہ باب حکم ولد الجاریتہ المجللتہ میں جاریہ لونڈی کے ہبہ کا مسئلہ ہے۔ جو آپ کے مذہب سنی میں بھی جائز ہے۔ سنو۔ کشف المغطا عن کتاب الموطا مطبع صدیقی لاہور صہ ۳۳۸ سطر ۱۵ پر ہے۔ عبدالملک بن مروان نے ایک لونڈی اپنے دوست کو ہبہ کی۔ پھر پوچھا اس سے حال اس لونڈی کا اس نے کہا میرا ارادہ ہے کہ میں اس لونڈی کو اپنے بیٹے کو ہبہ کردوں الخ

فتوے احنفی۔ کسی کی لونڈی رہن ہو اور وہ اس سے زنا کرے۔ تو حد نہیں۔ مترجم درمختار جلد دوم صہ ۴۰۲۔

ب۔ کسی کی لونڈی کو غصب کرکے زنا کرے تو حد نہیں۔ مترجم درمختار جلد دوم صہ ۴۱۷

ج - ماں یا جورو کی لونڈی سے حلال جانکر صحبت کرے تو حد نہیں۔ شرح وقایہ صفحہ ۳۳۰ - از حقیقتہ الفقہ۔

د - باپ کی لونڈی سے حلال جانکر بھی وطی کر لے تو حد نہیں۔ شرح وقایہ صفحہ ۳۳۰ کنز صفحہ ۱۹۱ - از حقیقتہ الفقہ۔

ہ فتوے ابو یوسفی حنفی (امام ابو یوسف شاگرد امام اعظم صاحب کے فنی کا فتوے)

اول - ابن مبارک کہتے ہیں - کہ جب ہارون الرشید خلیفہ ہوا - تو اس کا دل مہدی کی ایک کنیزک پر آگیا - اور اس کو طلب کیا - لیکن اس نے یہ کہہ کر انکار کیا - کہ میں تمہارے والد کی ہم خوابہ رہ چکی ہوں - اس لئے تم مجھ سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے - لیکن ہارون الرشید دل کے ہاتھوں مجبور تھا - اس نے فوراً قاضی ابو یوسف کو بلایا اور اس سے چارہ کار پوچھا اس نے کہا کہ امیر المومنین یہ فرض کر لینا کہ تمام کنیزکیں سچ بولا کرتی ہیں - صحیح نہیں ہے ممکن ہے کہ وہ جھوٹ بولتی ہو - اس کو آپ سچا نہ جانئے اور کام دل حاصل کیجئے (تاریخ الخلفا علامہ سیوطی مترجم صفحہ ۱۵۱)۔

دوم - عبد اللہ بن یوسف کہتے ہیں - کہ ہارون الرشید نے قاضی ابو یوسف سے کہا کہ میں نے ایک کنیزک خریدی ہے - مگر میں چاہتا ہوں کہ اسے قبل استبرا صحبت کروں - اگر کوئی حیلہ ہو تو بتلائے - قاضی ابو یوسف نے کہا کہ اس کو اپنے کسی بیٹے کو ہبہ کر دیجئے اور پھر اس سے نکاح کر لیجئے قاضی صاحب کو ایک لاکھ درہم انعام ملا (تاریخ الخلفا سیوطی مترجم زمیندار پریس لاہور صفحہ ۱۵۱)

۲۹ مسئلہ - شیعہ مذہب میں عورت فاجرہ سے متعہ کرنا بھی درست ہے کتاب شیعہ استبصار جلد دوم صفحہ ۴۷

جواب - فاجرہ عورت سے جائز ہے جب کہ نکاح دائمی ہو - خاص حاشیہ پر لکھا ہے اذا کان النکاح علی سبیل الدوام بالفاجرۃ - ملا صاحب

آپ آنکھ بند کرکے نہ دیکھا کریں۔ دوسری آنکھ سے بھی دیکھیں۔
۲۷۔ مسئلہ۔ شیعہ مذہب میں ایک بار متعہ کرنے سے امام حسین علیہ السلام کا درجہ ملتا ہے۔ دو دفعہ کرنے سے امام حسن علیہ السلام کا تین دفعہ کرنے سے حضرت مولا مشکلکشا علی علیہ السلام کا۔ چوتھی دفعہ کرنے سے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا درجہ ملتا ہے دیکھو کتاب شیعہ برہان المتعہ صہ ۵۲

جواب۔ ڈوبتا ہوا انسان تنکے کا سہارا لیتا ہے۔ ملا صاحب کا سکہ و یارو ختم ہو گیا ہے۔ کہ اصول و فروع کتب احادیث معتبر و مذہب شیعہ کو چھوڑ کر برہان المتعہ رسالہ کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہیں۔ اور پھر اصل عبارت اصل کتاب کی نہیں لکھتے۔ ملا صاحب جب تک کسی امام پاک علیہ السلام کا فرمان نہ ہوگا۔ ہم کسی مجتہد کی شخصی رائے پر پابند نہ ہونگے۔ ہمارے واسطے اللہ تعالے کا حکم ہے۔ یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولوا الامر منکم۔ آپ ہمیشہ شیعہ کے مقابلہ میں شیعہ کے اصول حدیث واصول زرین کا لحاظ رکھیں

ب۔ تحقیقی جواب یہ ہے کہ ترغیب ثواب کے واسطے ہمیشہ بیان کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ مذہب سنی کی کتب احادیث میں اس کا بہت ذکر ہے ترمذی باب مناقب میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو امام حسنؑ اور امام حسینؑ اور انکے والدین سے محبت رکھے وہ میرے درجہ کے برابر میرے ساتھ بہشت میں ہوگا۔ کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ سیدنا محمد رسول اللہ صلعم بن جائے گا۔ نہیں بلکہ یہ کہ معیت رسول مقبول صلعم اس کو حاصل ہوگی۔

ج۔ صراح صہ ۶۷ پر درجہ کے معنے۔ پایہ۔ پائگاہ۔ طریق۔ رستہ پاؤں رکھنے کی جگہ۔ یہ ظاہر ہے کہ جو کسی نبی یا امام کی حکم کی تعمیل کرتا ہے تو وہ انکے رستہ پر چلتا ہے۔ اس کی راہ امام کی راہ ہو جاتی۔ جیسا کہ سبیل المومنین کو اللہ تعالے نے اپنا صراط مستقیم فرمایا ہے۔ اور صواعق محرقہ صہ ۲۳۹ پر درجہ

مراد معیت مذکور ہے۔ چونکہ متعہ فعل و سنت رسول مقبول صلعم جسکو خلیفہ عمر نے بند کردیا تھا۔ پس جو اس مردہ سنت کو زندہ کرے۔ اس کو معیت رسول مقبول صلعم نصیب ہوگی۔ جیسا کہ مشکوٰۃ میں ہے کہ جو سنتِ نبوی کو زندہ کرے اسکو سو شہید کا ثواب ملے گا۔

۲۸۔ اعتراض ملا ملتانی۔ شیعہ مذہب میں کنجریوں کی کمائی حلال ہے کتاب فروع کافی جلد دوم صہ ۴۳

الجواب۔ ملا صاحب زور سے پڑھو۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ ملا ہو کر کیوں جھوٹ لکھتے ہو۔ شرم کرو اصل روایت پڑھو عن ابی بصیرۃ قال سالت عن ابا عبد اللہ علیہ السلام من کسب المغنیات فقال التی یدخل علیھا الرجال حرام۔ والتی تدعا الی الاعراس لیس بہ باس۔ ترجمہ جناب ابی بصیرہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے گانے والی عورتوں کی کمائی کی بابت پوچھا۔ جناب نے فرمایا جو عورتیں پیشہ کراتی ہیں۔ انکی کمائی تو حرام ہے اور جو گانے والی عورتیں بیاہ وشادی پر بلائے جاتے ہیں انکی کمائی میں کچھ ڈر نہیں۔ اور اس روایت مذکورہ میں مغنیات کی یوں تشریح کی گئی ہے قال المغنیہ التی تزف العرائس۔ جو گانے والی دلہن کے زفاف میں بلائے جاتے ہیں۔ جاہل ملا نے عمداً عبارت حذف کردی ہے۔ شاید دوسری آنکھ سے نظر نہیں پڑی۔

ب۔ فتوے احنفی۔ مذہب حنفی میں ہے زانیہ عورت کنجری کی خرچی حلال ہے۔ دیکھو چلپی حاشیہ شرح وقایہ صہ ۲۹۸۔

ج۔ جس عورت کو اجارہ پر لیا ہو خرچی دے کر زنا کرے تو حد نہیں۔ ترجمہ درمختار جلد دوم صہ ۴۱۶۔ مترجم فتاوے عالمگیری جلد ۲ صہ ۹۷۔ کنز صہ ۱۹۳

۲۹۔ اعتراض ملا ملتانی۔ شیعہ مذہب میں اگر کسی نے نکاح اپنی ماں وغیرہ محرمات سے کیا اور پھر اس کے ساتھ دخول کیا اور اس سے

لڑکا پیدا ہؤا۔ اور اگر اس لڑکے کو کسی نے کہا کہ تو حرام زادہ ہے کہ کہنے والے پر حد لگ جائے گی۔ کیونکہ ماں بہن وغیرہ کے ساتھ جو نکاح کیا گیا تھا وہ من وجہ صحیح اور درست تھا۔ کتاب فروع کافی جلد دوم صفحہ ۲۶۲)

الجواب معترض نے مفہوم روایت بیان کرنے میں سراسر خیانت کی ہے۔ حالانکہ اسی روایت میں صاف لکھا ہے کہ محرمات سے نکاح حرام ہے یہ روایت نہ کسی امام پاک کی ہے اور نہ ہی کسی مجتہد اعظم کا فتوے ہے۔ یہ کلام یونس نامی کی ہے۔ جو مجہول الحال ہے نہ وہ ہمارا امام ہے نہ وہ امام سے روایت کرتا ہے۔ اس لئے ہمارے واسطے قابل حجیت نہیں ہے دیکھو اصول کافی

فتاوے حنفی ۔ کتاب ظفر المبین جلد اول صفحہ ۲۵۳ پر بحوالہ ہدایہ مصطفائی صفحہ ۴۶۶ وہدایہ مترجم فارسی چھاپہ نول کشور صفحہ ۳۴ لکھا ہے۔ یعنی اور جس شخص نے اس عورت سے نکاح کیا۔ جو اس کو حلال نہ تھی۔ پھر اس سے صحبت کی۔ تو ابو حنیفہ کے نزدیک اس پر حد واجب نہیں۔ لیکن مار پیٹ ہے اگر اس نے عمداً کیا ہے تو ابو یوسف اور محمد اور شافعی نے کہا ہے۔ کہ اس پر حد ہے۔ اگر اس نے جانکر کیا ہے اس لئے کہ۔ اس عقد نے محل نہیں پایا۔ پس لغو ہؤا۔ جیسے کہ لڑکوں کے ساتھ نکاح اور بے محل ہونا اس لئے ہے کہ محل وہ ہے جس میں حکم اس کا (یعنے اثر و فائدہ شرعی نکاح) محقق ہو اور حکم حلب ہے اور وہ عورت حرام ہے یعنے وہ محل تحقق نہیں ہے۔ ابو حنیفہ کی یہ دلیل ہے۔ کہ اس عقد نے محل کو پایا۔ اس لئے کہ محل وہ ہے جس میں مقصود حاصل ہو اور مقصود آدم کی بیٹیوں سے تولد و تناسل ہے۔ پس لائق تو یہ تھا کہ یہ نکاح سب احکام کی نظر سے صحیح ہو جاتا۔ ولیکن وہ اصلی حنت پیدا کرنے سے رہ چکا پر اس سے شبہ (یعنی شبہ نکاح) پیدا کر دیا۔ اس لئے کہ شبہ اسی کا نام ہے جو امر اصلی کی مثل ہو نہ یہ کہ بعینہ امر اصلی ہو۔ اور جب کہ اس نکاح نے شبہ پیدا کر دیا تو اس کے سبب حد جاتی رہی) ولیکن وہ شخص گناہ کا مرتکب ہؤا اور

چونکہ اس میں حد مقرر نہیں۔ اس لئے وہ تعزیر یعنے مار پیٹ کیا جائے گا۔

ب۔ مرد انتہائی مغرب میں ہو اور عورت انتہائے مشرق میں اتنے فاصلہ پر کہ دونوں کے درمیان سال بھر کی راہ ہو۔ کسی طرح ان کا نکاح کر دیا گیا سال بعد تاریخ نکاح کے عورت چھ مہینے میں بچہ جنے تو بچہ ثابت النسب ہو گا۔ حرامی نہ ہوگا بلکہ یہ اس مرد کی کرامات تصور ہو گی۔ مترجمہ درمختار جلد دوم ص۱۴۰۔ از حقیقۃ الفقہ ص۱۶۱ (مذہب حنفی)

ج۔ کسی نے اپنی بیوی کو طلاق رجعی دی۔ دو برس سے کم میں لڑکا پیدا ہوا تو لڑکا اسی شوہر کا ہے۔ حرامی نہیں۔ بہشتی زیور حصہ چہارم ص۱۴ ایضاً (مذہب حنفی)

د۔ نکاح ہو گیا اور رخصت نہ ہوئی۔ لڑکا پیدا ہو گیا تو شوہر ہی کا ہے۔ حرامی نہیں ایضاً۔

ہ۔ میاں پردیس میں ہے برسیں گذر گئیں۔ یہاں لڑکا پیدا ہو گیا۔ تو حرامی نہیں۔ ایضاً۔

و۔ جو عورتیں ہمیشہ کے لئے حرام ہیں (ماں۔ بہن۔ بیٹی۔ خالہ۔ پھوپھی وغیرہ) انسے نکاح کر کے اور حلال جانکر صحبت کرے تو حد نہیں۔ سو کیونکہ نزدیک ابوحنیفہ مترجمہ درمختار جلد دوم ص۱۴۱۔ مترجم عالمگیری جلد دوم ص۱۶۷ مترجم ہدایہ جلد ۲ ص۱۵۷ شرح وقایہ ص۳۳۱۔ کنز ص۱۹۱ قدوری ص۲۲۶

۳۰۔ اعتراض ملا ملتانی۔ شیعہ مذہب میں عورت کی شرمگاہ کو چومنا درست ہے۔ کتاب حلیۃ المتقین ص۷۷ سطر ۲۲۔

الجواب۔ ملا صاحب کیوں ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مارتے ہو۔ یہ کتاب نہ اصول دین نہ فروع دین شیعہ ہے نہ تفسیر نہ حدیث نہ فقہ نہ تواریخ۔ تو ہمارے واسطے کب حجت ہو سکتی ہے۔ پھر اس میں کونسی شرعی مخالفت ہے۔ شاید ملا صاحب نے اپنی شرمناک مسائل فقہ حنفیہ پر نظر نہیں دوڑائی۔

الف۔ مذہب حنفی میں اگر مرد اپنے ذکر کو اپنی عورت کے منہ میں داخل

کرے تو مکروہ ہے۔ بعض کے نزدیک وہ بھی نہیں۔ مترجم فتاوے عالم گیری جلد ۴ صنہ ۳۵۰۔ از حقیقتہ الفقہ

ب۔ مجموعہ فتاوے عبدالحی لکھنوی جلد اول صنہ ۳۴ پر ہے کہ اگر مرد اختلاط کے وقت حضاً عورت کے پستان کو منہ میں لے اور دودھ پیئے تو وہ عورت اس پر حرام نہیں ہوتی (طمانچہ بر چشم بر رخسارہ ملا یک چشم۔

ج۔ مذہب حنفی میں عورت کی فرج کی رطوبت پاک ہے۔ ابو حنیفہ مترجم در مختار جلد اول صنہ ۹۳ صنہ ۱۵۱ و مترجم ہدایہ جلد اول صنہ ۲۴۱۔ از حقیقتہ الفقہ صنہ ۱۴۵

د۔ جس عضو پر نجاست لگی ہو تو وہ تین بار چاٹنے سے پاک ہو جاتی ہے منیتہ صنہ ۵۷ ایضاً۔

ہ۔ جو انگلی یا پستان ناپاک ہو تو چاٹنے سے پاک ہو جاتی ہے۔ مترجم در مختار جلد اول صنہ ۱۵۱

اسا۔ متعۃ النساء اعتراض ملا۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ متعہ کا نزول قرآن کے ساتھ ہوا ہے اور اس کی سنت آنحضور علیہ السلام سے جاری ہوئی۔ یعنے زناء کی سنت آنحضور سے جاری ہوئی۔ کتاب استبصار جلد ۲ صنہ ۷

الجواب۔ بیشک متعہ کا نزول قرآن مجید کے ساتھ ہوا ہے اور متعہ کو آنجناب سرور عالم صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے جاری کیا۔ حضرت ابوبکر کی خلافت اور اوائل خلافت حضرت عمر تک جاری رہا۔ مگر بعدہ حضرت عمر نے اس کو بند کر دیا۔ جاہل ملا نے متعہ کو زنا لکھ کر جناب رسالتمآب صلعم اور صحابہ کرام کی سخت توہین و بے ادبی کی ہے اور سب مسلمانوں کا دل دکھایا ہے۔ تردید شیعہ کرتے ہوئے یہ خیال نہ آیا۔ کہ حضرت ابوبکر کی بیٹی اسماء نے زبیر سے متعہ کیا تھا۔ (تاریخ طبری و کامل و مروج الذہب مسعودی صنہ ۱۶۹ جلد ۱) ابو سعید خدری اور جابر بن عبداللہ انصاری نے متعہ کیا (عمدۃ القاری جلد ۹ صنہ ۳۱۱۔ تہذیب

ابن حجر عسقلانی ۔ موطا امام مالک و صحیح مسلم یہ ملا ملتانی کی سخت گستاخی و نادانی ہے ۔ کہ سنت رسول مقبول صلعم کو زنا کا الزام لگاتا ہے اور اللہ تعالےٰ کی پاک کلام قرآن مجید کو جھٹلاتا ہے کہ آیت متعہ اتار کر مسلمانوں سے زنا کرایا سنو۔

الف ۔ **آیت شریف** ۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے قرآن میں یوں پڑھا ہے فما استمتعتم منھن الی اجل مسمی جس سے صراحتاً متعہ کی حلت ثابت ہوتی ہے (حاشیہ تیسیر الباری شرح بخاری پ۵ ص۱۱۵ مطبع احمدی لاہور) زیادہ دیکھو تفسیر کشاف تفسیر درمنثور جلد دوم ص۱۴۰ سطر ۶ تفسیر کبیر تفسیر نیشاپوری

ب ۔ **حدیث شریف بخاری** ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلعم کے ساتھ جہاد میں جایا کرتے تھے اور ہمارے پاس عورتیں نہ تھیں جن سے اپنی خواہش بجھاتے ۔ ہم نے آپ سے عرض کی یارسول اللہ ہم اپنے تئیں خصی کیوں نہ کر ڈالیں آپ نے منع کیا پھر اسی سفر میں آپ سے ہم کو یہ اجازت ملی ۔ کہ ایک کپڑا دے کر بھی ہم عورت سے نکاح کر سکتے تھے یعنی متعہ (تیسیر الباری شرح صحیح بخاری پ۱۹ ص۱۸۱ ۔ کتاب التفسیر مطبع احمدی لاہور) اور دیکھو المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور ص۱۴۲۰ جلد ۴ باب نکاح المتعہ)

ج ۔ **حدیث شریف صحیح مسلم** ۔ عن جابر بن عبداللہ یقول کنا نستمتع بالقبضۃ من التمر والدقیق الایام علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و ابی بکر حتی نھی عنہ عمر فی شان عمرو بن حریث (المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور جلد ۴ ص۱۴۲۵ ۔ باب نکاح المتعہ) ترجمہ ۔ جابر کہتے تھے کہ ہم متعہ کرتے تھے ۔ یعنی عورتوں سے کئی دن کے لئے ایک مٹھی کھجور اور آٹا دے کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ اور ابوبکر کے یہاں تک کہ منع کیا ۔ اس سے حضرت عمر نے عمرو بن حریث کے قصہ میں

د ۔ متعہ زنا نہیں بلکہ نکاح ہے ۔ امام زفر نے کہا ہے کہ جس نے نکاح

متعہ کیا۔ اس کا نکاح ہمیشہ کو ہو گیا۔ یعنے پھر بغیر طلاق کے وہ نکاح نہیں ٹوٹ سکتا اور گویا مدت کا ذکر قابل اعتبار نہیں رہا۔ (العلم ترجمہ صحیح مسلم جلد چہارم صفحہ ۴۲۰ مطبع صدیقی لاہور)

ھ۔ متعہ کرنے والے پر حد زیادہ نہیں۔ (موطا امام مالک مترجم صفحہ ۳۴۷ مطبع صدیقی لاہور)

و۔ متعہ کا نکاح یہ ہے کہ ایک مہر پر ایک مدت معین پر کسی عورت سے نکاح کرنا اور بعد اس مدت کے وہ نکاح تمام ہو جاوے اور وہ عورت اس کے نکاح سے بلا طلاق باہر سمجھی جاوے (العلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور جلد چہارم صفحہ ۴۲۰۔

ز۔ بقول مالک متعہ جائز ہے کنز فارسی صفحہ ۵۵۔

ح۔ فتوے احنفی۔ نکاح متعہ منعقد ہوگا۔ جب کہ اس کی مدت اس قدر دراز ہو کہ آدمی اس مدت تک زندہ نہیں رہ سکتا (ابوحنیفہ) مترجم عالمگیری جلد دوم صفحہ ۲۷۔ از حقیقتہ الفقہ)

ط۔ اور نکاح کے توقت یعنی اس طرح پر کہے کہ نکاح کرتا ہوں میں تجھ سے اتنے مہر کے مہینا بھر تک یا دس دن تک اس واسطے کہ یہی معنوں میں متعے کے ہے اور زفر (شاگرد امام اعظم صاحب کوفی) کے نزدیک درست ہے (دیکھو شرح وقایہ۔ مطبع رزاقی کانپور مترجمہ صفحہ ۲۳۹

۳۲۔ اعتراض۔ شیعہ مذہب میں کتے کا پس خوردہ یعنے شکار سے بچا ہوا مسلمان کو کھانا درست ہے۔ استبصار جلد ۲ صفحہ ۲۳۲۔

جواب۔ مذہب اہلحدیث و حنفی میں کتے اور سوئر کا جھوٹا پس خوردہ پاک ہے سنو۔

الف۔ مذہب سنی میں بقول امام مالک پس خوردہ سگ اور خوک پاک اور پاک کرنیوالا ہے (کنز فارسی صفحہ ۶)

ب۔ امام بخاری کے نزدیک کتے کا جوٹھا پاک ہے۔ امام مالک کے نزدیک سوئر کا جوٹھا بھی پاک ہے۔ حاشیہ بخاری پارہ اول صد ۴۳۔ کتاب الوضو مطبع احمدی لاہور۔

ج۔ امام بخاری نے کتے کے پاک ہونے پر دلیل لی۔ کیونکہ کتا جب شکار پکڑے گا۔ تو آخر اپنا منہ اس میں لگائے گا۔ تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری کتاب الوضو۔ پارہ اول صد ۴۴ حاشیہ۔

د۔ امام بخاری نے نکالا کہ کتے کے جوٹھے برتن کو سات بار دھونے کا جو حکم ہوا۔ تو معلوم ہوا کہ وہ نجاست کیوجہ سے نہیں۔ کیونکہ سور اس سے زیادہ نجس ہے اور اس کے جوٹھے برتن کو تین بار دھونا کافی ہے۔ تیسیر الباری پ ۱ صد ۴۴ حاشیہ۔

۳۳۔ اعتراض۔ شیعہ مذہب میں جماع کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا کتاب استبصار جلد ثانی صد ۴۴ سطر ۳۔

جواب۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ ملا صاحب دوسری آنکھ کو بھی کام میں لائیں اور کتاب کو غور سے دیکھیں۔ کیوں بہتان افترا و جھوٹ لکھکر نامۂ اعمال سیاہ کر رہے ہو اور مذہب شیعہ کی عداوت میں شرمندہ ہوتے ہو۔ صاف لکھا ہے ان یکون فعل ذالک ساھیًا او ناسیًا فانہ لا یلزمہ شئی وقد تم صومہ۔ اگر جماع ہوا و بھول سے کر بیٹھا۔ تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ روزہ تمام ہوا۔ بھول کر کھانے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ یہ مذہب شیعہ پاک ہے جس پر اعتراض کرنا کاری دار مذہب حنفی نہیں ہے۔ جو مخالف کتاب اللہ وسنت و فطرۃ و عقل و سائنس ہو۔ اور الکل پچو۔ بناوٹی مذہب ہو۔ ستو۔

الزامی جوابات۔ ۱۔ عورت کی شرم گاہ کیطرف دیکھنے سے اگر انزال ہو جاوے اگرچہ دیر تک دیکھنے اور فکر کرنے کے بعد ہو تو روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ مترجم درمختار جلد اول صد ۵۰۹۔ مترجم عالمگیری جلد اول صد ۲۹۱۔ مترجم

ہدایہ جلد اول صـ۹۲ـ۔ بہشتی زیور صـ۱۳۱ صـ۱۵۷۔ از حقیقۃ الفقہ۔

ب۔ قبل فجر عمداً جماع کیا۔ پھر فجر ہوتی ہے نکال لیا۔ بعد اس کے منی نکلے تو روزہ فاسد نہیں۔ مترجم درمختار جلد اول صـ۵۱۱ـ۔ از حقیقۃ الفقہ صـ۱۵۷

ج۔ ناف یاران میں جماع کرے۔ اگر انزال نہ ہو تو روزہ فاسد نہیں مترجم درمختار جلد اول صـ۵۱۱ـ۔ ایضاً۔

د۔ روزہ میں ہاتھ سے منی نکالنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ مترجم درمختار جلد اول صـ۵۱۲ـ مترجم ہدایہ جلد اول صـ۹۳ـ۔ از حقیقۃ الفقہ صـ۱۵۷

ہ۔ چوپایہ کے فرج یا مردے سے جماع کرے اگر انزال نہ ہو تو روزہ فاسد نہیں۔ مترجم درمختار جلد اول صـ۵۱۲ـ۔ مترجم عالم گیری جلد اول صـ۲۹۲۔ مترجم ہدایہ جلد اول صـ۹۳ـ۔ شرح وقایہ صـ۱۵۷۔

و۔ جانور کی فرج کو ہاتھ لگایا یا منہ چوما اور انزال ہوا تو روزہ فاسد نہیں مترجم درمختار جلد اول صـ۵۱۲ـ۔ مترجم عالم گیری جلد اول صـ۲۹۲ـ۔ مترجم ہدایہ جلد ا صـ۹۶ـ از حقیقۃ الفقہ۔

ز۔ مردہ عورت سے وطی کی۔ چھوٹی لڑکی یا بہیمہ سے وطی کی یا ران میں یا پیٹ میں وطی کی یا بوسہ لیا تو روزہ فاسد نہیں۔ مترجم درمختار جلد اول صـ۵۱۵ـ۔ از حقیقۃ الفقہ صـ۱۵۷۔

ح۔ منی اپنے ہاتھ سے نکالے یا عورت کے ہاتھ سے یا عورت و مرد باہم ننگے ہو کر شرمگاہیں ملائیں۔ اگر انزال نہ ہو تو روزہ فاسد نہیں۔ مترجم درمختار جلد اول صـ۵۱۵ـ۔

ط۔ سوتی عورت یا مجنونہ سے جماع کیا گیا تو روزہ کا کفارہ نہیں۔ مترجم درمختار جلد اول صـ۵۱۵ـ۔ مترجم ہدایہ جلد اول صـ۹۳۷ـ۔ مترجم کنز الدقایق صـ۸۷ ملا بدمنہ صـ۹۳ـ۔ از حقیقۃ الفقہ۔

ی۔ عورت کو کپڑے کے اوپر سے مساس کیا اور انزال ہوا۔ اگر حرارت

معلوم نہ ہوئی تو روزہ فاسد نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری مترجم جلد اول صفحہ ۲۹۲ - از حقیقتہ الفقہ صفحہ ۱۵۰ بار دوم

ک - عورت نے شوہر کا مساس کیا اور شوہر کو انزال ہوا تو روزہ فاسد نہیں۔ مترجم فتاویٰ عالمگیری جلد اول صفحہ ۲۹۲ - مترجم ہدایہ جلد ا صفحہ ۸۹ -

ل - عورتیں چپٹی لڑائیں - اگر انزال نہ ہو تو روزہ فاسد نہیں فتاویٰ عالمگیری جلد اول صفحہ ۲۹۲ مترجم۔ و مترجم ہدایہ جلد اول صفحہ ۸۹۳ - از حقیقتہ الفقہ۔

م - جو روزے میں زنا کے ڈر سے جلق لگائے اور منی نکال دے تو امید ثواب ہے۔ مترجم ہدایہ جلد اول صفحہ ۸۹۳ - از حقیقتہ الفقہ صفحہ ۱۵۱

ن - روزہ دار مرد یا عورت سے اغلام کرے تو روزہ کا کفارہ نہیں مترجم ہدایہ جلد اول صفحہ ۹۰۳ -

د - کسی نے بھولے سے کھانا کھایا - یا پانی پیا - یا جماع کیا - اگر اس کو گمان ہو کہ روزہ ٹوٹ گیا - پھر اس نے کھالیا تو کفارہ لازم نہ ہوگا - مترجم عالم گیری جلد اول صفحہ ۲۹۳ - از حقیقتہ الفقہ صفحہ ۱۵۱ - زیادہ دیکھو حقیقتہ الفقہ بار دوم مطبوعہ محبوب المطابع دہلی حنفیوں کے شرمناک مسائل -

۴۳ - مسئلہ - شیعہ مذہب میں نماز میں اپنے عضو تناسل سے کھیل کرنا درست ہے اس فعل سے نماز کو کچھ نقصان نہیں پہنچتا - کتاب استبصار جلد دوم صفحہ ۴۵ - جزو اول -

جواب - جناب ملا صاحب کھیل کرنا نہیں - بلکہ کھجلانا ہے - سو اس میں کونسی ممانعت ہے سنو!

الف - مشکوٰۃ باب ما یوجب الوضو جلد اول صفحہ ۱۱۲ مطبع امرتسر میں ہے کہ طلق بن علی نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلعم سے پوچھا گیا کہ بعد وضو آدمی اپنی عورت کو چھولے فرمایا وہ ایک ٹکڑا گوشت کا ہے (کیا ڈر ہے) ابوداؤد - ترمذی نسائی اور ابن ماجہ مترجم نے اس کو روایت کیا (ابن ماجہ مترجم جلد اول صفحہ ۱۲۰) /

ب۔ فتاوے حنفی (امام اعظم صاحب کا مذہب) ہم ننگے مرد اور عورت کی شرمگاہیں ملجانے سے وضو نہیں ٹوٹتا (امام محمد شاگرد امام اعظم) مترجم در مختار جلد اول ص۶۹ و مترجم عالمگیری جلد اول ص۱۶۔ مترجم ہدایہ جلد ا ص۴۷ و شرح وقایہ ص۲۔ مترجم منیتہ المصلی ص۴۱۔ از حقیقتہ الفقہ۔

ج۔ اپنے ذکر کو یا دوسرے کے ذکر کو پکڑنے سے وضو نہیں ٹوٹتا مترجم عالمگیری جلد اول ص۱۶

د۔ اپنا ستر عورت دیکھنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ مترجم ہدایہ جلد ا ص۳۱۲۔ از حقیقتہ الفقہ

ہ۔ آثار صحابہ حضرت علی۔ ابن مسعود اور حضرت عمار اور حسن البصری اور ربیعہ اور عترت اور سفیان ثوری اور ابو حنیفہ (امام اعظم صاحب) اور انکے یاروں نے کہا ہے کہ مس ذکر سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ کہ وہ ناقض وضو نہیں (مترجم سنن ابن ماجہ جلد اول ص۱۶)

۳۵ مسئلہ شیعہ مذہب میں مذی وودی بہکر ایڑیوں تک چلی جاوے تو نہ وضو ٹوٹے اور نہ نماز فاسد ہوگی۔ فروع کافی جلد اول ص۲۱۔ سطر ۱۴۔

جواب۔ کتاب سنی کشف المغطا عن کتاب الموطا مطبع صدیقی لاہور ص۲۸ الرخصۃ فی ترک الوضوء من المذی میں ہے یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ سعید بن المسیب سے پوچھا ایک شخص نے اور میں سنتا تھا کہ مجھے تری معلوم ہوتی ہے نماز میں۔ کیا توڑوں میں نماز کو۔ تو کہا سعید نے اگر یہ آوے میری ران تک تو نہ توڑوں میں نماز کو یہاں تک کہ تمام کر دوں نماز کو۔

زرقانی نے کہا کہ سعید بن المسیب کا مذہب یہی ہے کہ نماز میں تری نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ اگرچہ ٹپکے اور بہے۔ اور مالک نے اس کو محمول کیا ہے مذی بہنے کے عارضہ پر یہی کہا باجی نے اور ابو عمرو نے کہا کہ مذی اگر اس کثرت سے بہتی ہو کہ بدن اور کپڑا مصلی کا بھر جاوے تو وہ مانع نماز نہیں ہے

اگرچہ قبل نماز کے اس کو دھولینا چاہیئے اور امام مالک کا مذہب یہی ہے کہ منی یا مذی یا پیشاب اگر برابر نکلا کرے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ انتہیٰ

۴۶ مسئلہ۔ شیعہ مذہب میں حق امر ظاہر کرنا درست نہیں جو ظاہر کرے گا۔ اس کو خدا تعالےٰ ذلیل اور عذاب کریگا۔ اصول کافی صـ ۴۸۵

جواب۔ زمانہ بنی امیہ و بنی عباس کی خونخوار وجابرانہ وظالمانہ برائے نام اسلامی سلطنتوں میں مصلحت وقت یہی تھا۔ جو جواب دیا گیا۔ کیونکہ بادشاہان اسلام حقیقی اسلام اور وارثان اسلام کو مٹانے پر تلے رہتے تھے اور سادات کرام علیہم السلام کو ہزارہا تکالیف پہنچاتے تھے اور حق بات کو نہ سنتے تھے۔ مذہب اسلام کے بالمقابل انہوں نے اپنا نیا گلٹی اسلام بنایا ہوا تھا۔ جس کے بانی مبانی حضرت نعمان بن ثابت کوفی امام اعظم صاحب تھے۔ جو امراء و سلاطین کی منشا و مرضی کے مطابق مسائل گھڑتے رہتے تھے اور اللہ تعالےٰ کی کتاب اور سنت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس پشت ڈالدیا تھا۔ اگر ایسے موقعہ پر مذہب امامیہ تقیہ میں نہ رہتا۔ تو آج مذہب شیعہ کا ایک بشر بھی نظر نہ آتا۔

اس حدیث کی شرح دوسری حدیث میں ہے۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال دخلنا علیہ جماعۃ فقلنا یا بن رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ والہ وانا مزید العراق فاوصینا فقال ابوجعفر علیہ السلام لیقو شدیدکم ضعیفکم ولیعد غنتکم علےٰ فقیرکم ولا تبثوا سرنا ولا تذیعوا امرنا الخ اصول کافی صـ ۴۸۵۔ کتاب الایمان والکفر۔ باب الکتمان۔ مطبع نول کشور۔

ترجمہ۔ عبداللہ ابن بکیر روایت کرتا ہے کہ جناب امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت بابرکت میں ہم ایک جماعت سے حاضر ہوئے۔ ہم نے عرض کی اے فرزند رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کوفہ کی طرف جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ہم کو نصیحت فرمائیے۔ جناب سیدنا امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا چاہیے کہ تمہارا تندرست اور قوی ضعیف لوگوں کی مدد کرے اور جو دولتمند ہو وہ فقیر و مسکین

کی مالی مدد کرے۔ ہمارے راز کو شائع مت کرو۔ یعنے وہ احکام جو مخالف مذاہب مخالفین ہیں اور ہمارے حکم (نمبر ۱۶) کو ظاہر مت کرو۔ پس تقیہ اور کتمان مذہب رازداری کا ایک اعلے درجہ کا اصول ہے۔ جس نے مذہب امامیہ کو دنیا سے ملیا میٹ نہ ہونے دیا اور مخالفوں کی تلواروں کے سایہ کے نیچے پرورش پاتا رہا۔ اور حقیقی اسلام کی بنیاد اور اصول کو قائم رکھا۔ اگر مذہب امامیہ نہ ہوتا۔ تو آج سب لوگ عیسائی۔ یہودی۔ اور آریہ ہو جاتے۔ اللہ تعالےٰ کی توحید و شان نبوت کو کوئی نہ جانتا۔ یہ ایک مذہب شیعہ ہی کی حقیقت ہے کہ توحید و رسالت کی حقیقی رنگ و روپ کو دکھاتا ہے ولو کرہ الکافرون۔ والمنافقون ورنہ مذہب سنی سے تو پچیس ہزار ملکانہ راجپوت مرتد ہو گئے۔

اعتراض ملا ملتانی۔ قاتل آئمۂ دین طاہرین کون لوگ تھے

جواب صابر۔ ملا صاحب اس کا جواب مدلل و مفصل ہماری طرف سے بارہا مختلف رسالوں اور اخباروں میں نکل چکا ہے۔ بار بار مردود سوال کو رٹے جاتے ہو۔ دیکھو میرا رسالہ برہان الشیعہ ردبستان الشیعہ و ناصر الایمان۔ والانوار القرآن وغیرہ۔ ملا صاحب قاتلان آئمۂ دین سنی المذہب خارجی و ناصبی تھے۔

اول۔ جناب امیر المومنین علی علیہ السلام کا قاتل عبد الرحمان ابن ملجم خارجی سنی المذہب تھا۔

دوم۔ جناب سیدنا امام حسن علیہ السلام کے قاتل معاویہ بن ابو سفیان سنی۔ یزید پلید سنی اور جعدہ بنت اشعث بھانجی خواہر زادی حضرت ابوبکر خلیفہ حاجی اول سنیہ تھے۔

سوم۔ جناب سیدنا امام حسین علیہ السلام شہید کربلا کے قاتل یزید پلید سنی ابن زیاد سنی۔ شمر ملعون سنی۔ عمرو بن سعد سنی سپہ سالار فوج یزید ملعون سب سنی المذہب تھے۔

چہارم۔ سیدنا امام زین العابدین علیہ السلام سے لے کر سیدنا امام حسن عسکری علیہ السلام تک سب آئمہ اطہار زہر سے شہید کیئے گئے۔ ان کے قاتل بادشاہان بنی امیہ و بنی عباس اسلامی بادشاہ سنی المذہب تھے۔

پنجم۔ خانہ کعبہ کو ایک دفعہ یزید پلید ملعون کے لشکر نے گرایا۔ دوسری دفعہ حجاج بن یوسف سنی نے گرایا اور جلایا۔ تیسری دفعہ وہابی نجدیوں نے اس کو لوٹا اور قتل عام کیا۔ سب سنی تھے۔

ششم۔ مدینہ منورہ میں یزید پلید ملعون سنی کے لشکر نے قتل عام کیا۔ مسجد نبوی میں گھوڑے باندھے اور عورتوں سے زنا بالجبر کیا۔ صحابہ کرام کو مار ڈالا۔ مدینہ لوٹ لیا۔ یہ سب لوگ شامی سنی المذہب تھے (دیکھو میری کتاب انوار الائمہ)

ھفتم۔ عبدالوہاب نجدی کی امت نے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کو لوٹا۔ روضہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گرایا۔ مکی اور مدنی مسلمانوں کو قتل کیا۔ یہ سب وہابی مدعیان سنت و حدیث سنی المذہب تھے۔ غرض جہاں مذہبی شور و شر فتنہ و بغاوت۔ سڈیشن و ایجیٹیشن عدم تعاون و ترک موالات ہوتا رہا ہے سنی لوگ اس کے سرغنے ہوتے رہے ہیں۔ جو مسلمانوں کے مال و جان و حفظ امن کا نقصان کرتے رہتے ہیں۔ چودہویں صدی کے زمانے نے شہادت دیدی ہے کہ امن و امان و قوانین کے پابند سب سے پولیٹیکل معاملات و سیاسی امور سے الگ تھلگ رہنے والا۔ صابر و مظلوم اور سرکار برٹش گورنمنٹ عالیہ کا وفادار اور خیر خواہ فرقہ اسلام میں صرف فرقہ شیعہ ہی ہے۔

اعتراض ملا ملتانی۔ تعزیہ داری مذہب شیعہ میں درست ہے یا نہیں الخ

جواب۔ اس کا ثبوت مدلل و مفصل میں نے تعزیہ حسین۔ انوار حسینی اور رسالہ ماتم حسین میں دے دیا ہے۔ جو جناب سید حسن شاہ صاحب نقوی البخاری

سیکرٹری انجمن تذکرۃ المعصومین جھنگ شہر سے ملا صاحب کو مفت ملسکتے ہیں

خاتمہ

مَیں نے نمبروار ملا ملتانی کے تمام اعتراضات کے جوابات کتاب اللہ و احادیث صحیحہ اور فقہ حنفیہ سے دیئے ہیں۔ امید ہے کہ ملا صاحب نظر انصاف و حق سے اس کو غور سے پڑھیں گے۔ اگر وہ حق کے طالب ہیں اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان رکھتے ہیں تو حق اور باطل میں فرق جانکر اپنے بناؤٹی۔ مصنوعی اور اجتہادی۔ قیاسی مذہب سنی حنفی سے جو سراسر بدعت ہے دست بردار ہو کر حدیث ثقلین انی تارك فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی اھلبیتی ان تمسکتم بھما فلن تضلوا لبعدی ابدا پر عمل کر کے صدق دل سے مذہب امامیہ فرقہ ناجیہ میں شامل ہو جائیں گے اور چند روزہ دنیاوی عزت و شہرت اور دولت کو لات مار کر ایمانکو مقدم رکھ کر سفینۂ آل محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر سوار ہو جائیں گے۔ کیونکہ یہی صراط مستقیم اور راہ نجات حیات ابدی اور ذریعہ فلاح ہے ؎

جعفری باش گر خدا خواہی ورنہ در ہر طریق گمراہی

وما علینا الا البلاغ المبین

صابر عفی عنہ

ضمیمہ

از قلم حقیقت رقم رئیس المحققین و فخر المتکلمین جناب فیض مآب مولانا مولوی و حکیم امیرالدین صاحب کھوکھر رئیس اعظم و اسم نمبردار چک جلال الدین کھوکھر ڈاکخانہ چیلہ تحصیل و ضلع جھنگ جائنٹ مولف کتاب لاجواب

فلک النجاۃ فی الامامۃ والصلوٰۃ ۔ سابق سنی

اعتراض ع۱۶ ۔ حقیقت مذہب شیعہ ملا ملتانی ص۱ مذہب شیعہ میں اگر کسی نے بے شبہ اپنے لڑکے کی بیوی سے صحبت کی تو صرف اس کو دو مہر دینے آتے ہیں الخ

اعتراض ع۱۷ ۔ شیعہ مذہب میں اگر باپ نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کی لڑکی سے اس کے فرزند نے پھر بے شبہ زوجہ فرزند سے باپ نے وطی کر لی اور بیٹے نے ماں سے کر لی ۔ تو اس صورت میں نصف نصف حق مہر وطی کنندگان کر دینا پڑے گا ۔ اور جس نے پیشتر کی اس کو صرف دو مہر دینے پڑیں گے ۔

جواب ۔ افسوس ہے کہ فرقہ سنیہ حسب دستور پیشوایان خود اپنا دستور العمل دھوکا دہی اور ابلہ فریبی ہی رکھتے ہیں ۔ انکی غرض محض مسلمانوں کو راہ حق سے بہکانا ہے ۔ چنانچہ ان ہر دو اعتراضات میں اسیکو استعمال کیا ہے کہ لفظ

بہ شبہ کو بے شبہ لکھکر اپنی مطلب براری کر لی۔ درحقیقت جامع عباسی میں مسئلہ وطی باشبہ کی دو صورتیں لکھی ہیں۔ اصل عبارت جامع عباسی مطبوعہ بہ تصحیح و تحشیہ سید آقا محمد کاظم طبا طبائی صفحہ ۲۹۱ سے لکھکر معترض کو خجالت کا آئینہ دکھایا جاتا ہے۔ اصل عبارت یہ ہے۔ دوم۔ آنکہ زن پسر را پدر بہ شبہ وخوبی کند دریں صورت بعضے مجتہدین برانند کہ پدر دو مہر میدہد یک مہر بزن جہت دخول باد ویک مہر بہ پسر خود جہت فسخ نکاح میانہ پسر و زن۔ سوئم آنکہ شخصے زنے را نکاح کند و پسر او دختر آں زن را نکاح کند رنگاہ دختر را پدر بہ شبہ وطی کند الخ۔ اور جامع عباسی صفحہ ۲۷۹ میں وقوع وطی باشبہ کو اس طرح لکھا ہے۔ کسے زنے مراور جامہ خواب خود بیند وگمان کند کہ زن او ست و دخول کند الخ پھر اس کے احکام لکھے ہیں۔ کہ اس پر کیا واجب ہوتا ہے اور کیا اس سے ساقط ہے۔ معترض صاحب کی کوتاہ نظری یا بددیانتی ہے کہ بہ اور بے میں تمیز نہیں کر سکے۔ اور دخول باشبہ سے سقوط حد اور وجوب مہر اتفاقی مسئلہ ہے جس پر اعتراض لغو ہے۔ دیکھو شرح وقایہ مع عمدۃ الرعایۃ[لہ] جلد دوم صفحہ ۲۶۰/۲۶۱ (ترجمہ)۔ یہ متون اور شروح میں بالاتفاق مرقوم ہے۔ جیسا کہ فتاوئے ظہیریہ میں ہے جو شخص اپنے گھر میں اندھیری رات میں کسی عورت کو پائے اور اس کے گمان میں وہ اس کی عورت معلوم ہو تو اس پر کوئی حد نہیں۔ حاوی میں اسی طرح ہے کہ اسی کو زفر نے ابی حنیفہ سے روایت کیا اور ابو اللیث کہتا ہے ہم روایت زفر پر عمل کر کے اور فتوے دیتے ہیں (نیز لکھا کہ) اجنبیہ جو کسی کو معلوم ہو کہ اس کی بیوی ہے (گو وہ رشتہ دار ہو یا کوئی ہو) اور اس سے وطی کر لے۔ تو اس پر حد نہیں۔ مگر مہر ادا کرے۔ کیونکہ وطی وجوب مہر

لہ۔ شرح وقایہ کے اسی صفحہ پر لکھا ہے۔ اگر محرمات ابدیہ ماں بہن سے نکاح کر کے عمداً وطی کر لے تو اس پر بہ سبب شبہ نکاح کے حد نہیں۔ جب سنیوں کے گھر کی یہ حالت ہے وہ دوسروں کو کیا کہہ سکتے ہیں۔ ۱۲ منہ

مثل یا لزوم حد سے خالی نہیں ہوتی۔ جب حد بسبب شبہ کے ساقط ہو گئی ہے مہر کا ادا کرنا واجب ٹھہرا۔ انتہیٰ ملخصاً بقدر الحاجۃ شرح وقایہ باب الوطی الذی یوجب الحد میں پہلا کلمہ یہی لکھا ہے السنبھۃ دارئۃ للحد یعنی شبہ حد کو ساقط کر دیتا ہے۔ عمدۃ الرعایہ میں اسکی تشریح میں لکھا ہے۔ اصل دلیل اس میں حدیث ادرؤا الحدود بالشبہات ہے جس کو امام ابوحنیفہ نے روایت کیا اور روایت دارقطنی اور بیہقی میں علی سے مرفوعاً مروی ہے اور ادرؤا الحدود الخ اسی طرح ابن ماجہ و ترمذی و ابن ابی شیبہ و حاکم وغیرہ سے روایت کو نقل کیا۔ یعنے رسول اللہؐ نے فرمایا حدود کو شبہات کے ذریعہ سے ساقط کر دو۔

پس جہاں جدید نکاح باپ بیٹے نے کئے اور ابھی اپنی اپنی زوجہ سے مخالفت و موانست کا کبھی موقعہ نہ ملا ہو اور اندھیری رات کے وقت اس شبہ پر کہ ہر ایک اپنی منکوحہ سے ہم بستری کر رہا ہے۔ انہوں نے صحبت کی ہو۔ وہاں شبہ تو یہ ہے جس پر حد بحکم رسول خدا کے ساقط اور مہر بوجہ دخول کے واجب ہوتا ہے۔ گو بطور جرمانہ وقوع فعل ناجائز کے اگرچہ بغیر قصد ہے۔ کسی پر دو مہر کا دینا ضروری ہو۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ یہ مسئلہ متفقہ فریقین ہے کوئی جائے اعتراض نہیں۔

دوم۔ اعتراض ع۲۴ حقیقت مذہب شیعہ ص۱۔ مذہب شیعہ میں عورت کی دبر میں وطی کرنا درست ہے۔

جواب۔ شیعہ کے نزدیک وطی فی الدبر ناجائز حرام یا مکروہ تحریمہ ہے استبصار کی جن احادیث سے معترض نے استدلال کیا ہے وہ سب ضعیف ہیں۔ اور قول مولف استبصار کا ہمارے لئے واجب العمل مثل قول امام معصوم کے نہیں۔ حدیث ع۱ ص۱۳۰ میں علی بن اسباط راوی فطحی ہے جو اثنا عشریہ سے نہیں اور ع۲ ع۳ ع۴ میں راوی مجہول ہے اور ع۵ میں معوبہ بن حکیم راوی فطحی ہے۔ اور استبصار ص۱۳۰ مذکور میں احادیث منع وطی فی الدبر کی بلفظ

انالا نفعل ذالک ۔ اور لفظ محاش النسا علی امتی حرام ۔ دبر عورتوں کی میری امت
پر حرام ہے ۔ اور لفظ لا تفرث الاناث من ہذا الموضع وارد ہیں ۔ ان احادیث کے
بعد مولف استبصار بھی کراہت اور اس فعل سے پرہیز کرنے کی تعلیم دیتا ہے
اور پھر اس نے حدیث صادقؑ کی ما رہب ان نفعلہ روایت کی ہے ۔ یعنی میں
نہیں پسند کرتا کہ کوئی اس فعل کو کرے ۔ جس کتاب سے معترض نے استدلال
کیا ہے ۔ اس کا مضمون یہ ہے جسکو عرض کر دیا گیا ہے کہ احادیث مثبت
جواز ضعیف ہیں اور دوسری احادیث مرویہ اسی صفحہ کتاب مذکور میں امام صاحب
اپنی نسبت فرماتے ہیں ہم نہیں کرتے اور دوسروں کے لئے فرماتے ہیں
میں نہیں پسند کرتا کہ کوئی اس فعل کو کرے اور دوسری حدیث میں فرماتے
ہیں ۔ کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے ۔ عورتوں کی دبریں میری امت پر حرام
ہیں ۔ بدیں صورت اہل انصاف غور فرمائیں ۔ کہ شیعہ پر اعتراض کیا وقعت
رکھتا ہے ۔ اس کتاب کے علاوہ دیگر کتب شیعہ سے بھی اس کو تشفی معترض
کے لئے لکھ دیتا ہوں کہ پھر اسکو یارائے دم زدن باقی نہ رہے من لا
یحضرہ الفقیہ جلد دوم صفحہ ۱۵۲ میں ہے وقال رسول اللہ محاش النسا علی
رجال امتی حرام ۔ دوسری حدیث صادق سے بجواب سائل وطی فی الدبر
کے اس طرح ہے کہ فرمایا ہے بعتک فلا تؤذھا ۔ یعنے عورت تیری خوش
طبعی کی باعث ہے پس اس فعل سے اس کو ایذا مت پہنچاؤ ۔ اور فروع کافی
جلد دوم صفحہ ۲۳۴ میں امام رضاؑ سے مروی ہے ۔ فرمایا انا لا نفعل ذالک ۔ ہم
اس کو نہیں کرتے ۔ جب امام صاحب نہیں کرتے اور کرنیوالوں کو منع کرتے
ہیں تو لنا بھم اسوۃ حسنۃ ہمیں انکی اتباع واجب ہے ۔ اس لئے کسی کو
یہ فعل نہ کرنا چاہیئے ۔ کیونکہ رسول اللہ سے آئمہ "حرام" کا لفظ روایت فرماتے ہیں
اور تفسیر قمی میں تحت آیت فاتوا حرثکم انی شئتم کے لکھا ہے ۔ وقال الصادق
اے متے شئتم فی الفرج والدلیل علیہ لفظ الحرث وکذا فی تفسیر

البرهان تحت آیت مذکورہ۔
اور تفسیر صافی ص۱۶۱ تحت آیت مذکورہ لکھا ہے۔ اے من ای جهة شئتم العیاشی والقمی عن الصادق اے متی شئتم فی الفرج وفی روایۃ اخری عنہ ای ساعۃ شئتم وفی اخری من قدامها او من خلفها فی القبل وفی التهذیب عن الرضا۔ (یہود کا قول نقل فرمایا کہ وہ کہتے تھے۔ اگر مرد عورت کو پیچھے سے مجامعت کرے تو لڑکا اس کا بھینگا پیدا ہوتا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری) انی شئتم من خلف او قدام خلافا لقول الیهود ولم یعن فی ادبارهن۔ پھر روایت کافی سے نقل کی کہ امام عالیمقام فرماتے ہیں وما احب ان تفعلہ یعنی میں نہیں پسند کرتا۔ کہ تو اس فعل کو کرے۔ اور مختلف الشیعہ ص۹۵ میں ہے۔ ابن حمزہ کہتے ہیں یہ فعل حرام ہے (اور پھر لکھا) کہ جمع بین الاولہ کے طور پر ہم اس فعل کی شدۃ کراہتہ پر فتوے دیتے ہیں۔ اور صاحب شرح شرائع الاسلام سالک الافہام کتاب النکاح مکروہات الجماع میں لکھتے ہیں لکنہ مکروہ علے کراهۃ شدیدۃ وذهب جماعۃ من علمائنا ومنهم القمیون وابن حمزہ اے انہ حرام وانی فی الآیۃ تود کیف کما فی قولہ تعالیٰ انی یکون لی غلام انتهی ملخصا یعنے بعض کے نزدیک کراہتہ شدیدہ سے یہ فعل مکروہ ہے اور بعض کے نزدیک حرام ہے اور آیت سے یہ ثابت ہے کہ جس طرح چاہو آگے یا پیچھے سے فرج میں دخول کرو۔ تفسیر صافی وقمی وعیاشی وبرہان سے بہ تصریح امام مذکور ہوچکا ہے۔ کہ اس آیت سے مقصود جواز وطی فی الدبر نہیں بلکہ آگے یا پیچھے سے مقام مجاز میں وطی مقصود ہے۔

سوم۔ اعتراض ع۳۲ ص۱۹ رسالہ۔ مذہب شیعہ میں کتے کا پس خوردہ یعنے شکار سے بچا ہوا مسلمان کو کھانا درست ہے۔

جواب۔ استبصار کتاب مستدلہ معترض میں دونوں قسم کی احادیث

شکاری کتے کے واسطے مروی ہیں۔ جواز کی اور عدم جواز کی بھی صورت مسئلہ یہ ہے کہ کتا شکاری سیکھا ہوا اگر ہمیشہ شکار کو قتل کر کے اس سے کھا لینے کا عادی ہو تو اس صورت میں اس شکار کا کھانا جائز نہیں۔ جیسا کہ استبصار جلد دوم صد ۲۳۲ میں اس کی نسبت تین احادیث وارد ہیں اور جو کتا تعلیم یافتہ اکثر شکار کو مالک کے لیئے روک رکھتا ہے اور اگر قتل کر دے تو بھی اس سے نہیں کھاتا وہ اگر کبھی اس سے اتفاقیہ کچھ کھا بھی لے تو وہ شکار کھانا درست ہے یعنے جس جگہ اس کا منہ لگا ہو اس کو کاٹ کر باقی کو کھا لینا درست ہے کیونکہ جب بسم اللہ پڑھ کر اس کو شکار پر چھوڑا جاتا ہے۔ اس کو مارنے سے بحکم قرآن شکار ذبیحہ کا حکم رکھتا ہے پس اگر ایسے جانور سے جس کو آدمی ذبح کرے کتا کچھ کھا لے تو کیا وہ سارا گوشت پھینک دیا جائے گا۔ یا اسی جگہ سے ٹکڑا کاٹ کر پھینک دیا جائے گا۔ سو جس طرح اس جانور کا کھانا درست ہے۔ اسی طرح جسکو کتا شکاری جس پہ ذکر اسم اللہ کا کر کے چھوڑا گیا ہو قتل کرے وہ شکار مذبوح کا حکم رکھتا ہے۔ اگر اتفاقاً اس سے وہ کچھ کھا جائے۔ اس کا بقیہ استعمال کرنا جائز ہے۔ اس مسئلہ میں بھی فریقین مشترک ہیں جیسا کہ استبصار میں جواز و عدم جواز استعمال اس شکار کی نسبت احادیث وارد ہیں۔ جس سے کتا شکاری کچھ کھا جائے اور تطبیق میں مولف استبصار نے یہ لکھا ہے کہ احادیث منع میں وہ کتا مراد ہے۔ جو عادتاً اُس سے کھا لیتا ہو اسی طرح اہل سنن کی کتب میں دونوں قسم کی احادیث وارد ہیں۔ جواز کی بھی اور عدم جواز کی تیز اور امام مالک نے انکی تطبیق یہ لکھی ہے کہ منع تنزیہی ہے تحریمی نہیں دیکھو کمالین حاشیہ تفسیر جلالین صد ۹۳ بروایت فکلوا مما امسکن علیکم و قال مالک لا یشترط ای عدم اکل الکلب من الصید مطلقاً لحدیث ابی ثعلبۃ عند ابی داؤد فکل وان اکل وحمل حدیث عدی علی التنزیہ۔ یعنے امام مالک کے نزدیک شکاری کتے میں شکار سے نہ کھانے

کی مطلق شرط نہیں۔ کیونکہ حدیث ابی ثعلبہ سے جو ابوداؤد نے روایت کی ہے
یہی ثابت ہے کہ اگرچہ کتا کھالے تو بقیہ کو کھا لینا چاہیئے اور امام مالک نے
حدیث عدی کو جو عدم جواز کھانے اس شکار پر دال ہے تنزیہ پر حمل کیا ہے
کہ اگر نہ کھاویں تو بہتر مگر منع تحریمی نہیں کہ جائز نہ ہو۔

اور روضہ ندیہ شرح درر بہیہ صفحہ ۳۰۱ مولفہ سید صدیق حسن میں ہے امام
احمد و ابوداؤد نے حدیث عبداللہ بن عمرو کو ابی ثعلبہ خشنی سے روایت کیا
کہ اس نے رسول اللہ سے شکاری کتے کی نسبت سوال کیا۔ تو رسولؐ نے
شکار کھالینے کا حکم دیا۔ پھر فرمایا گو ذبح ہو یا نہ ہو اور فرمایا وان اکل منہ
اگرچہ کتا اس سے کھا بھی جائے وقد قال ابن حجر انہ لا باس باسنادہ
یعنے ابن حجر کہتے ہیں اس حدیث کے اسناد میں کوئی جرح نہیں اور اسی
طرح سنن ابی داؤد مترجم وحیدی صفحہ ۱۱۰ و ۱۱۱ میں ہے۔ اور تفسیر ابن کثیر
مطبوعہ برحاشیہ فتح البیان طبع مصر جلد ۳ صفحہ ۲۹۷ میں نیز حدیث ابی ثعلبہ
بروایت ابی داؤد۔ ان الفاظ سے منقول ہے کہ فرمایا رسول نے نعم وان
اکل منہ هکذا اوی النسائی پر لکھا کہ ابوداؤد نے دوسرے اسناد سے
بھی اس کو روایت کیا۔ پھر لکھا وھذان اسنادان جیدان۔ یعنے یہ
دونوں اسناد جید ہیں اور اسی طرح ثوری نے عدی سے مرفوعاً روایت
کیا اور نیز ابن جریر وغیرہ نے سلمان و سعد بن ابی وقاص و ابی ہریرۃ و عمر
و علیؓ و ابن عباس وغیرہ سے موقوفاً روایت کیا۔ انتہیٰ۔ ترجمۃ اور میزان کبریٰ
شعرانی جلد ۲ صفحہ ۵۹ طبع مصر میں لکھا ہے کہ ایسے شکار سے جس کو کتے نے
مار کر کچھ کھالیا ہو۔ کھا لینا امام مالک کے نزدیک اور امام شافعی کے آخر
قول میں حلال ہے۔ انتہیٰ۔ نیز دیکھو سنیوں کی اصح التفاسیر تفسیر ابن جریر
طبری جلد ششم صفحہ ۵۳ سورۂ مائدہ ذیل تفسیر مکمل لکھا ہے کہ سلیمان کہتا ہے
اگرچہ کتا شکاری شکار سے دو تہائی کھا جاوے تو بھی اس کو کھانا جائز ہے

اسی طرح سات اسانید کیساتھ حضرت سلمان سے مرفوعًا روایت کیا اور ایک اسناد کے ساتھ بروایت سلمان مرفوعًا رسولؐ خدا سے روایت کیا جو کچھ کتے سے بچ جاوے۔ اس کو کھا لینا چاہیئے اور اسی طرح بعینہ حضرت سعد بن ابی وقاص سے باسانید خمسہ روایت کیا اور اسی طرح تین اسنادوں کے ساتھ ابن جریر نے ابوہریرہ سے روایت کیا اور مثل اس کی باسانید اربعہ خود عبداللہ بن عمر بھی روایت کیا۔

جب احادیث اہل تسنن سے مرفوعًا وموقوفًا یہی حلت ثابت ہے اور ہر چہار آئمہ مالکان مصلے سے ایک نہیں بلکہ دو امام حلت کے قائل ہیں۔ تو پھر شیعہ پر اعتراض کرنا حیا کے خلاف نہیں تو اور کیا ہے۔ والسلام علےٰ من اتبع الھدےٰ۔

احقر امیرالدین از چک جلال الدین۔ ڈاکخانہ
چیلہ۔ ضلع جھنگ بقلم خود

مختصر فہرست کتب

انوار القرآن

مولفہ حاجی و ڈاکٹر نور حسین صاحب صابر جھنگ سیالوی سابق سنی۔ اس رسالہ میں روئیداد مباحثہ جھنگ۔ شیعوں کا ایمان۔ فضائل قرآن عقائد علمائے کرام شیعہ فیصلہ قرآنی جواب اعتراضات انجمن صدیقی۔ مذہب سنی اور شان قرآن۔ اعتراضات ملا ملتانی مصحف علی علیہ السلام کے جوابات کتاب سنت و اقوال آئمہ معصومین علیہم السلام سے دیا گیا ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ موجودہ قرآن شریف مذہب شیعہ میں منزل من اللہ غیر محرف اور قابل سند اور واجب العمل ہے اور سنیوں کے ایمان بالقرآن پر کافی روشنی ڈالی گئی ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ انکا ایمان موجودہ قرآن پر نہ ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ یہ رسالہ مومنین کے لئے نور ایمان ضیا چشم۔ حرز جان اور مخالفین کے لئے راہبر کامل۔ قیمت فی جلد ۱۰؍

وسیلۃ النجات

مولفہ جناب شیخ عبد العزیز صاحب جعفری قانونگوی۔ بھیروی سابق سنی۔

یہ رسالہ ذاکروں کے لئے اچھا ذخیرہ ہے اور مجالس میں واعظانہ طور امامت اور خلافت کے متعلق باذکار خلقت وعلت وخلقت و علم مدارج و موت و حیات

ہر قسم کی کتابیں ملنے کا پتہ منیجر کتب خانہ اثنا عشری لاہور موچی دروازہ مغل حویلی

پیشوایان حق . . . . مختصر بیان کرنے کو بحیثیت مجموعی نہایت ہی مفید ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ ممنوع الما اور مقطوع الاعضا مولا کی صفِ ماتم واقعی راہبر ملو جناں ہے اور ہم یقین کرتے ہیں ۔ کہ اس کتاب کو جو صاحب پڑھیں گے ۔ انکے لئے ضرور وسیلہ نجات کا ہوگا ۔ قیمت فی جلد صرف ۴ر

آئینہ تصوف

مولفہ جناب شیخ عبدالعزیز صاحب جعفری قالونگو بی سابق سنی ۔ اس رسالہ میں نہایت ہی محققانہ کوشش سے اس بات کا ثبوت دیا گیا ہے ۔ کہ مذہب حق صرف مذہب شیعہ ہی ہے ۔ جملہ صوفیائے کرام جنکو سنی اکابر خلفائے رسول اور راہبران راہ ہدایت ۔ بلکہ عارف کامل اور دائرۂ اسلام بالایمان کا مرکز بہ سلسلہ تبلیغ حق قرار دیتے ہیں ۔ عقائد اور مذہبی جذبات کا توسل بھی انہیں آئمۂ اہلبیت تک ہی منتہی ہے ۔ نیز اس میں بحث بیعت رواجی کی طرف بھی حسنے الفہم عامہ بہ تمثیل گریزیہ بقصۂ بیعت طلبی یزید عنید توجہ دلائی گئی ہے ۔ قیمت صرف ۴ر

ترغیب الجماعت

مصنفہ جناب مولانا مولوی حکیم حافظ علی محمد صاحب (سابق سنی) اس کتاب میں تمام اعتراضات نماز باجماعت کے دنداں شکن جواب دیئے گئے ہیں قیمت ۲ر

نمازِ حق منظوم

مصنفہ جناب مولانا مولوی سید الطاف علیشاہ صاحب سبزواری ۔ یہ نظم مورخہ ۲۲ر فروری ۲۵ء کو جلسہ عام میں برکت علی محمڈن ہال میں پڑھی گئی اور قابلدید ہے قیمت ۰ر

ہر قسم کی کتابیں ملنے کا پتہ ۔ مینیجر کتبخانہ اثنا عشری لاہور ۔ مغل حویلی

حسام ختم النبوۃ

اس میں جناب حاجی وڈاکٹر نور حسین صاحب صابر جھنگ سیالوی سنی نے دلائل قاہرہ اور براہین باہرہ کے تیز حربوں سے مرزائیت کی رگ حیات کو ایسی طرح کچل ڈالا ہے۔ کہ ہنگامہ آرائی کی اب ان میں جرأت ہی پیدا نہ ہوگی۔ اور اس میں معیار نبوت حقانی وخلافت آسمانی بشارات کتب السامی اور عقاید مرزا صاحب قادیانی پر ایک مکمل فیصلہ قرآنی لکھا گیا ہے۔ قیمت ۵٠ر

برہان الشیعہ رد بہتان الشیعہ

حال ہی میں ایک سنی مولوی نے ایک کتاب بہتان الشیعہ شائع کی ہے۔ جس میں اعتراضات بدزبانی موضوع روایات اور غلط خوامجات کا طومار باندھ دیا ہے چونکہ ناواقف مسلمانوں میں جھگڑا۔ فساد۔ حفظ امن۔ مذہب شیعہ سے نفرت اور اصلی اسلام سے ناواقفیت اور منافرت کا اندیشہ تھا۔ اس لئے مسلمانوں کی خیرخواہی اور دین حق کی اشاعت کیواسطے ڈاکٹر وحاجی نور حسین صاحب صابر سابق سنی حنفی مصنف ثبوت خلافت وآئینہ مذہب سنی وغیرہ جھنگ سیالوی نے اس کتاب کا دندان شکن جواب کتب معتبرہ اہلسنت سے نہایت ہی متانت وشائستگی سے لکھا ہے اور اہلسنت کی توحید ومعرفت ذات الٰہی وشان رسالت پناہی۔ اعمال خلفائے ثلاثہ وشرمناک مسائل فقہ پر کافی روشنی ڈالی ہے اور ثابت کردیا ہے کہ سوائے مذہب امامیہ اثنا عشریہ کے اور کوئی اسلامی فرقہ ناجیہ نہیں۔ باقی سب مذاہب قرآن شریف اور صراط مستقیم راہ نجات سے کوسوں دور ہیں اور یہ بھی ثابت کیا ہے کہ قاتلان امام حسینؑ صرف اہلسنت ہی تھے اور آخر میں آئینہ مذہب حنفی درج کردیا ہے جس میں تمام اہلسنت کے رازہائے سربستہ کو خوب طشت ازبام کردیا ہے۔ رسالہ قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

ہر قسم کی کتب ملنے کا پتہ:- مینیجر کتب خانہ اثنا عشری لاہور۔ مغل حویلی

ذریعۃ الفلاح

انجمن دائرۃ الاصلاح نے حال ہی میں ایک رسالہ بنام "حضرات روافض کا خدا سے مقابلہ" شائع کیا ہے۔ چنانچہ منشی نعمت اللہ جان صاحب اختر (سابق سنی) نے نہایت مہذب طریقہ میں ان کا دنداں شکن جواب لکھا ہے۔ جس کا نام "ذریعۃ الفلاح در اصلاح دائرۃ الاصلاح" ہے اس رسالہ میں نہ صرف اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔ بلکہ اسنادِ معتبرہ سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ اہلسنت کے ہاں قرآن کریم کی عظمت و توقیر نہیں۔ قرآن کا جلانا پھاڑنا اور اس کو تیر اندازی کا تختۂ مشق بنانا۔ انکے خلفا کا شیوہ رہا ہے۔ انکے ہاں قرآن پاک کو خون اور پیشاب سے لکھنا جائز ہے پس جس چیز کی عظمت نہ دل میں موجود نہ داخل مذہب ہے۔ اس پر ایمان کیونکر ہو سکتا ہے اور ثابت کیا گیا ہے۔ کہ جناب عثمان اور بی بی عائشہ صاحبہ قرآن میں غلطیوں کے قائل تھے۔ غرض ہر طریق سے سندات معتبرہ اور حوالہ جات کتب اہلسنت سے روشن کر دیا ہے کہ تحریف قرآن کے قائل اہلسنت ہی ہیں۔ آخر میں ایک بے بنیاد اور مشہور عالم افواہ کا کہ شیعوں میں حافظ قرآن نہیں ہوتے ازالہ کیا گیا ہے۔ آناوہ۔ بھٹنڈہ۔ فیروزپور جھادنی وغیرہ میں حفاظ شیعہ کا کثیر التعداد مجمع میں قرآن سنانا اور حفاظ اہلسنت کا انکی صحت پر مہر کرنا اور تحریری سندات عطا کرنا اجمالاً ذکر کیا گیا ہے۔ اس غرض سے کہ عامۃ الناس اس سے مستفید ہوں۔ رسالہ ہذا کی قیمت صرف ۳ر رکھی گئی ہے۔

رسالہ نماز شیعہ با ترجمہ

مولفہ جناب مولانا مولوی سید حشمت علیشاہ صاحب مجتہد العصر خیر اللہ پوری مدظلہ جس میں اصول دین۔ فروع دین۔ نجاسات غسل تیمم وغیرہ وغیرہ درج ہیں۔ قیمت ۴ر

ہر قسم کی کتابیں ملنے کا پتہ:۔ مینیجر کتب خانہ اثنا عشری لاہور۔ مغل حویلی